ریزہ میری ذات

از حرا شاکر

مکمل ناول

"ماجی

"مماجی"

وہ زور زور سے چیخ رہا تھا اور رو رہا تھا۔

مما اسے کہیں ناں کہ مجھے چھوڑ کے نہ جائے"

میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر اب

اب پکا اسے

تنگ بھی نہیں کروں گا ہاں ہاں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اب پکا وعدہ تنگ

نہیں کرتا" وہ ساتھ ہاتھوں سے نہیں نہیں کے

اشارے بھی کر رہا تھا۔

میرے بچے حوصلہ کرو کیوں اس طرح"

سے میرا دل دہلا رہے ہو"۔

اس کی ماں مسلسل اسے سنبھالنے

کی کوشش کر رہی تھی جو بالکل اپنے

حواسوں میں نہیں تھا۔

کک.. کیسے کروں حوصلہ "

"نہیں ہو رہا آپ روکیں اسے

وہ اور زور سے چیخا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"چندا"

انہوں نے مضبوطی سے اسے کندھوں سے تھاما۔

وہ ہماری زندگی سے جانے کیلیے ہی آئی تھی"

اور

وہ چلی گئی اب ہماری زندگیوں میں وہ

کبھی واپس نہیں آئے گی کبھی بھی نہیں"۔

لڑکے نے نفی میں سر ہلایا

اور دھندلی بصارت سے اپنے آنگن کی رونق کو

خود سے دور آخری نظر دیکھا اور پھر وہ وہیں

اپنی ماں کے قدموں میں ہوش و خرد

سے بیگانہ ہو گیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

==============================

رات کے ساڑھے گیارہ کا وقت تھا۔ جنوری کی شدید سردی میں ہر ذی روح سردی سے بچاؤ کیلئے اپنے اپنے ٹھکانوں میں جا گھسی تھی۔

ایسے میں سجاد کانپتا ہوا گھر پہنچا۔ زرینہ (اس کی بیوی) نے دروازہ کھولا۔

حسب معمول سجاد آج بھی سنجیدہ تھا۔

یہ لے دو کلو گوشت اسے پھرتی سے تل کے رکھ"

"تھوڑی دیر میں میرے کچھ دوست آرہے ہیں.

سجاد نے موٹر سائیکل کھڑی کر کے ایک بڑا

شاپر پکڑا یا جس میں یقیناً گوشت تھا۔

میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہارے فالتو کے چونچلے اٹھاؤں"

پہلے سارا دن گدھوں کی طرح کام کروں اور رات کو تمہارے ڈرامے ختم نہیں ہوتے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کچھ خیال کرلو تم یہ کوئی وقت ہے دوستوں کو گھر بلانے کا ایک تو اتنی سردی ہے اور اوپر سے یہ شاپر بھی دو کلو کا کچھ احساس نام کی چیز ہے تم میں یا سب کچھ مر گیا تمہارے اندر"۔

زرینہ دبی آواز میں سجاد پر چیخ رہی تھی

تاکہ گھر کے باقی افراد نہ جاگ جائیں۔

سجاد نے پوری قوت سے شاپر زمین

پر پٹخا

لے نہ بنا تو کہتی ہے بس سارا کچھ تجھے ہی کھانے کو ملے"

مر نہیں جائے گی جو اگر تو تھوڑا کام اور کرلے گی میں بھی کام کرتا ہوں میں نے تو تجھے

کبھی احسان نہیں جتایا پرلے درجے کی بیوقوف اور جاہل عورت لکھی تھی میرے نصیب میں

۔

پتہ نہیں وہ کونسی منحوس گھڑی تھی جو یہ میرے پلّے باندھ دی گئی تھی"۔

سجاد اب فضولیات بک رہا تھا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور اس کی اونچی آواز سے گھر کے باقی افراد بھی جاگ گئے تھے مگر کوئی اسے مخاطب کرنا پسند نہیں کرتا تھا

سو سارے وہی بیٹھے خاموش تماشائی بنے ان کی باتیں سن رہے تھے اور سجاد کے دونوں بڑے بچے کمبل میں منہ دیئے ڈرے سہمے اپنی سسکیاں دبا رہے تھے۔

زرینہ نے شاپر اُٹھایا اور اپنے آنسو پیتی کچن کا رخ کیا کیونکہ یہ تو روز کا معمول تھا۔

روزانہ سجاد رات کو دیر سے گھر آتا اور اسی طرح کبھی بے جا غصہ کرتا بے جا بچوں کو سوئے سے اُٹھاتا انہیں ڈانٹتا۔۔۔وہ کبھی بہت نرم بھی ہو جایا کرتا تھا لیکن یہ شاذونادر ہی ہوتا تھا۔

سجاد اور زرینہ کا یہ رویہ ان کے بچوں پر بہت خطرناک اثر ڈال رہا تھا۔

==================================

سوا سات بجے الارم بجا الارم کی آواز نے اس کی نیند میں خلل ڈالا۔

اس نے چہرے سے رضائی ہٹائی اور بند آنکھوں سے

ہی اپنے سرہانے پڑا موبائل نکالا۔ الارم بجنے کے باوجود اس نے آنکھیں بند ہی رکھیں مگر اٹھنا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ضروری تھا۔ وہ رضائی ہٹا کر اٹھی اور الارم بند کر دیا۔۔

موسم دن بدن سرد ہوتا جارہا تھا اور کل کی نسبت آج زیادہ دھند تھی۔

زینی اٹھو سکول کا ٹائم ہو گیا ہے۔ آج پھر تم نے "

فجر کی نماز نہیں پڑھی بابا کا فون آلینے دو۔ پھر تمہاری شکایت کروگی ان سے۔

.اٹھ جاؤ اب جلدی"

وہ خود فجر کی نماز اور قرآن پڑھ کے سو جاتی تھی مگر پھر یونیورسٹی جانا ہوتا تھا اس لیے دوبارہ اٹھنا پڑتا تھا۔ اللہ کے کرم سے سارے گھر والے نماز کے پابند تھے۔ ان کے بابا عباس ملک تہجد گزار تھے

اور ان پر اللہ کی خاص رحمت تھی کہ وہ موؤذن تھے حالانکہ وہ کوئی مولوی یا مسجد کے امام بھی نہ تھے مگر یہ سب وہ اللہ کی محبت میں کرتے تھے اور ان کی کوشش ہوتی تھی کہ جسطرح وہ تہجد پڑھتے ہیں گھر کے باقی افراد بھی پڑھیں

اور ان کی بڑی دونوں بیٹیاں پڑھتی بھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھیں مگر باقاعدگی سے نہیں۔

اور زینب کا یہ حال تھا کہ جس دن عباس ملک نے غصے سے اٹھادیا تو اٹھ کر پڑھ لی

ورنہ اللہ اللہ خیر صلّا۔

اب بھی عباس ملک کام کے سلسلے میں شہر

سے باہر تھے اور زینب کی آج نماز سے چھٹی ہو گئ

تھی کیونکہ کسی دوسرے کے کہنے پر

اسے کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

دانی آپی بس کریں اب کیا کندھا توڑیں گی۔ اور یہ رضائی تو چھوڑ دیں پتہ بھی ہے کہ اتنی ٹھنڈ" ہے"۔ زینب نے ایک آنکھ کھول کر کہا۔

اس نے دوبارہ رضائی لینے کی کوشش کی مگر دانین نے اس کی کوشش ناکام بنادی اور ایک رکھ کے تھپڑ اس کی کمر پر مارا۔

زینی بے شرمی کی بھی حد ہوتی ہے۔ اٹھ جاؤ اس سے پہلے کہ" دانین کی بات منہ میں ہی رہ گئ"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھول کر وہ اندر آیا۔ دانین نے اندر آنے والی شخصیت کو دیکھا

اسے دیکھ کر دانین نے اپنی مسکراہٹ دبائی، اپنی رضائی اٹھا کر الماری میں رکھی اور خود

یونیورسٹی کے لیے تیار ہونے دوسرے کمرے میں چلی گئی کیونکہ وہ

جانتی تھی کہ اب زینی ضرور اٹھ جائے گی

اور وہی ہوا۔

مماممامجی "زینی نے خود کو ہوا میں"

محسوس کیا تو فوراً اپنی آنکھیں

کھولیں اور چیختے ہوئے صالحہ بیگم کو آوازیں

دینے لگی۔

اتنی بار منع کیا ہے کہ صبح صبح میرے "

"کمرے میں نہ آیا کر۔ جنگلی ریچھ اتار مجھے نیچے

وہ مسلسل چیخ رہی تھی اور اپنے سے چار سال بڑے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

شہیر کے کندھوں پر تاڑ تاڑ مکے برسانے لگی۔

چپ کر ریچھ کی رشتے دار تیرا روز کا کام ہے کہ جب تک میں نہ آؤں تونے اٹھنا ہی نہیں

ہوتا"۔ شہیر

نے اسے واش روم میں لا کر کھڑا کیا اور خود جلدی سے باہر نکل کر دروازہ لگا دیا۔

اب اچھی طرح صاف ہو کر باہر نکلی تین تین دن برش بھی نہیں کرتی"۔ شہیر کہہ کر الماری "

کی طرف

بڑھا اور اس کا ہینگ کیا یونیفارم باہر نکالا۔

"اوئے بیہودہ انسان دروازہ کھول ورنہ آج میں نے تیرا سر پھاڑ ہی دینا ہے"

وہ دروازہ پیٹتے ہوئے اسے القابات سے نواز رہی تھی۔

"پہلے باہر تو آ پھر سر پھاڑیں۔۔۔ آئی بڑی سر پھاڑنے"

اتنے میں دانین کمرے میں آئی (زینب اور دانین کا ایک ہی کمرہ تھا)

شہیر چلو بہت ہوا اب تم تیار ہو جاؤ میں اسے دیکھ لیتی ہوں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین نے آگے بڑھ کر واش روم کا دروازہ کھولا

زینی جھٹ سے باہر آئی اور غصّے سے شہیر کی

طرف لپکی

"گدھے تیری جان ہی نکال دینی میں نے آج"

اس نے اچک کر شہیر کے بالوں کو اپنے ہاتھوں

میں لیا اور انہیں زور سے کھینچنے لگی ارادہ

اس کا شہیر کو گنجا کر کے ہی چھوڑنے

کا تھا پر شہیر کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ پھر اسے اٹھا کر ہوا میں گھمانے لگ گیا اور ہر

صبح کی طرح دونوں پھر گتھم گتھا ہونے لگے۔

او خدا کا واسطہ بس کر دیا کرو تم"

دونوں۔زینی تم کچھ اس کے بڑے ہونے کا ہی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لحاظ کر لو اور

شہیر تم کچھ خیال کیا کرو وہ تو بچی ہے ساتھ تم بھی بچے بن جاتے ہو۔

بہن بھائی ہو دونوں پر مجال ہے جو کبھی خود سکون کیا ہو اور دوسروں کو کرنے دیا ہو۔

ایسے لڑتے ہو جیسے جدی پشتی دشمن لڑتے ہیں"۔

دانی اس نکمی کو بتا دیں کہ پورے آٹھ بجے "

تک تیار رہے ورنہ یہ گھر پر ہی بستر توڑے"۔

شہیر غصّے سے کہتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دانین نے ایک نظر زینب کو گھورا

تو وہ بھی خاموشی سے اپنا یونیفارم اٹھائے

دوسرے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔

==================================

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں نے ہی تو اسے کہا تھا کہ اس دنیا سے کہیں دور

چلے جائیو۔

اور میں نے اسے بری شکل والا بھی تو کہا تھا

پر

اللہ جی سچ م.. مم میں غصے میں تھ.. تھی میں۔۔

میں اس پر غصہ کرتی تھی پر وہ صرف میرا

غصہ ہوتا تھا حقیقت میں ایسا کب

چاہا تھا کاش اللہ جی میں نے ایسا نہ کہا ہوتا" وہ بیٹھی مسلسل اپنی

کمر کو آگے پیچھے ہلا رہی تھی اور اللہ سے

ہم کلام تھی۔

آنسو اس کی آنکھوں سے بہتے چلے جا رہے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

انسان کبھی اپنے الفاظ پر غور نہیں کرتا کسی جسمانی تکلیف یا مار سے روح اتنی گھائل"

نہیں ہوتی جتنی لوگوں کے رویوں اور لفظوں سے چھلنی ہوتی ہے

اور پھر جب وہی انسان اپنے ادا کیے لفظوں کا بگھتان بگھتا ہے تو سوائے پچھتاوے کے اس کے

پاس

"کچھ نہیں ہوتا۔

دانین نے ایک نظر زینب کو گھورا

تو وہ بھی خاموشی سے اپنا یونیفارم اٹھائے

دوسرے کمرے میں تیار ہونے چلی گئی۔

وہ تین بہنیں اور انکا ایک بھائی تھا۔سب سے بڑی تابندہ

جو 21 سال کی تھی۔وہ بی ایس کیمسٹری کی طلبہ تھی اس کا آخری سمسٹر تھا۔دوسرے نمبر پر

دانین تھی جو تابندہ سے دو سال چھوٹی تھی۔دانین بھی بی ایس

کیمسٹری کر رہی تھی مگر اس کا دوسرا سمسٹر تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

فرسٹ ائیر میں ٹائیفائیڈ ہونے کی وجہ سے اس کا

ایک سال ضائع ہو گیا۔ تیسرے نمبر پر شہیر تھا جو فرسٹ ائیر میں تھا اور سب سے چھوٹی زینب

تھی۔ شہیر زینب سے چار سال بڑا تھا مگر اپنی عمر سے زیادہ دکھتا تھا۔

چھ فٹ قد اور بھرا بھرا جسم۔ دانین تو اس کے سامنے چھوٹی بچی لگتی تھی۔ وہ شہیر سے کم ہی

چھیڑ چھاڑ کرتی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اس نے مذاق

میں بھی شہیر کو ہاتھ لگایا وہ اسے ہلا کر رکھ دے

گا مگر ایک زینب تھی جو اس سے پورے پورے

بدلے لیتی تھی اور اپنا حساب برابر کر کے ہی

جان چھوڑتی تھی۔

وہ آج پھر یونیورسٹی بروقت نہ پہنچ پائی۔ اپنے

قدموں کی رفتار تیز کرتے وہ پھولی سانسوں کے ساتھ کلاس میں داخل ہوئی مگر خوش قسمتی

سے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سر اشفاق کلاس میں موجود نہ تھے۔

یہ بھی شاید اس کی دعاؤں کا نتیجہ تھا جو اس نے

اپنے ڈیپارٹمنٹ تک پہنچنے سے پہلے مانگی تھیں۔

اس نے سکون کا سانس لیا اور کسی کو مخاطب کیے

بغیر خاموشی سے آخر میں موجود خالی جگہ

پر بیٹھ گئی۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ لیٹ آنے والے

طالب علموں میں شمار کی جاتی تھی بلکہ کبھی

وہ اتنی صبح آجاتی کہ کلاس میں صرف تین چار سٹوڈنٹس ہوتے اور کبھی اتنی لیٹ پہنچتی کہ

آدھا لیکچر گزر چکا ہوتا اور نتیجتاً اسے سر اشفاق

کی بے نقط سننی پڑتی۔

اکثر وہ اسے کلاس میں داخل ہی نہیں ہونے دیتے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھے۔بجائے اس کے وہ کوئی احتجاج کرتی۔۔

خاموشی سے باہر آدھا گھنٹہ کھڑی رہتی۔طبیعت

حساس ہونے کے ساتھ وہ بہت ڈرپوک اور جلد

ہی بیوقوف بن جانے والوں میں سے تھی

اعتماد کی کمی تو دور کی بات

اس میں سرے سے اعتماد موجود ہی نہیں تھا اور

ان سب کی وجہ اس کے گھر کا ماحول تھا۔

آج صبح کی ہی تو بات ہے جب وہ فجر کی نماز

پڑھنے اٹھی تو اس کی چھوٹی بہن چارپائی سے نیچے جھکی ہوئی تھی۔

وہ بھاگ کر اس کے پاس آئی تو دیکھا کومل منہ بھر کے

قے کر رہی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ جلدی سے اس کی پیٹھ تھپکنے لگی-

"ملی بچے اور تو نہیں آ رہی" کومل سیدھی ہو کر بیٹھی

تو اس نے پوچھا-

کومل اونچی آواز میں رونے لگی اور "نہ" میں

گردن ہلائی-

"آپی مجھے پتا نہیں کیا ہو رہا ہے یہ.. یہاں پر" اس نے

روتے ہوئے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بتایا-

"کیا ہو رہا ہے میرے بچے کو ہاں- چلو آؤ میں اپنی

گڑیا کو ڈاکٹر کے پاس لے کر جاتی ہوں پھر سب

کچھ ٹھیک ہو جائے گا درد ہو رہا ہے پیٹ میں-

"آپی پتا نہیں کیا ہو رہا ہے اور مجھے ڈاکٹر کے پاس

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نہیں جاناوہ اتنے گندے ہیں اتنی بڑی سوئی لگا

دیتے ہیں اس کا سارا پنک واٹر میرے اندر چلے جاتا ہے

اور آپ کو پتا ہے وہ سوئی بازو پر بھی نہیں لگاتے

وہ سب بچوں کے "اس سے پہلے کہ کومل اپنی بات

پوری کرتی اس کی آپی نے اسے چپ کروادیا۔

"گڑیا ایسی باتیں نہیں کرتے تم خاموشی سے ادھر بیٹھو میں ابو جی کو لے کر آتی ہوں پھر ہم

ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں" وہ کومل کا گال چومتے ہوئے ابو کے کمرے کی طرف نکل گئی۔

اپنے ابو کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے اسے ڈر تو بہت لگا مگر سوال کومل کی صحت کا تھا اس لیے ہمت مجتمع

کر کے اس نے زور سے دروازہ پیٹا. اس کی امی نے دروازہ کھولا

قندیل اتنی صبح کیوں دروازہ پیٹ رہی ہے؟ ماں نے فکرمندی سے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے باپ کو دو گھڑی سکون سے سونے نہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دینا" اس کے ابو کی نیند خراب ہو گئی

"ابو جی ملی کی طبیعت خراب ہے وہ الٹیاں کر رہی

اور اس کے پیٹ میں بھی درد ہے۔پتا نہیں بیچاری

کتنی تکلیف میں ہے آپ چلیے ناں میرے ساتھ اسے

ڈاکٹر کو دکھا دیتے ہیں۔"

اے لڑکی جو تیرے اونٹ جتنے بھائی ہیں انہیں اٹھانا!

سوئے ہوئے باپ کے سر پر کیوں رونا روتے ہو۔بھائیوں کا بہت خیال ہے تجھے اور باپ جو سارا

دن کام کرتا

تم لوگوں کو کما کے کھلاتا اس کی فکر ہی نہیں۔

ماں تو منحوس ہے ہی اولاد بھی منحوس ملی مجھے

جو دو گھڑی چین نہیں لینے دیتی۔

قندیل نے دکھ سے باپ کو دیکھا تھا مگر کچھ نہ کہہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سکی کیونکہ اس کا باپ تھا ہی ایسا جس کی نظر میں

نہ بیوی کی اہمیت تھی اور نہ اولاد کی۔ ایسی تذلیل تو

روز ہوتی تھی جب تک اس کا باپ گھر ہوتا طعنے تشنوں سے اس کا دل چھلنی کر دیتا۔

بہن بھائیوں میں بڑی ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ باتیں سننی پڑتی تھیں۔

قندیل میں تیرے ساتھ چلتی ہوں۔ اماں نے کہا تو قندیل

نے بھیگی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔

"اماں میں دانیال یا آفان میں سے کسی کو کہہ دیتی

ہوں آپ کہاں میرے ساتھ خوار ہوں گی"

"اے دونوں ماں بیٹی اس کمرے سے باہر جا کر

مشورہ کر لو میری نیند برباد نہ کرو۔"

ابو جی نماز کا وقت ہے وہ بھی پڑھ لیتے اب اٹھ تو گئے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہیں قندیل نے ڈرتے ڈرتے کہا

"تجھے کیا لگتا ہے میں نماز نہیں پڑھتا مجھے یہ

کہہ رہی کہ تو زیادہ ہی نمازی پرہیزی اور باپ تیرا آوارہ

ہے۔"

ابو جی میں یہ تو نہیں کہہ رہی ہوں۔

"سب سمجھتا ہوں مطلب تیرا یہی تھا نماز پڑھنا نہ پڑھنا میرا اور اللہ کا معاملہ ہے تو بیچ میں نہ

بول تو تیرے

لیے بہتر ہے"

اماں کومل کو دیکھنے جا چکی تھیں

اب اس کا یہاں رکنے کا کیا جواز تھا وہ بھی خاموشی

سے باہر آ گئی اور دروازہ بند کر دیا۔

سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی ہی تھی جب کومل کے رونے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کی آواز آئی وہ بھاگ کر اپنے اور کومل کے مشترکہ

کمرے کی طرف گئی

جہاں کومل پھر سے نیچے جھکی الٹیاں کر رہی تھی اور اونچی آواز میں رو رہی تھی۔

یہ تو شکر تھا ان کا کمرہ چھت پر تھا اور ابو کو نیچے

اس کے رونے کی آواز نہیں پہنچ سکتی تھی۔

"ملی گڑیا میں ابھی دانیال بھائی کو جگاتی ہوں پھر

ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔"

کومل نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اس سے پہلے کے قندیل ساتھ والے کمرے سے دانیال

کو اٹھانے جاتی

کومل کے اونچا اونچا رونے کی وجہ سے تینوں

بھائی ان کے کمرے میں موجود تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کیا ہوا ہے گڑیا کو؟؟ تینوں نے ایک ساتھ سوال کیا لیکن پھر اسے الٹیاں کرتے دیکھ کر سارا معاملہ سمجھ گئے۔

"آپی میں موٹر سائیکل نکالتا ہوں آفان تم گڑیا کو اٹھا کر

لاؤ۔"

"میں بھی چلتی ہوں ساتھ" قندیل کہنے لگی.

"نہیں آپی آپ فکر نہ کریں آفان ہے ناں وہ چلا جائے گا" دانیال نے بہن کو دلاسا دیا.

"نہیں مجھے گندے ڈاکٹر کے پاس نہیں جانا" کومل نے

جھکا سر اٹھایا اور پھر سے ڈاکٹر کے پاس جانے سے

انکار کرنے لگی.

"ملی بچے بھائی اس گندے ڈاکٹر سے کہے گا کہ میری گڑیا کو سوئی بالکل نہ لگائیں ٹھیک ہے.

" قندیل نے پیار سے پچکارتے ہوئے کہا

"اور میرا بے بی ڈاکٹر پاس نہیں جائے گا تو اس کی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

طبیعت اور خراب ہو جائے گی ناں" آفان بھی اسے راضی کرنے کی کوشش کر رہا تھا.

"او کے پھر مجھے جلدی سے اٹھائیں میری طبیعت بالکل ٹھیک نہیں ہے" آفان نے فوراً اسے

اٹھایا اور اپنے ساتھ

لگا کر اس کے آنسو صاف کیے۔

"شش میرا بے بی بہت بریو ہے ناں تو پھر آج کیوں رو

رہا ہے" آفان اسے باتوں میں لگا کر نیچے لے آیا

کیونکہ آج آپ کے بے بی کے پیٹ میں پتا نہیں کیا ہو رہا ہے کومل نے ہچکیوں کے درمیان

جواب دیا

آفان یہ شاپر لے لو اگر ملی کو پھر الٹی آئی تو اس میں کر لے گی قندیل نے ایک بڑا شاپر

اسے پکڑایا اور وہ کومل کو لے کر ڈاکٹر کے پاس چلے گئے۔

"قندیل جا تو نماز پڑھ لے میں بچی کے لیے کوئی نرم غذا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بنالوں اللہ جانے کس بد بخت کی نظر لگی ہے جو آئے دن الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں اور ایک باپ ہے جسے اولاد کی کوئی فکر ہی نہیں ہے" اماں بولتی ہوئی چلی گئی اور وہ اپنے کمرے میں آگئی۔ نماز پڑھ کر دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنسو ٹپ ٹپ اس کی ہتھیلیوں کو بھگونے لگے۔

"اللہ تعالٰی میری گڑیا کو شفا دے دیں میں جانتی ہوں

جب تک آپ نہیں چاہیں گے تب تک وہ صحت یاب نہیں ہو گی پر اللہ تعالٰی مجھ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جاتی جب وہ مجھے کہتی ہے ناں آپی مجھے پتا نہیں کیا

ہو رہا ہے تو مجھ سے اپنے آنسوؤں پر بندھ باندھنا

مشکل ہو جاتا ہے یا اللہ مجھ میں اتنا حوصلہ پیدا کر

دے کہ میں اپنی گڑیا اور اپنے بھائیوں کا حوصلہ

اور ان کی ہمت بن سکوں اور اللہ تعالٰی ہمارے ابو کے دل میں ہماری محبت ڈال دیں ناں یہ کیسے

ابو ہیں جو اولاد

کو کمانے کا احسان جتا رہے ہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیاسب کے باپ اپنی اولاد کے لئے نہیں کماتے اور کیاسب کے باپ اپنی اولاد کی تکلیف سے زیادہ اپنی نیند اور سکون

کو ترجیح دیتے ہیں اللہ تعالی میرے ابو کو راہ راست پر لیں آئیں چاہے وہ ہم سے محبت نہ بھی کریں پر اولاد کی فکر ہی کر لیں اور ہم ایسی زندگی گزاریں جو طعنوں سے پاک ہو۔"

وہ مسلسل روتے ہوئے اللہ سے دعا مانگنے میں مصروف تھی۔ آنکھیں رو رو کر خشک ہو گئی تھیں۔

============جاری ہے============

قسط کا پارٹ_2"بدھ"کو انشاء اللہ۔

#ریزہ_میری_ذات

#حرا_شاکر

#قسط_نمبر_02_پارٹ_2

Please don't copy paste without my

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

Permission

دعا مانگ کر اس نے جائے نماز اٹھایا اور گھڑی پر ٹائم دیکھا صبح کے سات بج رہے تھے.

"اللہ جانے اتنی دیر کیوں ہو گئی بچے ابھی تک نہیں آئے" اماں فکر مندی سے کہتے ہوئے کمرے میں آئیں

"اور ارحم کدھر ہے مجھے تو کہیں نظر نہیں آیا گڑیا کی ٹینشن ہی اتنی تھی.

بے غیرت ماں کو بتائے بغیر بھائیوں کے پیچھے چلا گیا وہ تو جب اس کی سائیکل ڈیوڑی میں نہیں کھڑی تھی تب مجھے معلوم ہوا اتنا خیال نہیں کہ ماں کو بھی ضرورت ہو گی. کوئی چیز منگوانی پڑ جاتی مگر ماں کا تو کسی کو خیال ہی نہیں"

اماں سخت غصے سے بول رہی تھیں

"اماں آپ ایسا کیوں کہتی ہیں آپ کا خیال کیوں نہیں ہے میں ہوں ناں آپ کے پاس اگر کسی چیز کی ضرورت پڑی تو میں لے آؤں گی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس نے نرمی سے کہا تھا

اور آپ فکر نہ کریں آجائیں گے وہ لوگ بھی.

اماں نے فخر سے اپنی بیٹی کو دیکھا جو باپ کی اتنی باتیں چپ چاپ سہہ جاتی اور کبھی غلطی سے بھی زبان درازی نہیں کرتی تھی اور بہن بھائیوں کا ماں سے بھی زیادہ دھیان رکھتی تھی۔وہ اماں کا تو وہ کوئی حکم ٹالتی ہی نہیں تھی اماں نے بے اختیار اس کی پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔

"اچھا چلو میں تم لوگوں کے

ناشتے کا انتظام کر لوں"

اماں مسکراتے ہوئے چلی گئیں۔

کچھ گھنٹے بعد وہ کومل کو لیکر گھر واپس آئے۔ سردی کی وجہ سے کومل کو اوپر کمرے میں ہی لے گئے اب وہ بہتر لگ رہی تھی.

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟" دانیال نے آنکھوں سے ہی قندیل کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ڈاکٹر نے کہا ہے بس زیادہ سے زیادہ کھلائیں پلائیں تا کہ ہمارا بے بی موٹا ہو جائے" آفان نے کومل کے گال کھینچتے ہوئے کہا.

"ہاں پھر یہ گڑیا نہیں بھالو بن جائے گی وہ بھی موٹے والا"

قندیل یہ کہہ کر ہنس پڑی

"چلو جاؤ تم سب ناشتہ کرو قندیل بھائیوں کو ناشتہ دے میں اپنی بیٹی کو کسٹرڈ کھلاتی ہوں".

اماں نے کسٹرڈ کا پیالا کمرے میں میز پر رکھتے ہوئے کہا

وہ سب نیچے آ گئے اور خاموشی سے لاؤنج میں بیٹھ گئے اس خاموشی کو دانیال نے توڑا

"آپی آج ہم جس ڈاکٹر کے پاس گڑیا کو لے کر گئے تھے وہ معدے اور جگر کا سپیشلسٹ ہے۔ کافی اچھا ڈاکٹر ہے اسنے کہا ہے کہ گڑیا کے معدے کے اوپر سوزش ہے اور اس کا جگر صحیح سے کام نہیں کر رہا اس وجہ سے خون کی کمی ہے

دانیال نے بھیگیے لہجے میں بتایا

اور اگر صحیح علاج اور مناسب غذا نہ ملی تو زیادہ مسئلہ ہو سکتا ہے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"آپی گڑیا ٹھیک ہو جائے گی ناں"؟

ارحم روتے ہوئے اس کے پاس آیا اس نے باقی دونوں کو بھی اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا.

"میرے پیارے شہزادو! گڑیا کو کچھ نہیں ہو گا۔ انشاءاللہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی اور اللہ تو خود کہتا ہے ناں کہ وہ کسی انسان کو اس کی طاقت سے زیادہ نہیں آزماتا تو بس پھر اس ذات پر بھروسہ

رکھو اور ہر نماز میں گڑیا کیلیئے دعا کرو."

وہ پرسکون لہجے میں اپنے بھائیوں کا حوصلہ بڑھا رہی تھی۔

"کیا ڈرامے بازیاں چل رہی ہیں یہاں"؟

وہ چاروں سر جوڑے ہلکی آواز میں باتیں کر رہے تھے جب اپنے باپ کی سرد آواز پر کرنٹ کھا کر سیدھے ہوئے۔

"نن ناں کچھ بھی نہیں ابو جی آپ کے لئے ناشتہ لاؤں"؟ قندیل نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نہیں رہو مصروف اپنی ڈرامے بازیوں میں اور ماں کدھر ہے تیری وہ غصے سے بولتے صوفے پر بیٹھ گئے۔ "گڑیا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو امی اس کے پاس بیٹھی ہیں۔"

جواب آفان کی طرف سے آیا تھا۔

تینوں باپ کے سامنے مودب بنے کھڑے تھے کیونکہ کوئی بھی اپنے باپ سے پر تکلف ہو کر بات نہیں کر سکتا تھا۔اس کے اجازت جو نہیں دی تھی ان کے باپ نے۔

"ایک تو تم لوگوں کی گڑیا ڈھیلی ہی رہتی ہے ہر وقت۔ اپنے اسکول کالج جانے کی تیاری کرو میں دیکھ کر آتا ہوں اسے۔"

ابو جی میں سوچ رہی ہوں کے آج چھٹی کر لوں گڑیا کی طبیعت۔۔۔ مگر اس کے باپ نے درمیان میں ہی اس کی بات کاٹ دی

"چپ چاپ پڑھنے جاؤ کوئی چھٹی نہیں کرے گا گڑیا کی طبیعت روز خراب ہو گی تو تیرا دل روزانہ چھٹی کرنے کو کرے گا پیسے درختوں پر نہیں لگتے اتنی مہنگی فیسیں جمع کروائی ہیں اور تجھے چھٹیوں سے فرصت نہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں یہ کیسی فکر تھی جس میں طعنوں کا ہونا ضروری تھا احسان جتائے بغیر تو وہ رہ ہی نہیں سکتے تھے چاروں میں سے کوئی بھی باپ کے خلاف نہیں جاتا تھا اس لئے سب خاموشی سے تیار ہوئے اور اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گئے۔

"قندیل جٹ"۔

“Who is she”?

اپنا نام مسلسل پکارے جانے پر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی اور بد حواسی میں کھڑی ہو گئی. ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو اسے یاد آیا کہ وہ کلاس میں بیٹھی ہے۔ سامنے دیکھا تو سر خالد سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"غالباً رول نمبر 15 آپ کا ہی ہے"؟ سر خالد گویا ہوئے

"جی جی سر" وہ ہکلاتے ہوئے بولی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"توجب میں اتنی دیر سے آپ کا رول نمبر بول رہا تھا آپ کن سوچوں میں گم تھیں"؟ سر تیز آواز میں بولے

"مجھے پپ پتہ نہیں چلا سر"

“I am sorry sir”

وہ بہت سہم گئی تھی۔

“Sit down next time be careful”

وہ خاموشی سے واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی وہ اپنی سوچوں میں اتنی مگن تھی کہ دوسرا لیکچر بھی ختم ہو گیا اور اسے پتہ ہی نہ چلا. سر خالد انگلش کے تھے اور اٹینڈنس لیکچر ختم ہونے سے کچھ وقت پہلے لیتے تھے.

Ok class I have to go now. Will meet you tomorrow. Allah Hafiz.

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سر الوداعیہ کلمات ادا کرتے کلاس سے چلے گئے۔

"یار قندیل شکل سے کتنی معصوم لگتی ہے ناں!"

یہ سنہری الفاظ ادا کرنے والی کوئی اور نہیں دانین ملک تھی جو قندیل کو دیکھتے ہوئے ہلکی آواز میں اپنے ساتھ بیٹھی اپنی جگری دوست اباسہ سے پوچھ رہی تھی اور پھر دوست کہاں پیچھے رہنے والی تھی......

"یار معصوم تو ہے ہی پر پاگل بھی لگتی ہے"

اباسہ چوہدری نے اپنے نادر خیالات کا اظہار کیا

"پاگل نہیں یار بیوقوف ہے" دانین نے اصلاح کرتے ہوئے کہا" پر یار تیرے جیسی کمینی نہیں لگتی" اباسہ نے قندیل پر تبصرہ کرتے ہوئے دانین کو چھیڑنا اپنا فرض سمجھا.

دانین نے اباسہ کو ایک مکا کمر پر جھڑ دیا."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کہاں ہے وہ

آپ لوگ ڈھونڈ کے نہیں لائے اسے

مجھے پتہ تھا آپ لوگ اسے ڈھونڈ ہی نہیں

سکتے میں ہی اب اسے تلاش کروں

گا" اس نے ایک غصیلی نظر اپنے گھر کے افراد پر

ڈالی اور ایکدم غصے سے اس کی طرف

بڑھا

جو اپنی ماں کے قریب کھڑی ڈری سہمی

ہچکیوں سے رو رہی

تھی۔

"تم۔ تم لے کر گئی تھی ناں اسے اپنے ساتھ بتائو؟ کہاں ہے وہ؟ بولو

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے اب وہ؟

اس نے تقریباً جھنجھوڑتے ہوئے اس سے پوچھا

"مم میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہے اواور پپ پلیز

مم میرا بازو چھوڑ دو"

وہ روتے ہوئے اپنے نازک ہاتھوں سے اپنا بازو

چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جو قریب کھڑی

اس کی ماں بھی چھڑوانے میں ناکام ہو رہی تھی۔

"کیوں نہیں جانتی تم سچ سچ بتاؤ نہ کہ وہ کہاں ہے"؟

اب کی دفعہ اس کا لہجہ زرا نمی لئے ہوئے تھا۔

"مم میں سس سچ بب بول ررر ہی ہوں مم میں نن نہیں جج جانتی"۔

اس نے رونے کے درمیان بمشکل اپنی بات پوری کی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گھر کے افراد بھی دکھ سے اس کی

طرف دیکھ رہے تھے مگر کسی نے بھی

اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

شاید سب اس کی تکلیف محسوس کر سکتے تھے۔

"بکواس بند کرو۔ تم اسے لیکر ہی

کیوں گئی اپنے ساتھ"

اس نے چیختے ہوئے جھٹکے سے

اس کا بازو چھوڑا۔

وہ گرتے گرتے بچی اگر بروقت اس کی ماں نہ اسے سنبھالتی۔

"آج بڑی محبت جاگ رہی ہے اس کیلئے۔

پہلے تو

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس کی زندگی عذاب بنائی ہوئی تھی"

اس نے نم لہجے میں

بھرپور طنز کیا۔

"میں تو ہمیشہ سے اس سے بہت

محبت کرتا تھا

اور تم یہ کیوں کہہ رہی ہو کہ میں نے

اس کی زندگی عذاب بنائی ہوئی تھی"۔اس نے دکھ سے اس سے پوچھا۔

کیونکہ یہی سچ ہے۔وہ پھر سے رونے میں مصروف

ہو گئی۔

اتنے میں گیٹ پر کھٹکا ہوا اور ان کا کوئی جاننے والا اندر آیا۔

آنے والے نے جو خبر سنائی تو وہاں موجود سبھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

افراد کا دل ساکت ہو گیا۔

_________________________جاری ہے_________________________

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_03

Please don’t copy paste and share without my permission…

اس سے پہلے کے دانین بھی جوابی کارروائی کرتی

قندیل کی آواز نے دونوں کو اپنی

طرف متوجہ کیا۔

وہ دونوں گھسیا گئیں کہ شاید قندیل نے ان کی

باتیں سن لیں کیونکہ وہ ساتھ ہی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تو بیٹھی تھیں.

درمیان میں ایک کرسی کا فاصلہ تھا جس پر اباسہ کا "بے بی" مطلب بیگ پڑا ہوا تھا

وہ باتیں تو بالکل ہلکی آواز میں کر رہی تھیں۔۔

شاید قندیل کے کان لمبے ہوں اور اس نے ان کی

اپنے متعلق باتیں سن لیں

دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر سوچا.

جی قندیل کوئی کام تھا؟ دانین نے ہمت کرتے ہوئے

پوچھ ہی لیا۔

"جی مجھے پوچھنا تھا کہ سر خالد نے کیا

کام دیا ہے"؟

قندیل نے جھجکتے ہوئے ان سے کہا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دونوں اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں.

اس کی بات پر دونوں کا اعتماد بحال ہوا.

میں سے ہیں دانی یار میرا رجسٹر parts of speech" کل انگلش کی پریزنٹیشن ہے اور ٹاپک
تو واپس کروناں جو تم نے لیکچر نوٹ کرنے کیلئے

مجھ سے مانگا تھا"۔

اس نے دانین سے پہلے ہی جھٹ سے رجسٹر اٹھالیا۔

"ارے۔۔ یہ تو..

"ہاں نہ یہی تو میرا رجسٹر ہے اتنی جدوجہد کرنے کے بعد میں نے یہ لیکچر نوٹ کیا تھا"

اباسہ نے کہتے ہوئے آنکھیں

مٹکائیں اور قندیل کی طرف اپنا رخ کیا کیونکہ وہ مزید دانی کی گھوریاں نہیں سہہ سکتی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بڑی چالاکی سے اس نے دانین کا رجسٹر لے کر قندیل کو پکڑا دیا کیونکہ دانین ہر لیکچر نوٹ

کرتی تھی مگر اباسہ صاحبہ کا خیال تھا اس ٹھنڈ میں لیکچر سن لیں یہی بڑی بات ہے وہ دانین سے

ہر لیکچر لیکر موبائل میں پکس بنا لیتی۔

"بہت شکریہ آپ کا" یہ کہہ کر قندیل نے رجسٹر واپس کر دیا.

اباسہ جس طرح کی آپ کی نیچر ہے آپ کسی سے

اتنی بات کرنا پسند نہیں کرتیں

topic بتا دیا اور آپ مجھے بہت sensible بھی لگتی ہیں. مگر مجھے ڈیٹیل میں

سنجیدہ اور پڑھاکو ٹائپ.

قندیل نے کنفیوز ہوتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

اباسہ پہلے آنکھیں پھاڑے قندیل کو دیکھتی رہی

پھر ایکدم اٹھ کر قندیل کو گلے لگا لیا.

قندیل اس افتاد پر بوکھلا گئی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کیا بات کہہ دی تم نے. میری تعریف کر دی سچ

میں میرا دل ہی جیت لیا. کتنے خوبصورت انداز میں

تم نے دشمنوں کو جلایا ہے"

ابا سہ شرارتی نظروں اپنی دشمن (بقول اس کے) دانین کو دیکھتے ہوئے میٹھے لہجے میں قندیل سے بولی.

"تمہیں پتا ہے یہ دانین روز مجھ سے میرا رجسٹر لیکر

لیکچر کی پکس بناتی ہے مگر مجال ہے جو کبھی

اس نے مجھے شکریہ بولا ہو الٹا مجھ سے کھانے

کی چیزیں بٹورتی ہے"

ابا سہ مکمل غم کی تصویر بنے قندیل کو بتا رہی

تھی۔اس سے پہلے کہ ابا سہ اپنی شان میں

مزید قصیدے پڑھتی دانین نے اسے چپ کروا دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ اب بس کرو واپس آجاؤ اپنی جگہ پر۔ یہ نہ ہو کہ میں تمہاری سبھی کرتوتوں کی آگاہی

قندیل کو فراہم کردوں۔ اپنی اوقات میں واپس آجاؤ تمہارا اتنا میٹھا

لہجہ مجھ سے ہضم نہیں ہو رہا۔"

دانین نے اس کے پاس کھڑے ہو کر ہلکی آواز میں دانت

پیستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے تو یہ بات ہے تم قندیل کو بھی کہہ سکتی ہو۔ میرے کان میں گھسنے کی کیا

ضرورت ہے"

اباسہ نے ایک سخت گھوری دانین پر ڈالی اور چہرے پر مسکراہٹ لائے قندیل کو دیکھا جو کبھی

اباسہ کو

دیکھ رہی تھی اور کبھی دانین کو۔

"وہ اصل میں دانین نے میرے ننھے کان میں

اپنی بھیانک آواز میں یہ کہا ہے کہ تم شکل سے بہت

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

معصوم لگتی ہو اور وہ چاہتی کہ ہم آپس میں

دوستی کر

لیں اور تمہیں میرا شکریہ ادا کرنے کی بھی

ضرورت نہیں ہے وہ تو میرا فرض تھا"

میں نے ٹھیک کہاناں دانی۔ اباسہ نے شیطانی مسکراہٹ

لئے ایک نظر دانین کو دیکھا جو بمشکل

ضبط کیے کھڑی تھی۔

"ہاں بالکل (کمینی) اباسہ۔ دانین نے جبراً مسکراتے

ہوئے کہا لیکن کمینی تو اس نے دل میں ہی کہا

تھا۔

قندیل نے مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھا جنہیں یونی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کے سٹارٹ سے ہی اس نے اکٹھے دیکھا ایک سال ہونے

والا تھا اور ان دونوں کو قندیل

نے ہمیشہ سب سے آخری قطار میں بیٹھے دیکھا۔

قندیل کو ان کی دوستی اچھی لگی تھی مگر اس نے غور کیا تھا کہ اباسہ موڈی لڑکی ہے لیکن دانین

ایسی نہیں تھی قندیل خود بھی کلاس میں

لڑکیوں سے کم ہی بات کرتی تھی۔

"اباسہ میرے ساتھ لائبریری تک چلنا ذرا کچھ کام ہے"

اور اباسہ جانتی تھی کہ دانین کو کوئی

کام نہیں بس اس نے اباسہ کی "چھترول" کرنی ہے۔

"چلیں گے دانی کل چلیں گے دیکھو قندیل کے ساتھ

بیٹھ کر باتیں کرنے میں کتنا مزا آرہا ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ نے خود کو بچانے کی کوشش کی۔

نہیں یار آج جانا ضروری ہے چلو اٹھو

جلدی کرو۔"

دانین زبردستی اسے اٹھانے لگی اور

پھر اباسہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور نقلی

مسکراہٹ چہرے پر سجائے قندیل کو دیکھا

جو اسے ہی دیکھ

رہی تھی۔

اباسہ دل میں بھاگنے کے منصوبے بنانے لگی۔

================جاری ہے===============

اگلی قسط کل انشاء اللہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_04

Please don't copy paste and share without my permission...

"دانی میری بچپن کی پیاری دوست ہم

تولائبریری جانے والے تھے تواب ہم کدھر

جارہے ہیں اور یہ میراہاتھ تو چھوڑدو میں بھاگی

تھوڑی نہ جارہی ہوں"

ابا سہ نے اپناڈر چھپاتے نارمل انداز میں کہا کیونکہ لائبریری کارستہ تو کوئی اور تھا۔

"یہ تواچھے سے جانتی ہے کے ہم کس لائبریری میں

جارہے ہیں اور تو میری بچپن کی پیاری

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دوست ہے اس لیے میں نے تیرا ہاتھ پکڑا ہوا ہے

کیونکہ عین موقع پر بھاگنے کی تیری پرانی عادت ہے"۔ دانین نے مسکراتے ہوئے اباسہ کو ڈرایا

اور اس کے بھاگنے پر جملہ کسا۔

"ایسی مکار عورت ہے جانتی تھی کہ میں بھاگ جاؤں گی اسی لیے اتنی عوام کے بیچ میں سے راستہ بنا کر جا رہی ہے۔"

اباسہ برا سا منہ بنائے اس کے ساتھ چل رہی تھی کیونکہ اتنے سٹوڈنٹس کے سامنے وہ بھاگ نہیں سکتی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین اسے ڈیپارٹمنٹ کی پچھلی سائیڈ پر لے آئی جہاں سٹوڈنٹس نہیں آتے تھے وہ صرف ایک کھلی جگہ تھی اباسہ نے موقع دیکھتے ہی زور سے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور دوسری طرف بھاگ گئی۔

"اباسہ رک جاورنہ تو جانتی ہے کہ میرا نشانہ کبھی

چونکتا نہیں ہے اور دور سے زیادہ زور سے لگے گی خود

ہی رک جا" دانین بھی اس کے پیچھے بھاگی

اس نے جلدی سے اپنے دونوں جوتے اتارے اور ایک کے

بعد دوسرا جوتا اباسہ کو مارا

جو عین نشانے پر لگا۔

"ہائے اللہ میری گردن"... پہلے جوتے کا درد بھولا نہیں کے اگلے ہی لمحے دوسرا جوتا اسکی کمر پر لگا

"ہائے میں مر گئی... اللہ میری کمر" زور سے دو جوتے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کھانے کے بعد اباسہ درد سے دوہری ہوتی

نیچے بیٹھ گئی۔

"آہاں مزہ آگیا... تجھے اس حالت میں دیکھ کر

چین آگیا... قرار آگیا"۔

دانین شاعرانہ انداز اپناتے اس کے پاس آئی۔

"کمینی عورت تیرا میں نے وہ حشر کرنا ہے کہ تم یاد

رکھو گی ظالم کہیں کی"۔

اباسہ زمین پر بیٹھی اسے گھور رہی تھی

"چہ چہ پہلے اٹھ تو جاؤ پھر میرا حشر برا کرنا اور تمہیں کہا بھی تھا کے نا بھاگو زیادہ زور سے

لگے گی پر وہ اباسہ ہی کہاں جو کسی کی بات مان

لے تو معجزہ ہی ہو جائے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین نے اپنے جوتے پہنتے ہوئے اباسہ کو مزید جلایا۔

"چڑیل تو مجھے آج بس یہ بتادے کہ تو جوتے

کہاں سے خریدتی ہے؟ جو عین نشانے

پر لگتے ہیں جب بھی تیرے جوتے کی مار کھائی ہے

پہلے سے زیادہ ہی تکلیف ہوتی ہے"

اباسہ نے دکھی ہوتے ہوئے دانین سے کہا۔

"اصل میں میری جان یہ "ٹکا" کر لگنے والے جوتے میں کسی اور دنیا سے خرید کر نہیں لاتی یہ تو

بس میرے مارنے کا کمال ہے۔۔

جتنا بڑا اتم کارنامہ سرانجام دو گی اتنی زور

سے لگے گا.. یہ ایک جوتا میری کٹ کیٹ چاکلیٹ نا

لانے کا اور ایک جوتا قندیل کے سامنے فضول

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بکنے کا" دانین نے ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔

"مکار عورت دیکھنا تیری بھی میں کیسے چھتروں سے چھترول کرتی ہوں"

وہ کپڑے جھاڑتی کھڑی ہوئی پر جب نظر اپنے بیگ

پر گئی جو لاوارثوں کی طرح زمین پر گرا ہوا تھا اباسہ کا پارہ چڑھ گیا کیونکہ بیگ اس کے لئے بیگ نہیں "بے بی" تھا جس کو وہ بالکل بھی گندا نہیں ہونے دیتی اور نہ ہی کسی کو ہاتھ لگانے دیتی تھی اس پر پیارے پیارے اسٹیکرز اور چھوٹے بھالو لٹکائے ہوئے تھے اس سے پہلے کہ وہ دانین کی گردن دبوچتی اپنے دو سینئرز کو وہاں کھڑے دیکھ کر اس نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔

"مس اباسہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"

ان میں سے ایک لڑکا بولا

دانین چونکہ نقاب میں تھی اس لیے وہ لڑکے اس

کا چہرہ نہیں دیکھ سکتے تھے۔۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ بے چینی سے آئی-سی-یو کے کمرے کے باہر ٹہل

رہا تھا دل اندر لیٹے وجود کے لیے دعا گو

تھا آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھیں۔

اتنے میں ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا

ریاض صاحب بھاگ کر اس کی طرف لپکے۔

"ڈاکٹر صاحب کیسی ہے میری بچی"

"دیکھیے پیشنٹ کی طبیعت بہت نازک ہے گردن پے

گہرا کٹ لگنے کی وجہ سے اس کا خون بھی کافی ضائع ہو گیا ہے ہمیں فوراً بچی کا آپریڈ کرنا ہے

جس کے لیے آپ کو تین لاکھ جمع کروانا ہو گا اور

بلڈ بینک سے خون کا انتظام ہو جائے گا اس کی فکر مت کریں آپ جلدی سے پیسے جمع کروائیں

تا کہ ہم آپریشن شروع کریں۔"

"ڈاکٹر آپ پیسوں کی فکر نہ کریں آپ بس میری بچی کو بچا لیں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ریاض صاحب نے روتے ہوئے ڈاکٹر سے التجا کی۔

"دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے باقی سب اللہ بہتر کرے گا۔"

ڈاکٹر اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ریاض صاحب غم زدہ چہرہ لیے

موبائل پر گھر کا

نمبر ملانے لگے تاکہ پیسوں کا انتظام کیا جا سکے۔

لیکن ایک وہ تھا جو ڈاکٹر کی باتوں کے بعد سے اب تک ساکت کھڑا تھا آنکھیں خشک اور

نظریں ایک ہی

نقطے پر مرکوز تھیں کتنے ہی لمحے بیت گئے۔

آپریشن شروع ہوئے بھی ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا مگر

اس کی حالات جوں کی توں تھی ریاض صاحب کا دل شدت غم سے پھٹ رہا تھا اس سے پہلے کہ

وہ اپنے لختِ جگر کی طرف بڑھتے اسٹریچر کی آواز نے دونوں کو متوجہ کیا دونوں بے تابانہ

اسٹریچر کی طرف بڑھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"جی فرمایئے مسٹر "ابسہ نے زمین سے بیگ جھاڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

"وہ دراصل میرا دوست فرقان آپ سے دوستی کرنا

چاہتا ہے" دوسرے لڑکے نے مداخلت کی.

"ہاں تو کیا ان کے منہ میں زبان نہیں ہے"

ابسہ نے تنے چتونوں سے پوچھا۔

"دیکھیں جس کو دوستی کرنی میرے ساتھ وہ

بات کرے تاکہ میں اسے ہی اچھی طرح جواب دوں۔

اس دوران دانین ان سے ذرا فاصلے پر خاموش

کھڑی باتیں سن رہی تھی۔

جی مجھے ہی آپ سے دوستی کرنی ہے۔وہی لڑکا بولا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جو یقیناََ فرقان تھا۔

"اچھا تو مجھے آپ سے دوستی کرنے سے کیا

فائدہ ہو گا"

فرقان نے عجیب نظروں سے سامنے کھڑی لڑکی کو دیکھا جو بلیک ٹراؤزر زاور بلیو کلر کے کرتے

پر لمبا بلیک کوٹ پہنے گرین دوپٹے کا حجاب کیے اسے گھور رہی تھی۔

"فائدہ تو آپ کو ہو گا اگر پڑھائی میں کوئی مسئلہ

ہوا یا کسی نوٹس کی ضرورت ہو تو میں آپ کی

ہر طرح کی مدد کر سکتا ہوں اور ویسے بھی لڑکا لڑکی دوست بن ہی سکتے ہیں۔"

فرقان نے اپنی طرف سے اسے مطمئن کیا۔

"خیر پہلی بات تو یہ کہ مجھے کسی بھی لڑکے سے

دوستی میں بالکل دلچسپی نہیں اور آپ سے دوستی

کا تو مجھے رتی برابر فائدہ نہیں کیوں کہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جہاں تک سوال پڑھائی کا ہے تو میری دوست بھی بہت کوشش کرتی کہ میں دل لگا کر پڑھائی کروں

اور ٹاپ کر سکوں۔۔

مگر جب بندی اتنا پڑھ لیتی کے اس کے فیصد

نمبر 80 پلس ہوتے تو پھر اتنے ڈھیروں

نوٹس اور راتوں کو جاگ جاگ کر پڑھنے کی

کیا ضرورت ہے اتنے ہی نمبر میرا کل سرمایہ ہیں"

اباسہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اور جو بعد بات آپ لڑکا لڑکی کی دوستی کی کر

رہے ہیں تو کیا یہ آجکل کا کوئی نیا ٹرینڈ چلا ہے کہ کوئی اسے کیے بغیر رہ نہ جائے...

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دیکھیں مسٹر میں آپ کو لیکچر ہر گز نہیں دوں گی بس یہی کہوں گی کے میں لڑکوں سے دوستی

کرنا جائز نہیں سمجھتی ہاں اگر کلاس فیلوز سے یا کسی اور لڑکے سے ضرورت کے تحت بات کرنی

ہو تو وہ میں ضرور کر لیتی ہوں اس میں کوئی ایشو نہیں لیکن یہ دوستی کے

چونچلے میں نہیں پالتی کیا پتا آج

دوستی کی آفر آرہی اور کل کلاں ہو ٹلنگ کا کہیں گے

پھر آپ کہیں گے مجھے آپ سے محبت ہو گئی فلاں فلاں اور میں یہاں صرف اپنی تعلیم پوری

کرنے کی غرض سے آئی ہوں اور کل اگر کوئی عزت پر

حرف آتا تو معاشرہ لڑکی کو ہی قصوروار ٹھہراتا لڑکوں کو کون پوچھتا ہے یہاں۔ خیر اتنا کافی ہے

میں کسی

اور کو اس کے فعل سے نہیں روک سکتی مگر خود پر مجھے اختیار ہے اس لیے میں خود ایسا کوئی کام

نہیں کروں گی جس سے میرے والدین کی عزت پر

حرف آئے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چلو لڑکی کلاس میں چلتے ہیں یہ لیکچر تو

آج فری تھا اگلا شروع ہونے میں تھوڑا ہی ٹائم ہے۔"

اباسہ نے دانین کے پاس آکر کہا جو تب سے خاموش

تماشائی بنی باتیں سن رہی تھی مگر زبان سے ایک لفظ بھی نہیں نکالا کیونکہ اسے بخوبی علم تھا کہ

اباسہ اپنے لئے لڑنا جانتی ہے۔

دونوں لڑکے ابھی بھی ہونقوں کی طرح کھڑے ان کی پشت کو دیکھ رہے تھے۔

مسقط کی طویل سڑکوں پر لینڈ کروزر فراٹے

بھرتی جا رہی تھی۔

گاڑی میں نصرت فتح کی آواز نے اپنے سُر بکھیرے ہوئے تھے۔۔

آنکھوں پر گلاسسز لگائے نظر سڑک پر مرکوز کیے وہ سنجیدہ تاثرات کے ساتھ ڈرائیو کر رہا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اپنی مطلوبہ منزل پر پہنچ کرنے اس نے کار پارک کی

اور دروازہ کھول کر باہر نکلا بلیک جینز پر وائٹ شرٹ اور دائیں ہاتھ میں قیمتی گھڑی پر وقت

دیکھتے

وہ 22 سالہ نوجوان تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہوا۔ سب کے سلام کا جواب دے کر وہ

اپنے بابا کے آفس داخل ہوا مگر زاہد ملک موجود نہ تھے۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑا موبائل

آن کیا ایک نمبر ڈائل کر کے اس نے فون کان

سے لگایا۔

السلام علیکم! رابطہ ملتے ہی اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وعلیکم السلام! جی آپ کون؟

لائن پہ موجود شخصیت کی بات سن کر

ذوالنون کا قہقہ بلند ہوا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

شاید اسے ایسے ہی جواب کی توقع تھی۔

"دیکھیں لیڈی مانا آپ اس عمر میں پہنچ کر بھی خوبصورت دوشیزاؤں کومات دے جاتی ہیں مگر

اب ایسا ظلم تو نہ کریں کہ اپنے جوان، ہونہار، فرمابردار...

"بس بس بیٹے مجھے تمہاری سبھی خوبیاں ازبر

ہیں اس لیے ذرا اپنی چلتی زبان کو بریک لگاؤ اور

یہ بتاؤ کہ میں نے تمہیں کچھ کہا تھا"

مناہل بیگم (اس کی والدہ) نے درمیان میں ہی اس کی بات کاٹی۔

"مما اب میں کیا کہوں بہت زیادہ مصروفیت تھی سر کھجانے کا ٹائم بھی نہیں ملتا تھا۔

آج ہی فری ہوا ہوں ابھی ساڑھے بارہ ہوئے ہیں چار بجے آپ کے پاس موجود ہوں گا۔

گھڑی پر وقت دیکھ کر اس نے اپنی ماں کو تسلی دی۔

"شاباش ہے میرے لاڈلے تم ہی تو سب سے مصروف

بندے ہو اس ملک کے جسے سر کھجانے کا وقت بھی نہیں ملتا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چلو ماں کو تو فون کیا نہیں پر اپنے سر کو ہی کھجا لیتے اس میں کتنا وقت درکار تھا زیادہ

وقت تو ماں کو فون کرنے میں لگ جانا تھا

میرے فرماں بردار بیٹے جس کی فرمانبرداری کی مثالیں دیتی میں بالکل نہیں تھکتی اب یہی مثال

لے لو۔"

مناہل بیگم نے بھگو بھگو کر اسے طنز مارے۔

ذوالنون نے انکی باتوں پر بمشکل اپنا قہقہ روکا کیونکہ

اگر وہ ہنستا تو مناہل بیگم کا پارہ مزید ہائی

ہو جانے کا خدشہ تھا مگر ہائے رے قسمت ضبط

کرنا ہی تو مشکل کام ہے اور ذوالنون اس امتحان

میں فیل ہو گیا۔

"ذونی بے شرم کچھ حیا ہے کہ نہیں ماں تمہاری چار دن سے تمہارے فون کا انتظار کر رہی ہے

اور تمہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اپنے کاموں سے ہی فرصت نہیں جانے سے

پہلے میں نے تمہیں سختی سے تاکید کی تھی

کہ چاہے چند سیکنڈ کے لئے ہی سہی مجھے اپنی

خیریت کا بتا دینا مگر میرا بیٹا تو فرمانبردار ہے اور

بہت مصروف بندہ کیسے بتاتا"

مناہل بیگم کو اس کی ہنسی سے تب چڑھ گئی اور پھر ذوالنون کو ذلالت کا سامنا کرنا پڑا۔

" مما سچ میں دل سے معافی مانگ رہا آپ بتائیں کیسے راضی ہوں گی شام کو واپسی پر آپ کے لیے کوئی

گفٹ لاتا ہوں یا آپ بتائیں آج آپ کیا چاہتی ہیں جو

کہیں گی وہی کروں گا آپ بھی کیا یاد رکھیں گی۔"

ذوالنون مسکراتے ہوئے ان کی فرمائش سننا

چاہ رہا تھا لیکن مناہل بیگم کی فرمائش نے اس

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کے ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب کر دی کیا کچھ نہیں

یاد آیا تھا اسے اس ایک لمحے میں پرانے

زخم پھر سے تازہ ہو گئے یا شاید وہ زخم کبھی بھرے ہی نہیں تھے۔

مزید پانچ منٹ بات کر کے اس نے کال بند کر دی اور

تھکے ہوئے انداز میں چیئر پر

بیٹھ گیا۔

"نینی"

بہت آہستہ سے اس کے لبوں سے یہ نام نکلا

اور دکھ سے اس نے آنکھیں

موند لیں۔

_______________ جاری ہے _______________

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_05

Please don't copy paste without my permission..

کال بند ہوئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا مگر مناہل بیگم کی پوزیشن میں کوئی فرق نہیں آیا۔

وہ ہنوز سر تھامے رو رہی تھیں اور سوچ رہی

تھیں کہ کیسے ذوالنون کو اس غمزدہ کیفیت سے

نکالیں۔ماں تھی ناں کیسے اپنی اولاد کو سسکتے ہوئے دیکھتیں۔

سات سال گزر گئے تھے اور وہ پاکستان نہیں گئے تھے۔

زاہد ملک کا کاروبار مسقط میں ہی تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سات سال پہلے ہوئے واقعے نے ان کی زندگیوں میں نہ

ختم ہونے والا دکھ بھر دیا تھا...

جسکا سب سے زیادہ اثر ذوالنون پر ہوا تھا۔

ڈاکٹرز کے کہنے پر اسکا ماحول تبدیل کروایا۔

زاہد ملک دو افراد پر مشتمل اپنی فیملی کو بھی

مسقط لے آئے۔

یہاں آکر بھی ذوالنون کو تین سال لگے

نارمل ہونے میں اس کے والدین نے اَن تھک محنت

کی تھی اس پر مگر پھر اس نے

کبھی پاکستان نہ جانے کا فیصلہ سنا دیا۔

لیکن پچھلے دو سالوں سے مناہل بیگم نے اشاروں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کنایوں میں پاکستان جانے کی بات کی۔

جس پر ذوالنون کوئی رد عمل ظاہر نہ کرتا۔

مگر ذوالنون کی نانی کی طبیعت بہت زیادہ خراب

ہو گئی تھی۔

ان کے دونوں گردے ناکارہ ہو چکے تھے۔

ہفتے میں دو بار ان کا ڈائلیسس ہوتا تھا وہ یہی

سوچ سوچ کر ہلکان ہو رہی تھیں کہ ذوالنون کو پاکستان جانے کے لیے کیسے منایا جائے۔

کیونکہ مزید اب وہ اپنے پیاروں سے دور نہیں رہ سکتی تھیں۔

یہی سب سوچتے انہوں نے کچن کا رخ کیا

تاکہ ذوالنون کے لیے کچھ بنا سکیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زاہد ملک اپنے آفس میں داخل ہوئے تو سامنے ذوالنون کو چیئر پر آنکھیں بند کئے بیٹھے دیکھا۔

وہ بے ساختہ مسکرائے۔

آہم! انہوں نے گلا کھنکھارتے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔ مگر وہ ہنوز آنکھیں موندے بیٹھا رہا

۔

آہم آہم! زاہد ملک نے اور زور سے گلا کھنکارا۔

اب انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ ذوالنون جان بوجھ کر انہیں

تنگ کر رہا ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنے چہیتے کو خطرناک طریقے سے اپنی طرف متوجہ کرتے... ذوالنون نے

پہلے ہی آنکھیں کھول دیں۔

"ارے بابا آپ کب آئے پتہ ہی نہیں چلا"

ذوالنون فوراً چیئر سے اٹھا اور اپنے باپ کے گلے لگا۔

"اوہ تمہیں پتا ہی نہیں چلا میں کب آیا"؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زاہد ملک نے کہتے ساتھ ہی اس کا کان مروڑا۔

"ہاں بھئی برخودار بتاؤ اب.... وہ پتا نہیں کیسے

بیٹے ہوتے ہیں جو باپ کی خوشبو سے ہی اس کی آمد پہچان جاتے ہیں... اور میرے اتنے کھانسنے پر بھی تم متوجہ نہیں ہوئے۔

خوشبو تو دور کی بات ہے۔"

"ارے بابا میں تو مذاق کر رہا تھا اور جہاں تک بات

ہے آپ کی خوشبو کی وہ تو مجھے تبھی آ گئی

تھی جب آپ اپنی کار سے باہر نکلے ان ہواؤں نے

مجھے آپ کے آنے کی خبر دے دی تھی۔"

ذوالنون ملک مبالغہ آرائی سے کام لیتے اپنے کان

کو آزاد کروانا چاہ رہا تھا اور

وہ کامیاب ہوا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"خیر اب اتنی بھی نہ دو نمبریاں دکھاؤ... باپ ہوں۔۔ تمہاری ڈرامے بازیوں کے بارے میں سب جانتا ہوں۔"

زاہد ملک کہتے ہوئے آفس میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔

ذوالنون مسکراتے ہوئے ان کے پاس گیا اور بولا

بابا یاد ہے وہ "tangled" مووی جس میں لڑکی

کے بہت لمبے بال ہوتے ہیں اس میں لڑکی کی نقلی ماں

گانا گاتی تھی کہ "ہاں ماں سب جانتی ہے"

مگر یہاں میری صورتحال الگ ہے یہاں ماں تو کیا

باپ بھی سب جانتا ہے۔"

ذوالنون دکھی انداز اپناتے ہوئے اپنی ہی ہانکنے میں مصروف تھا۔

مگر جب نظر زاہد ملک پر پڑی تو فوراً خاموش ہو گیا۔ کیونکہ وہ خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مسٹر ذوالنون ملک کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ

جوتا کچھ دن پہلے ہی نیا خریدا ہے

چکھنا چاہیں گے آپ؟؟

زاہد ملک نے دانت پیستے ہوئے ذوالنون کو دھمکایا

وہ فوراسے پہلے صوفے سے اٹھا اور کافی

فاصلے پر جاکر کھڑا ہو گیا کہ کہیں سچ میں ہی

بابا پٹائی نہ کر دیں۔

"بابا یار ضرورت نہیں اسے چکھنے کی کیونکہ میں

گھر جارہا ہوں اور مما نے میرے لیے ضرور کچھ

اسپیشل بنایا ہو گا۔

میں تو چلا آپ اپنا آفس انجوائے کریں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ جانے کے لیے مڑا مگر پھر واپس پلٹا۔

"ویسے بابا صحیح بات بتاؤں تو میں نے یہ سنا

ہے کہ عاشق حضرات کو اپنے محبوب

کی خوشبو سے ہی اس کے اپنے آس پاس موجود

ہونے کا پتہ چل جاتا ہے...

لیکن میں نہ تو آپ کا عاشق ہوں اور نہ ہی آپ میرے محبوب ہیں۔"

اس سے پہلے کہ زاہد ملک واقعی اپنا جوتا اتار کر

اسے مارتے وہ ہنستے ہوئے دروازہ کھول کر

جھپاک سے باہر نکل گیا۔

اس کے باہر نکلتے ہی زاہد ملک کا بھی جاندار

قہقہہ بلند ہوا۔ اتنی تو محنت کی تھی انہوں نے اسے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زندگی کی طرف لانے کے لیے اسے خوش اور

مسکراتا دیکھ کر ہی تو وہ جی رہے تھے۔

ذوالنون نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کہاں سے آرہے

ہیں اس کا یقیناً یہی خیال ہو گا کہ آج پھر بابا

کام کے سلسلے میں کہیں باہر نکلے ہوں گے۔

مگر آج وہ بہت اہم کام کے لیے گئے تھے۔

جس کے بارے میں وہ ذوالنون کو بتانا چاہتے تھے

پر ہمت ہی نہ ہوئی۔

اپنی اولاد کے دکھ نے انہیں وقت سے پہلے بوڑھا

کر دیا تھا۔ دوسری طرف ذوالنون مسکراتا چہرہ لیے کار میں بیٹھا۔

اس بات سے بے خبر کے گھر جا کر اسے گہرا دھچکا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لگنے والا ہے۔

پونے چار بجے وہ گھر پہنچا مین گیٹ کھلا ہی ہوتا تھا۔ہارن دے کر اس نے گاڑی گیراج میں کھڑی کی۔

وہ داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا۔

گھر آتے ہی وہ صوفے پر ڈھے گیا۔

مناہل بیگم نے اس کے ہارن کی آواز سن لی تھی۔

وہ جوس لے کر اس کے پاس آئیں۔

مسقط میں سارا سال موسم گرم ہی رہتا تھا۔

جن مہینوں میں پاکستان میں شدید سردی ہوتی

یہاں کا موسم خوشگوار ہوتا تھا۔

"ذونی بیٹا"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

آہٹ پر ذوالنون نے آنکھیں کھولیں۔

وہ جھٹ سے سیدھا ہوا۔

"السلام علیکم! مماجان۔"

"وعلیکم السلام.. کیسا ہے میرا فرمابردار بیٹا؟"

مناہل بیگم نے جوس کی ٹرے ٹیبل پر رکھی

اور شرارت سے اس کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"میں بالکل فٹ فاٹ آپ کے سامنے ہوں۔ آپ بتائیں؟"

ذوالنون ان سے الگ ہوا اور ان کے دونوں ہاتھ عقیدت سے چومے۔

"میں بھی تمہارے سامنے ہی ہوں... بالکل فٹ فاٹ..

اچھا یہ جوس تو پیو۔"

مناہل بیگم نے جوس کا گلاس اسے پکڑایا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس نے جوس پی کر سر ان کی گود میں رکھ لیا۔

"لگتا ہے میرا بیٹا تھک گیا۔"

اچھا خاصا کہیں ماما جان... اور یہ جو آپ کے مجازی

خدا ہیں ناں! ان کو تو شاید میرے ساتھ

خدا واسطے کا بیر ہے۔

مجال ہے جو مجھے تھوڑا فری رہنے دیں۔

یونی سے واپسی پر آفس قریب ہونے کی وجہ سے

میں ان کا حال احوال پوچھنے جاتا ہوں تو وہ

مجھے الٹا آفس کی حفاظت کے لیے چھوڑ جاتے ہیں۔

جہاں میں بیٹھ کر ان کے آفس میں موجود فائلز سے

باتیں کرتا رہتا ہوں.. اور جب چار گھنٹوں کے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بعد وہ واپس آتے ہیں تو پیار بھرے لہجے میں

پوچھتے ہیں۔

"برخودار یقیناً تم بور نہیں ہوئے ہو گے"؟

ذوالنون کی بات پر مناہل بیگم کا قہقہہ بلند ہوا

اور اپنی ماں کو ہنستے دیکھ کر وہ بھی مسکرا دیا.

میرا مظلوم ذونی!

مناہل بیگم نے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔

تو اس نے طمانیت سے آنکھیں بند کر لیں۔

چھ فٹ دو انچ قد، ہلکے بھورے بال اور

کالی آنکھیں، خوبصورت چہرہ، عنابی ہونٹ اور

چہرے پر ہلکی بیرڈ (داڑھی) نے اس کی خوبصورتی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کو مزید بڑھا دیا تھا۔

مناہل بیگم مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں ہاتھ

پھیر رہی تھی۔

مگر اچانک کچھ یاد آنے پر ان کا چلتا ہاتھ تھم گیا۔

"ذونی بیٹا مجھے تمہیں ایک اہم بات بتانی تھی۔"

مناہل بیگم نے اس سے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو بولیں ناں ماما... میں سن رہا ہوں۔"

"پہلے وعدہ کرو کہ تم تحمل سے میری بات سنو گے۔"

مگر ذوالنون نے ان کے بولنے سے پہلے ہی جھٹ

سے آنکھیں کھولیں اور صوفے سے کھڑا ہو گیا۔

"مما آپ کی یہ فرمائش میں پوری نہیں کر سکتا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جو آپ نے فون پر مجھے کہی تھی... آئم سوری... لیکن مجھے اس بارے میں بات نہیں کرنی۔"

وہ یہ کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

"تمہارے بابا نے پاکستان کی ٹکٹ کنفرم کروالی

ہے اور ہم کل کی فلائٹ سے پاکستان واپس جارہے ہیں"

وہ جو آگے بڑھ رہا تھا ایک دم رک گیا اور

حیرانگی سے ان کی طرف مڑ کر دیکھا۔

"زونی بیٹا ہم ہمیشہ کے لئے پاکستان جارہے ہیں"

اور ذوالنون ملک کو محسوس ہوا کے پاکستان جانے

کا نام لیکر مناہل بیگم نے اس کی دکھتی رگ پر

ہاتھ رکھا ہے۔

"مما" اس نے بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھو ذونی" لیکن اس نے فوراً ان کی بات کاٹ دی۔

"مما میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اور اب بھی بتا رہا ہوں کہ مجھے پاکستان نہیں جانا اور پلیز مجھ

سے مزید اس بارے میں بحث مت کریں"

وہ چڑ سا گیا۔

لیکن مناہل بیگم نے آج اس سے حتمی رائے لینے کا

فیصلہ کر لیا تھا۔ ذونی کے روز روز کے انکار سے وہ

تنگ آ گئ تھیں اور اب بھی اس کے انکار نے

انہیں طیش دلا دیا تھا۔

"ذوالنون ملک یہ بات یاد رکھنا اب اگر تم اپنی ضد

پر قائم رہنا پسند کرتے ہو تو پاکستان میرا مرا ہوا منہ

بھی نہ دیکھنے آنا"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کہتے ساتھ ہی وہ صوفے پر بیٹھ کر رونے لگی

اور ذوالنون ملک کا دل اندر تک کانپ گیا۔

وہ یونی سے دو بجے گھر آئی اور کھانا کھا کر

سو گئی۔ جب اٹھی تو شام کا وقت تھا۔ مغرب

کی نماز پڑھ کر نیچے آئی تو لاؤنج میں حیدر کو

صوفے پر بیٹھے بریانی سے بھرپور انصاف کرتے دیکھ

ابا سہ کا حلق کڑوا ہو گیا۔

وہ دھپ دھپ کرتی اس کے سر پر پہنچی تھی۔

"کیوں بھئی ہمارے ملک کے مستقبل کے نامور مستری

آج بھی گھر والوں نے کھانا نہیں دیا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ کی طنزیہ بات پر حیدر کا چاولوں کا چمچ منہ

میں لے جاتا ہاتھ ایک پل کے لئے رکا مگر اگلے

ہی لمحے وہ اسے اگنور کیے پھر کھانے

میں مصروف ہو گیا۔

" لگتا ہے آج دیہاڑی زیادہ لگائی ہے اسی لیے زبان بھی

تھکی ہوئی لگتی"

وہ کہتے ہوئے کچن کی طرف چلی گئی کیونکہ اسے بھی بریانی کھانی تھی مگر اپنی امی جان کو " آلو

مٹر "

بناتے دیکھ کر وہ کافی حیران ہوئی اور بریانی

پکانے والا پتیلا سرے سے غائب تھا۔

" امی جان! بریانی کدھر ہے مجھے بھی دیں۔مجھے شدید بھوک لگ گئی ہے حیدر کو بریانی کھاتے

دیکھ کر"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ نے منہ میں پانی لاتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ توصفیہ (ہمسائی) کے گھر سے آئی تھی۔

تمہاری تائی اپنی امی کی طرف گئی ہیں۔

نشال اور حمنہ بھی ساتھ ہی ہیں۔حیدر کہتا چچی بھوک لگی ہے اور پھر اُدھر (حیدر لوگوں کے پورشن میں) تو کوئی تھا نہیں۔تو میں نے اسے یہ بریانی کھانے

کو دے دی بچارا اتنا تو تھکا ہارا آتا ہے۔"

طیبہ بیگم نے سالن میں چمچا ہلاتے ہوئے اسے بتایا جو صدمے سے اپنی امی کو دیکھ رہی تھی۔

وہ فوراً کچن سے نکل کر حیدر کی طرف

آئی جو تھوڑی سی بچی بریانی کو بھی ختم

کر رہا تھا۔

"اب یہ بریانی مجھے دو۔۔تم نے بہت زیادہ کھالی

تھوڑی سی بچ گئی ہے"۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ نے پلیٹ لینے کی کوشش کی پر حیدر نے

فوراً پیچھے کرلی۔

"بھوکڑ کہیں کے پلیٹ دے دو مجھے۔"

اباسہ چیختے ہوئے بولی۔

حیدر تیزی سے صوفہ پھلانگتے ہوئے دوسرے

صوفے کی طرف بھاگا اور جلدی

سے بچی ہوئی بریانی اپنی مٹھی میں لی

اور منہ میں ڈال لی۔

اباسہ نے غم و غصّے سے اس کی طرف دیکھا۔

"امی جان!"

اباسہ کا غصّے کی زیادتی سے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"میں نے نہیں بخشنا تمہیں... تمہاری ایسی توٹ پھوٹ کرنی ہے کہ آئندہ میرے ساتھ ایسا مذاق نہیں کرو گے۔

تبھی میں کہوں کہ یہ گھنا میسنا آج بول

کیوں نہیں رہا"؟

وہ صوفوں کے ارد گرد پکڑم پکڑائی کھیل رہے تھے۔

حیدر اپنے دفاع کی پوری کوشش کر رہا تھا اور ابا سہ اس کی توڑ پھوڑ کیلئے سر توڑ کوشش کر رہی تھی۔

"کیا ہو رہا ہے کیا مسئلہ ہے تم دونوں کے ساتھ"؟

طیبہ بیگم ان دونوں کی آوازیں سن کر باہر آئیں کہ شاید انہوں نے پھر نہ کوئی چاند چڑھا دیا ہو۔

"چچی جان میں نے تو اسے کچھ بھی نہیں کہا یہی

مجھے کہہ رہی ہے کہ تمہیں اپنے گھر سے کھانا

نہیں ملتا... اور... اور کہتی میں نے تمہاری توڑ پھوڑ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کر دینی ہے-"

حیدر نے مسکین صورت بنائے طیبہ بیگم کو بتایا

اور چور نگاہوں سے ابا سہ کو دیکھا جسکی آنکھیں اسے ایسے گھور رہی تھیں کہ جیسے وہ اسے کچا چبائے گی

نہیں بلکہ سالم نگل جائے گی۔

جاری ہ#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_06

(میری اجازت کے بغیر کوئی بھی کاپی پیسٹ نہ کرے)

رات کا کھانا تیار کر کے وہ اپنے کمرے میں آئی

جہاں اماں کومل کو اپنی گود میں لیٹائے اس کے ساتھ باتوں میں مشغول تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"چلو گڑیا اٹھو کھانے کا ٹائم ہو گیا ہے۔"

کارن فلیکس کا پیالہ ہاتھ میں پکڑے وہ کومل

کی چارپائی کے قریب آئی۔

اماں نے آہستگی سے اس کا سر اٹھایا اور سائیڈ پر

رکھا گاؤ تکیہ رکھ کر کومل کو بیٹھنے میں مدد

دی۔

"اماں آپ بھی کھانا کھالیں اور آرام کریں دن بھر

کی تھکی ہوئی ہیں۔"

قندیل محبت سے کہتے ہوئے اماں کی چھوڑی

ہوئی جگہ پر بیٹھ گئی۔

اماں "اچھا" کہہ کر کومل کے سر پر پیار کرتی کمرے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سے باہر نکل گئیں۔

"آپی"

کومل کو کارن فلیکس کھلاتے اس کا ہاتھ رکا۔

"کیا بات ہے ملی؟" قندیل نے چمچ واپس

پیالے میں رکھتے ہوئے فکر مندی سے پوچھا کہ

کہیں پھر سے اس کی طبیعت تو نہیں خراب ہو رہی۔

"آپی ابو جی آج پھر سے اپنے کام پر چلے گئے

انہیں پتا تھا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

میری دوست فائقہ بتا رہی تھی کہ جب وہ سیڑھیوں

سے گری تھی تو اس کے پاپا دو دن اپنے کام پر

نہیں گئے اور اس کے پاس ہی بیٹھے رہتے لیکن میں تو کافی دنوں سے بیمار ہوں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ابو میرے پاس تھوڑی دیر کے لیے آتے ہیں اور چلے

جاتے ہیں کیا آپی ابو مجھ سے پیار نہیں کرتے ؟"

اس بارہ سال کی بچی نے اداسی سے اپنی آپی سے

پوچھا جو حیرت سے گڑیا کو دیکھ رہی تھی کہ وہ ایسی باتیں بھی سوچتی ہے۔

"نہیں ملی ابو جی تم سے پیار کرتے ہیں لیکن ان کا

کام پر جانا ضروری ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ کام

پر نہیں جائیں گے تو پیسے کہاں سے آئیں گے اور ہم

کھانا کہاں سے کھائیں گے اور تمہاری دوائیں بھی تو لینی ہوتی جو اتنے پیسوں سے آتی ہے اور اگر وہ بھی

نہ لی تو تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہو گی۔

اور جلدی سے یہ پورا پیالہ ختم کرو پھر میں

تمہیں دوائی کھلا دوں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

قندیل نے نرمی سے اسے اس انداز میں سمجھایا کہ وہ اچھے سے سمجھ جائے کیونکہ وہ اس کے کچے ذہن

میں باپ کے خلاف باتیں نہیں بھر سکتی تھی۔

آدھا پیالہ کھا کر کومل نے مزید کھانے سے انکار کر

دیا۔کچھ دیر گزرنے پر اس نے کومل کو دوائی

کھلائی اور اسے اپنا موبائل دے دیا تاکہ وہ تھوڑی

دیر گیم کھیل لے اور اس کا دھیان بٹ جائے۔

خود وہ یونی کا پڑھنے کے لئے اپنی چارپائی پر بیٹھ گئی۔شام کے ساڑھے چھ کا وقت تھا ابھی بھائیوں کے اکیڈمی سے واپس آنے میں گھنٹہ باقی تھا تب تک وہ انگلش کی پریزنٹیشن تیار کر لے گی یہی سوچتے ہوئے اس نے رجسٹر کھولا تاکہ اہم پوائنٹس لکھ سکے۔

دانین اور تابندہ تھوڑی دیر پہلے ہی ٹیوشن

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پڑھا کر فارغ ہوئی تھیں۔ تابندہ نے صالحہ بیگم

کے ساتھ مل کر روٹیاں بنائیں۔

اب وہ تینوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی کھانا کھا رہی تھیں شہیر ابھی اکیڈمی سے واپس نہیں آیا تھا

اور

زینب میڈم کو بھوک نہیں تھی اس لیے وہ اندر کمرے میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"تمھارے بابا نے بتایا کہ انکی کوئٹہ سے واپسی

کب تک ہے"؟

کھانا کھاتی صالحہ بیگم نے تابندہ سے پوچھا۔

"ہاں جی پرسوں تک یہاں آئیں گے ان کی کل صبح

نو بجے کی ٹکٹ بک ہوئی ہے تو پرسوں نو بجے تک

فیصل آباد پہنچ جائیں گے۔"

تابندہ نے لقمہ چباتے ہوئے جواب دیا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اور دانی ایک نیوز بھی ہے میرے پاس تمہیں

دینے کے لیے"

"رہنے دو آپی تمہاری نیوز بھی تمہاری طرح پھیکی

ہوتی ہیں"

دانین نے بات کو مذاق میں اڑاتے ہوئے کہا۔

"چلو بھئی جیسے تمہاری مرضی"

تابندہ کھانے سے فارغ ہو کر چیئر سے اٹھ گئی۔

"اور ہاں اپنا واٹس ایپ چیک کر لینا کسی کا میسج

ہی آ سکتا ہے۔"تابندہ ذو معنی انداز میں کہتی اپنے کمرے میں چلی گئی اور صالحہ بیگم بھی مسکراتے ہوئے

کھانے کے برتن اٹھانے لگیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین نے جلدی سے بچی روٹی کھائی اور ہاتھ دھو کر موبائل دیکھنے کمرے کی طرف بھاگی

کیونکہ

تابندہ کی ذو معنی بات اور صالحہ بیگم کی مسکراہٹ

صاف کسی خوشگوار بات کی طرف

اشارہ کر رہی تھی۔

کچھ سیکنڈز کی خاموشی کے بعد دانین کی

خوشی سے چیخنے کی آواز آئی وہ اپنے کمرے سے

نکل کر تابندہ کے کمرے میں گئی اور جھٹ سے الماری کے سامنے کھڑی اپنے کپڑے نکالتی

مسکراتی تابندہ کے

گلے لگ گئی۔

"ارے واہ آپی نے تم نے تو اس بار بڑی شاندار نیوز

دی ہے ایم سو ہیپی" وہ اسے زور سے گلے لگائے خوشی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سے جھوم رہی تھی۔

"اچھا اب میں مما کو بھی مبارکباد دے کر آتی ہوں". تابندہ بھی اس کے ساتھ ہی باہر آگئی۔

"دانی آپی کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

جو اتنی خوشی سے چیخیں مار رہی ہیں "زینب نے منہ بسورتے ہوئے دانین سے کہا۔

"ہائے کیا بتاؤں زینی چاچو لوگ کل رات کی فلائٹ سے پاکستان آرہے ہیں۔" دانین نے زینب کو خوشی سے جھنجھوڑتے ہوئے بتایا۔

"واہ.ہ.ہ سچ میں "زینب بھی خوشی سے چہکی۔

"ذونی بھی آرہا ہے "تابندہ نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔

"زاہد کی فیملی بھی اتنے سالوں بعد واپس

آرہی ہے میں بہت زیادہ خوش ہوں"

صالحہ بیگم نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر وہ شاکڈ زدہ چہرہ لیے کھڑی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

آج سات سالوں بعد وہ واپس آرہا تھا کتنی یادیں تازہ ہوگئی تھیں دل پھر غم سے پھٹنے لگا تھا۔

تابندہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھا جو

اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔

صالحہ بیگم نے پیار سے اسے اپنے گلے لگایا اور ماں

کے گلے لگتے وہ ایک بار پھر ایسے پھوٹ پھوٹ

کر روئی جیسے سات سال پہلے اس رونما ہوئے واقعے

پر روئی تھی۔

تابندہ بھی خاموشی سے اپنی سسکیاں دبا رہی

تھی...زینب روتی صورت بنائے اپنی ماں اور بہنوں

کو دیکھ رہی تھی جو کچھ لمحے پہلے بہت خوش تھیں اور اب بہت زیادہ رو رہی تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اوئے چشمش ادھر آؤ بات سنو میری"

حسن نے سیڑھیاں اترتی حمنہ کو اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ وہ جو دوپہر کے کھانے کیلئے کچن کی طرف جانے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے طرزِ تخاطب پر سیخ پا ہو گئی مگر خاموشی سے اس سے ذرا فاصلے پر آکر کھڑی ہو گئی۔

"ارشاد فرماؤ کیا آفت ٹوٹ پڑی تم پر؟" انداز ایسا اپنایا کہ حسن سمجھ جائے کہ وہ اس سے ناراض ہے۔

"تمہیں کتنی دفعہ کہا کہ تائی امی کے ساتھ کام میں انکا ہاتھ بٹا دیا کرو پر مجال ہے جو تمہارے کان پہ جوں بھی رینگ جائے۔"

"دیکھو تم نہ اپنے کمرے تک ہی محدود رہا کرو اور زیادہ پھپھے کٹنی اور فساد ڈالنے والی آنٹی کا رول پلے نہ کرو ورنہ تم جانتے ہو مجھے۔" اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر کہا۔

"ہائے مجھے نہ کچھ کہنا... ابھی تو تم نے اپنے نازک ہاتھوں سے مجھے ٹچ بھی نہیں کیا میری چشمش ... میں تو تمہاری باتوں سے ہی ڈر گیا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ ڈرنے کی ایکٹنگ کرتا مسکراتا ہوا اس کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔

"آج تم دیکھتے جاؤ تمہارے ساتھ ہوتا کیا ہے۔ وہ حالت کروں گی تمہاری حسن چوہدری کہ یاد رکھو گے کہ حمنہ چوہدری بھی کیا چیز ہے"؟

"کیا بلا ہے بھئی یہ حمنہ چوہدری ہمیں بھی پتا چلے"

نانی اماں کی آواز پر وہ بوکھلا گئی۔

نانی اماں اپنی چھڑی سنبھالتی اس کے قریب صوفے پر بیٹھ گئی اور کڑے تیوروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اور تو آج مجھے یہ بتا دے تجھ میں تمیز نام کی کوئی شے ہے کہ نہیں جو تجھے اتنا نہیں معلوم کہ اپنے شوہر سے بات کیسے کرتے کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے اسے... اور حسن بچہ تو یہ پیاز والی ٹوکری پکڑا اسے میں دیکھتی ہوں کیسے نہیں یہ کام کرتی... اس کی رخصتی تک ادھر ہی ہوں میں۔"

اور وہ آنسوؤں سے بھری آنکھیں لیے غصے سے ٹوکری اٹھائے کچن کی طرف چلی گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"وہ میں کہہ رہا تھا اب آنسو تو نکل ہی آئے ہیں تو لگے ہاتھوں پیاز بھی کاٹ دو۔"

وہ شرارت سے کہتا کچن کے دروازے میں کھڑا ہو گیا۔ حمنہ نے غصے میں پاس پڑا چمچا اٹھا کر اسے مارا۔

حسن تو بروقت پیچھے ہٹ گیا مگر بد قسمتی سے چمچا اندر آتے ردوان کے ماتھے پر لگا تھا۔

"ہائے اللہ مستقبل کے اتنے خوبصورت اور مشہور

سرجن کا سر پھوڑ دیا۔۔۔ہائے حمنہ تیرا ککھ نہ روے..

کوئی تیرے بھی ایسے ہی چمچے مارے..مار مار کہ

تیرے نیل پڑ جائیں اور تو میرے پاس علاج کیلئے آئے اور

میں"...اس سے پہلے کہ ردوان مزید گل چھلے اڑاتا

حمنہ کے رونے کی آواز پر دونوں بوکھلا گئے۔

"اوئے بے شرم تم نے میری معصوم سی بیوی کو رولا دیا

شرم نہیں آتی۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حسن نے کہتے حمنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے اس نے زور سے جھٹک دیا۔

"یار چشمش تم.."

حسن نے فوراً منہ بند کرلیا اور ہونٹوں پر انگلی رکھ لی کیونکہ حمنہ سرخ چہرہ لیے اسے گھور رہی تھی۔

"پارٹنر بات سنو"

ردوان نے بھی بولنے کی کوشش کی مگر حمنہ نے اسکی بات کاٹ دی۔

"اب تم دونوں اپنی ساری باتیں مجھے ابو جان کے

سامنے سنانا" غصے سے کہتی وہ ان دونوں کا

دل دہلا گئی۔

"ارے میرے بے غیرت سالے کچھ کرو ورنہ وہ تیری بہن نے ہمارے "تراہ" تو نکال دیئے ہیں باقی جان اس

"شیر" نے نکال دینی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے میرے فوجی بھائی اب سب تیرے ہاتھ میں ہے

بچالے اپنے سالے کو اس شیر سے۔"

ردوان بھی ڈرتے ہوئے حسن سے کہہ رہا تھا۔ دونوں کوئی بہانہ بھی نہیں کر سکتے تھے کیونکہ

بقول ان

کے شیر صاحب گونگے بندے سے بھی سچ

نکلوا سکتے تھے۔

اب ایک ہی راستہ تھا کہ حمنہ کو منایا جائے تاکہ

وہ اپنی چیر پھاڑ سے بچ سکیں۔

______________________جاری ہ#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_07

(میری اجازت کے بغیر کاپی پیسٹ نہ کریں)

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

یوسف چوہدری فیصل آباد کے جانے مانے "ہارٹ سرجن" تھے اور انکی بیوی رضیہ چوہدری گورنمنٹ کالج میں ریاضی کی پروفیسر تھیں۔

یوسف کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازا تھا بڑے اسحاق اور تین سال چھوٹے علی تھے بیٹیوں کے بغیر ان کا

گھر بے رونق ہی لگتا تھا لیکن کبھی

دونوں میاں بیوی نے خدا کے آگے شکوہ نہیں کیا

اور اللہ کی رضا میں راضی رہنا ہی سیکھا اور یہی اپنے بچوں کی تربیت میں شامل کیا۔

اسحاق اور علی کے ننھیال اور ددھیال میں کُل چار

لڑکیاں تھیں اور یوسف چوہدری کا اصول تھا

کہ لڑکیوں کو لڑکوں سے کم تر نہیں سمجھا جائے۔

بیٹی کی خوشی رضیہ بیگم نے اپنی بہوؤں کی صورت پوری کی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسحاق اور علی کی شادی ایک ساتھ ہی ہوئی۔

رضیہ بیگم کے نرم لہجے اور پیار نے فاطمہ اور

طیبہ دونوں بہوؤں کو ساتھ جوڑے رکھا اور خود کا نرم لہجہ اور پیار بانٹنا ان میں بھی منتقل کر

دیا۔

یوسف چوہدری شوگر کے مریض تھے بچوں کی

شادیوں کے دو سال بعد ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ رضیہ بیگم اپنے بڑے بھائی کے ساتھ

حج کی ادائیگی

کرنے گئی تھیں اور واپس آنا ان کے نصیب نہ تھا۔

شوہر کی وفات کے پانچویں سال وہ بھی اپنے اللہ

کو پیاری ہو گئیں۔

باپ کی وفات کے بعد اسحاق چوہدری اور

علی چوہدری نے اپنے باپ کے اصولوں کو نہ توڑا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسحاق چوہدری آرمی میں تھے اور ان کی بیوی فاطمہ چوہدری ہاؤس وائف تھیں۔

اسحاق چوہدری کے دو بیٹے اور دو ہی بیٹیاں تھیں۔

سب سے بڑا احیدر دوسرے نمبر پر حمنہ پھر

ردوان اور اس سے پانچ سال چھوٹی نشال تھی۔

علی چوہدری معدے و جگر کے سپیشلسٹ تھے۔

ان کی بیوی بھی ہاؤس وائف تھیں ان کے

دو بیٹے حسن اور اسامہ تھے اور ایک ہی بیٹی

اباسہ تھی۔

دونوں بھائیوں کے گھر الگ تھے مگر گھروں کے

درمیان ایک دروازہ بنا ہوا تھا تاکہ اس گھر

سے دوسرے گھر آنے جانے میں آسانی ہو۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ناشتہ دونوں فیملی ایک ہی ٹیبل پر کرتے تھے باقی

وقت کا کھانا اپنے اپنے گھر میں بنتا تھا۔

نوجوان پارٹی تو سارا دن اور رات اِدھر سے اُدھر گردش

کرتے ہی رہتے تھے۔

اسحاق چوہدری کی پوسٹنگ سیالکوٹ میں

ہوئی تھی۔

حسن چوہدری اور حمنہ چوہدری کا دو سال پہلے نکاح ہو چکا تھا اور حمنہ کے انگلش میں ایم۔فل مکمل

ہونے کے بعد اس کی رخصتی کرنے کا فیصلہ ہوا تھا۔

کچھ ہفتے پہلے وہ ایم-فل مکمل کر چکی تھی۔

اور اب دس دن بعد اس کی رخصتی علی چوہدری کے

گھر طے پائی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ایک ہفتے سے سجاد خلاف توقع خوش تھا اور

خوب چہک رہا تھا کیونکہ اس کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تھی۔

زرینہ اور بچوں کے ساتھ اس کا رویہ بھی ٹھیک

تھا۔۔زرینہ کی امی بچے کی پیدائش پر ایک ہفتے سے

یہاں ٹھہری ہوئی تھیں۔

اس کے باقی بچے ایک ہی کمرے میں بیٹھے سکول کا

کام کرنے میں مصروف تھے۔زرینہ نومولود بچے

کو گود میں دودھ پلاتے ہوئے بچوں والے کمرے میں ہی موجود تھی اور اس کی

امی نیچے رات کے کھانے کا انتظام کر رہی تھی۔

سجاد شدید غصے میں گھر آیا تھا کسی جاننے والے نے اس سے 20 ہزار ادھار لیا تھا مگر وہ واپس

نہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کر رہا تھا اور ٹال مٹول سے کام لے رہا تھا۔

سجاد آج اس سے ہاتھا پائی ہو کر آیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس آدمی نے پیسے دینے سے انکار کر دیا اور ساتھ ہی ساتھ دھمکی بھی دی کہ اب وہ اس سے پیسے نکلوا کر دکھائے۔

سجاد غصے میں اسی کمرے میں داخل ہوا جہاں بچے موجود تھے۔

"زرینہ میرے لیے پانی لے کر آ"

کمرے میں موجود کرسی پر بیٹھتے اس نے سرد لہجے میں حکم دیا۔ زرینہ نے اپنے بڑے بیٹے کو پانی لانے کا کہا

کیونکہ گود میں لیے اپنے ننھے شہزادے کو وہ دودھ پلا رہی تھی۔

"تجھے کس کام کے لیے رکھا ہے زرینہ تیرا نام ہے یا اِس کا" سجاد نے غصے سے کہا

زرینہ اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سے بولی:

"تو کیا ہو گیا نظر نہیں آتا چھوٹے کو دودھ پلا رہی ہوں کوئی انوکھا کام نہیں پانی پلانا"

"میرے آگے اپنی زبان بند رکھا کرو"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سجاد طیش میں آکر بولا۔

"کیوں بند رکھوں اپنی زبان تمہارا جب دل چاہے

مجھے صبح شام ذلیل کرو اور میں تمہاری تذلیل منہ

سیے سنتی رہوں...واہ کیا فلسفہ ہے تمہارا۔

تمہیں تو داد ملنی چاہیے اس فلسفے پر"

وہ طنزیہ مسکراتی اپنے بیٹے کو بیڈ پر لٹائے کھڑی

اس سے لڑ رہی تھی۔

زرینہ کی امی بیٹی اور داماد کی زور و شور سے ہوتی لڑائی سن کر فوراً بھاگتی ہوئی کمرے میں آئیں۔

"سجاد بیٹا کیا ہوا اتنے غصے میں کیوں ہو کوئی بات.."

ابھی انکی بات منہ میں ہی تھی کہ سجاد نے درمیان

میں ہی ان کی بات کاٹ دی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کچھ نہیں ہوا آپ اپنے کام سے کام رکھیں یہ میرا اور میری بیوی کا معاملہ ہے آپ نے تو اپنی

جاہل اور

بد تمیز بیٹی میرے پلے باندھ دی ہے اب آپ خوش رہیں اور اپنے گھر زندگی کے جو کچھ دن رہ

گئے ہیں انہیں

آرام و سکون سے گزاریں اور ہمیں ہمارے حال پر

چھوڑ دیں۔"

اس نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے ان سے کہا۔

زرینہ کی امی دکھی ہوتے ہوئے خاموشی سے کمرے سے

باہر آ گئیں۔

"اور تم"

سجاد نے زرینہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"دن بدن جو قینچی کی طرح اپنی زبان چلا رہی نہ.. تمہاری

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لگا میں تو مجھے کسنی پڑے گی"۔

"ابّا آپ اماں سے کس طرح بات کر رہے ہیں آپ اتنی

اونچی آواز میں اماں سے بات نہ کریں ہماری ٹیچر کہتی ہیں کہ لڑائی نہیں کرنی چاہیے اور پیار

بانٹنا چاہیے۔

وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ اتنا لاؤڈلی نہیں بولتے

تو آپ کیوں ایسے بول رہے ہیں"۔

اس کا 7 سالہ بڑا بیٹا چہرے پر غصے کے تاثرات لائے

اپنی ماں کی حمایت میں بولا۔

سجاد جو پہلے ہی غصے سے بھرا پڑا تھا اور کمرے

سے باہر جاتے قدم واپس موڑے اور بے حد سرخ

چہرہ لئے پلٹا اور زوردار تھپڑ اس معصوم کے منہ پر

چھڑ دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھپڑ سجاد نے اتنی زور سے مارا کہ وہ معصوم لڑکھڑا کر فرش پہ گرا اور بیچارے کا دانت ٹوٹ گیا۔

"اب یہ ٹڈے بھی میرے آگے بکواس کریں گے تم سب کا

میں اچھے سے علاج کرتا ہوں۔"

سجاد فضولیات بکتا گھر سے باہر نکل گیا۔

زرینہ کی امی سجاد کے گھر سے باہر نکلتے ہی بچوں کے پاس آئیں اور بچے کو اپنی آغوش میں لیا جو

زور و شور سے رو رہا تھا اور ساتھ اس کے دونوں بہن بھائی بھی رو رہے تھے اور زرینہ حیرت کا

بت بنی بیڈ پہ بیٹھی تھی۔

بہن نے جلدی سے روتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کو اٹھایا اور دکھ سے اپنی ماں کی طرف

دیکھنے لگی۔

حسن اور ردوان چپکے سے حمنہ کے کمرے کے قریب آئے

تاکہ اسے منایا جاسکے حمنہ تو حسن سے پہلے ہی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ناراض تھی وجہ یہ تھی کہ کل جب اس کی

نانی شادی کے سلسلے میں ان کے گھر آگئی تھیں تو

حسن نے حمنہ کی ڈھیروں شکایتیں لگائی جس پر

نانی نے کو حمنہ کو خوب جھڑ کا۔

حمنہ حسن سے شدید ناراض ہو گئی اس پر مزید اسے "چشمش" کہنا حمنہ کو زہر لگتا تھا لیکن حسن

باز نہ آتا۔

اسحاق چوہدری حمنہ سے بہت پیار کرتے تھے کیونکہ وہ تھوڑی نازک مزاج تھی اور چھوٹی

چھوٹی باتوں

پر رونے لگ جاتی تھی حسن کے تنگ کرنے پر حمنہ اسے

اسحاق چوہدری کو بتانے کی دھمکی دیتی جس سے

وہ ڈر جاتا مگر اس کے شکایت نہ لگانے پر وہ

پھر سے پرانی حرکتوں پہ آجاتا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حسن نے ردوان کو کمرے سے باہر کھڑے رہنے کا اشارہ کیا اور خود ناک کر کے کمرے میں

داخل ہوا حمنہ جو

موبائل میں مصروف تھی اس نے چونک کر سر اٹھایا

حسن کو کمرے میں دیکھ کر غصے سے موبائل

بیڈ پر پھینکتی اس کی طرف آئی۔

"کدھر منہ اُٹھائے پھر رہے ہو یہ میرا کمرہ ہے نکلو

یہاں سے۔"

"ہم میں میرا تیرا کب سے شروع ہوا جو میرا ہے

وہ تمہارا بھی ہے اور جو تمہارا ہے وہ میرا بھی ہے۔"

حسن شرارت سے کہتے ہوئے اس سے کچھ فاصلے پہ

کھڑا ہوا۔

حمنہ نے سر سے پیر تک اسے عجیب نظروں سے گھورا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اور آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ میرا تیرا

کا سلسلہ شروع ہی کب ہوا تھا۔"

"چھوڑ یہ سب باتیں تم بس ہمیں معاف کر دو۔"

"اس دفعہ تمہیں اور تمہارے اُس دو کوڑی کے چمچے

ردوان کو بالکل بھی معاف نہیں کروں گی اور

اور ابو جان کو تم لوگوں کی شکایت ضرور لگاؤں گی۔"

حمنہ نے اٹل لہجے میں کہا۔

اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ اس دفعہ ان دونوں کو نہیں چھوڑنے والی۔۔۔ اندر کمرے میں موجود حسن اور باہر

کمرے کے دروازے پر کان لگائے ردوان۔۔۔ دونوں کے دل حمنہ کی بات پر سوکھے پتے کی مانند لرزنے لگے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"چشمش مان جاؤنہ "حسن اسے منانے کی سر توڑ کوشش کر رہا تھا پر وہ شاید ابھی اسے معاف کرنے پر آمادہ نہیں تھی۔

"اب تو بالکل معاف نہیں کرنا... مجھے میرے نام سے پکارا کرو... چشمش... چشمش"اس نے منہ بگاڑتے ہوئے "چشمش" کہا۔

"یہ کیا ہوتا ہے چشمش۔۔ میرا اسید ھانام لینے سے زبان ڈرتی ہے تمہاری"

وہ ایک ہاتھ کمر پر اور دوسرا ہاتھ ہوا میں نچاتے ہوئے لڑاکا طیارہ بنی اسے سخت گھوریوں سے نواز رہی تھی۔

"اچھا سوری اب نہیں کہتا مگر یار تم معاف کر دو آئندہ تنگ نہیں کروں گا۔

"ہاا..ہائے میں یار ہوں تمہاری"حمنہ نے مزید غصے سے کہا۔

"اوکے تو میری جان کہہ لوں" حسن نے بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔

"چھی چھی شرم نہیں آتی ایسے چھچھورے الفاظ استعمال کرتے ہوئے۔"

حمنہ اب اسے مزید غصہ دلا رہی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"چلو پھر میری پیاری بیوی بن کہ مجھے میرے سسر جی سے بچالو۔"

"ارے ارے میں کب سے بیوی بن گئی رخصتی میں ابھی دس دن باقی ہیں۔"

حمنہ کے کہنے کی دیر تھی اور حسن کا بہت دیر سے پکتا لاوا باہر آ گیا۔

"اے میرے ابو کی بھتیجی ان کے بیٹے کی "منکوحہ "میرے ابو کے بڑے بھائی "اسحاق چوہدری "کی دوسری اولاد مینوں معاف کر دو... میں تمہیں تنگ کرنے کی سنگین غلطی کر بیٹھا ہوں لیکن آئندہ یہ غلطی نہیں ہو گی۔۔

بس اگر آپ ہماری شیر کے ہاتھوں کھال ادھیڑنے سے بچا

لیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔"

حسن نے ہاتھ جوڑتے ہوئے گہری سنجیدگی سے کہا اور اس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ دونوں حسن کے کمرے میں پریشان بیٹھے تھے کیونکہ انہیں یقین ہو گیا تھا اب وہ نہیں بچیں گے کمرے میں آئے ہوئے ہیں انہیں بمشکل دس منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ حمنہ دروازہ نوک کرتی موبائل ہاتھ میں لیے حسن کے کمرے میں آئی

"ابو جان کا فون ہے وہ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں."

حمنہ نے سنجیدگی سے کہتے ہوئے موبائل حسن کی طرف بڑھایا اور اُس کی اِس بات پر دونوں سکتے میں آ گئے۔

جاری ہے

😍😍اگلی قسط کل ان شاء اللہ

قسط آپ کو کیسی لگی اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

شکریہ

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#قسط_نمبر_08

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

حسن نے ڈرتے ڈرتے حمنہ سے موبائل لیا اور گلا کھنکھارتے بات شروع کی۔

"السلام علیکم تایا جان!"

"وعلیکم السلام۔ کیسے ہو ینگ مین؟"

"الحمدللہ آپ بتائیں؟"

اسحاق چوہدری کا لہجہ تو خوشگوار ہی تھا مگر وہ خوشگوار انداز میں ہی تو دوسرے کی عزت

کو چار چاند لگا دیتے تھے۔

"اللہ کا شکر ہے... اچھا ردوان کدھر ہے؟"

کمرے کے سناٹے میں اسپیکر سے ابھرتی آواز صاف

سنائی دے رہی تھی۔ ان کا عام سے انداز میں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ردوان کے بارے میں استفسار کرنا ردوان کو "زور کا جھٹکا

ہائے زوروں" سے لگا گئی تھی۔

"و..وہ..تو اِدھر...اِدھر نہیں ہے۔"

ردوان زور زور سے سر نہیں... نہیں میں ہلائے اور

ہونٹوں پہ انگلی رکھے اسے چپ رہنے کے اشارے کر رہا تھا۔ "حسن چوہدری اپنے قریب

موجود ردوان سے میری

بات تو کروائیں۔"

اسحاق چوہدری نے سنجیدگی اختیار کرتے ہوئے

اُس سے کہا۔

"السلام علیکم ابو جان!

"وعلیکم السلام پتر جی۔ آج کیا کرتوت انجام دی ہے میرے سپوت نے جو تمہیں مجھ سے بات

نہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کرنے دے رہی؟"

انکی چند سکینڈ پہلے کی سنجید گی پھر سے خوشگواریت میں ڈھل گئی تھی۔

"و..وہ آج میں اور اسامہ پھر سے کالج لیٹ پہنچے تھے

توامی جان نے کہا کہ وہ آپ کو میری شکایت لگائیں

گی تو اسی لیے میں نے حسن کو.."

اس نے بات ادھوری چھوڑ دی اور پریشانی سے دوسرے ہاتھ سے اپنا ماتھا پیٹنے لگا۔

"یہ تو بچے تم دونوں کا تقریباً روز کا ہی کام ہے کوئی نئی بات بتاؤ اور فکر نہ کرو میں واپس آرہا ہوں

پھر جب تگڑی سزائیں ملیں گی مجھ سے تو روز

کلاس میں سب سے پہلے پہنچو گے... خیر فون میں نے

اس لیے کیا تھا کہ تم اور حسن گاڑی لے کر

بسوں کے اڈے پہ پہنچو میں واپس آگیا ہوں کچھ ضروری سامان بھی لینا ہے مجھے جس میں تم

لوگوں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کے مشورے کی ضرورت ہے۔

جلدی پہنچو میں انتظار کر رہا ہوں۔

اللہ حافظ۔"

مزید کوئی بات کیے انہوں نے فون بند کر دیا۔

حسن اور ردوان دونوں نے بیک وقت حمنہ کی طرف

حیرت سے دیکھا۔

جو تب سے بیڈ کی پائنتی پر بیٹھی خاموشی سے ان کی ساری باتیں سن رہی تھی۔وہ آہستہ سے چل

کر ان

کے قریب آئی اور اپنا موبائل لینے کی غرض سے ردوان کے آگے اپنا ہاتھ کیا۔

"ہائے میری حمنہ ،میری جان ،میرا جہان

تیری خوشی کی خاطر میرا سب کچھ قربان

(از حرا شاکر)

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ردوان نے بجائے موبائل واپس کرنے کے اسے زور سے گلے لگالیا اور بے ڈھنگا سا شعر پڑھ کر سنایا۔

جس پر حمنہ کا قہقہہ بے اختیار تھا۔

"بس بس.. تمہارے پاس ابھی اپنا ہے ہی کیا جو

مجھ پر قربان کرو گے۔ رہنے دو یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔"

آخر میں وہ طنز کرتی واپسی کے لئے پلٹی۔

"سنیے"

حسن نے اُسے پیچھے سے آواز دی۔

"جی فرمایئے"

اس نے بنا پلٹے جواب دیا۔

"آج کیلئے بہت شکریہ مسسز حسن۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"نونیڈ مسٹر حسن۔" وہ یہ کہتے ہوئے باہر آگئی اور اس کے نئے طرز تخاطب پر کھلے دل سے مسکرا دی۔

مسقط میں شام کے پانچ بج رہے تھے زاہد ملک اور ہارون ملک کی فیملی جہاز میں بیٹھی فلائٹ کے اڑنے کا انتظار کر رہی تھی۔

ان سب نے جہاز میں seats ساتھ ہی رکھوائی تھیں سوائے ذوالنون کے وہ جانتے تھے اسے فلحال اکیلا ہی چھوڑ دیا جائے۔

05:30 جہاز نے اڑان بھری۔ مسقط سے لاہور تک دو گھنٹے کا سفر تھا۔ پاکستان کے وقت کے مطابق ان کی

فلائٹ ساڑھے آٹھ لینڈ کرنی تھی کیونکہ مسقط کا

وقت پاکستان سے ایک گھنٹہ پیچھے تھا۔

ذوالنون خاموشی سے آنکھیں موندے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھا تھا اور اپنی اور مناہل بیگم کی کل کی ہونے والی باتیں سوچ رہا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مما آپ ایسے کک.. کیوں کہہ رہی ہیں آپ روئیں نہ۔

مم.. میں مانوں گاناں آپ کی بات۔ مگر مجھے چھوڑ کر جانے والی باتیں نہیں کریں گی۔"

وہ بچوں کی طرح روتے ہوئے ان کے قدموں میں بیٹھ گیا"لیکن مما وہاں "نینی" بھی تو ہو گی

ناں"

مناہل بیگم نے روتے ہوئے اس کا سر اپنی گود میں رکھا۔

دروازے پر کھٹکا ہونے پر قندیل سر پر چادر لئے دروازہ کھولنے گئی۔

"السلام علیکم! بیٹا کیا یہ سجاد جٹ کا گھر ہے؟"

"وعلیکم السلام جج جی انکل میرے ابو کا نام سجاد جٹ

ہی ہے."

قندیل نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"بیٹا آپ کے ابو کا بی پی شوٹ کر گیا تھا جس کی وجہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سے وہ بے ہوش ہو گئے تو میں نے ایمبولینس بلا کر

انہیں اپنے بیٹے کیساتھ ہسپتال بھیج دیا ہے۔

میں ان کے سٹور کے قریب ہی اپنے بیٹے کیساتھ

کام کرتا ہوں۔ گھر کے افراد میں سے جو بھی ہسپتال جانا چاہتا ہے وہ میرے ساتھ آ جائے۔"

"اماں"

"اماں"

اس آدمی کے چپ ہوتے ہی قندیل روتے ہوئے زور زور سے

زرینہ بیگم کو آوازیں دینے لگی جو اوپر چھت پر

کومل کے پاس بیٹھی تھیں۔

______________جاری ہے______________________

#ریزہ_میری_ذات 😍😍 اگلی قسط کل ان شاء اللہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_09

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

"اور کوئی نئی تازی۔"

انہیں بات کرتے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا اور اِن

تیس منٹ میں دانی نے کوئی تین سو

دفعہ یہ سوال کر لیا تھا۔

"دانی میری جان اگر تمہیں نیند آ رہی ہے

تو سو جاؤ نہ۔"

میں کہاں سے اتنی نئی تازیاں سناؤں آج صبح ہی تو یونی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں ملے ہیں۔"

"ہاں چلو پھر بات ہوتی ہے۔"

حسبِ معمول دانین آج خاموش تھی۔

"دانی"

وہ جو کال بند کرنے لگی تھی اس کی آواز سن کر دوبارہ موبائل کان پر لگایا۔

"پریشان نہ ہو اور بالکل ریلکس ہو جاؤ۔"

اباسہ نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

"فکر نہ کرو میری جان میں ریلکس ہوں۔ بس ایسا محسوس ہو رہا کہ جیسے ہی وہ سب میرے سامنے آئیں گے

پھر سے وہ سب یاد آجائے گا۔ اللہ سے کوئی شکوہ نہیں

یہ سب قسمت کے کھیل ہیں۔

بہت صبر کیا ہے پر ایسا محسوس ہو رہا کہ صبر کا دامن

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہاتھوں سے پھر چھوٹ رہا۔

دعا کرنا میرے لیے اور ہاں صبح میں نے یونی سے چھٹی کرنی ہے۔"

دانین نے ہنستے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی۔

"ہاں چلو ٹھیک ہے پھر میں بھی کر لوں گی تمہارے بغیر میرا کہاں دل لگے گا اچھا مجھے بہت
بھوک لگی

میں کھانا کھالوں پھر بات ہوتی ہے۔

اللہ حافظ۔"

اباسہ نے مسکراتے ہوئے فون بند کیا اور فون بند کرتے ہی وہ خود بھی ہلکی آواز میں رونے لگی۔

اپنی جان سے پیاری دوست کی باتیں اس کا دل چیر رہی تھیں۔ وہ اسکی ایسی دردناک باتیں سننے
کی

ہمت نہیں کر پا رہی تھیں مگر دانی تو اس سے ہزار گنا زیادہ اذیت میں مبتلا تھی۔

اس نے گہرے دکھ سے سوچا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"یااللہ"

وہ اللہ کو پکارتی بیڈ پہ ڈھیر ہو گئی۔

"آج تو میں یونی سے چھٹی کرنے والی ہوں۔مانو بھابو

کوئی نئی ریسپی ٹرائے کریں گے۔"

اباسہ نے ساتھ بیٹھی حمنہ سے کہا۔ آج کافی ٹائم بعد سب

اکٹھے ہوئے تھے اور ناشتہ کر رہے تھے۔

اباسہ کی بات کا حمنہ نے کوئی جواب نہ دیا اور ایک نظر اسے دیکھنے کے بعد پھر ناشتہ کرنے میں

مصروف

ہو گئی۔

"اباسہ بیٹے آپکو ناشتے کی میز پر بیٹھنے کے آداب بھول

گئے ہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسحاق چوہدری کی سخت آواز نے اباسہ کو ڈرا دیا

تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی

علی چوہدری کی بات نے اس کے خوشگوار موڈ کا ستیاناس

کر دیا۔

"اور کوئی بھی گھر نہیں بیٹھے گا اپنے کالج اور یونیورسٹی جائے گا۔"

اباسہ نے بے حد برے ہوتے دل سے پانی کا گلاس اُٹھایا سامنے نظر پڑی تو وہ چاروں اُسکی حالت

کی وجہ

سے اپنی ہنسی دبا رہے تھے۔

زیادہ دکھ اُسے اس بات کا ہوا تھا کہ اس کا بھائی اُسامہ

بھی اس پہ ہوئے ظلم کیوجہ سے ہنس رہا تھا۔

________________جاری ہے________________

اس سے زیادہ نہیں لکھ پائی کیونکہ میں ناول کی وجہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

😑😑سے دکھی ہوں

#ریزہ_میری_ذات🙂اگلی کل ان شاء اللہ

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_10

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

ابا سہ بے حد برے موڈ کے ساتھ کلاس میں داخل ہوئی اور دھپ سے دوسری قطار میں بیٹھ گئی۔

دانین آج چھٹی پر تھی تو سب سے آخر میں بیٹھنے کا کیا فائدہ۔ ابا سہ کے گھر میں چھٹی کرنا کبیرہ گناہ سمجھا جاتا تھا لیکن اگر کبھی دانین چھٹی کر لیتی سو ابا سہ پہلی یا دوسری قطار میں بیٹھ کر ٹیچر سے جی بھر کے سوال پوچھتی تھی۔

ابھی اسے بیٹھے پانچ منٹ ہی گزرے تھے کہ قندیل

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کلاس میں داخل ہوئی اس نے جلدی سے

پچھلی ٹانگیں سمیٹیں اور سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"السلام علیکم"

قندیل نے مسکراتے ہوئے سلام میں پہل کیا اور

اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی

"وعلیکم السلام!

ماشاللہ جلدی آگئی۔"

اباسہ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا.

"ہاں بس ویسے ہی"

قندیل نے پھیکے انداز میں جواب دیا

"ضرور تمہارے بدتمیز بھائی نے تمہیں جلدی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چھوڑ دیا اور تم آٹھ بجے کالج ہو"

اس نے پھر ہنستے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔

"نہیں مجھے بھائی تو چھوڑ کے نہیں جاتے میں تو..."

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی اباسہ

درمیان میں بول پڑی.

"اچھا پھر ابو جان کے ساتھ آتی"؟

اس بات پر قندیل خاموش ہو گئی۔

"پر یار ابو جان تو لیٹ نہیں کرتے۔"

اباسہ نے اپنی بات جاری رکھی بغیر قندیل کی

حالت دیکھے۔

"میں خود ہی رکشہ پر آتی ہوں کبھی رکشہ جلدی مل

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جاتا ہے کبھی لیٹ اس وجہ سے میں

اکثر یونی وقت پر نہیں پہنچتی۔"

قندیل نے آہستگی سے جواب دیا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے بندہ مزے سے آتا ہے رکشہ میں.. میرے

ابو جان تو ہمیں رکشہ میں بیٹھنے ہی نہیں دیتے۔"

اباسہ نے برا سا منہ بناتے بات پوری کی۔

"اچھا آپ کتنے بہن بھائی ہو؟"

قندیل نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کیا ہوتا" تم "بولو مجھے اور ہم تین لوگ ہیں سب سے بڑے حسن بھائی، پھر اسامہ

بھائی اور چھوٹی میں۔ حسن بھائی آرمی میں اور ان کا میری کزن ساتھ

نکاح ہو چکا... نو دن بعد ان کی شادی ہے۔"

اباسہ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اور تم بتاؤ"

ہم دو بہنیں اور ایک بھائی سب سے بڑی میں پھر

میرے دو جڑواں بھائی دانیال اور آفان پھر ملی مطلب کومل گڑیا اور ۱۰ سال کا سب سے چھوٹو

ارحم ہے۔"

قندیل نے بھی ہلکی سی مسکان

کیساتھ بتایا۔

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_11

(میری اجازت کے بغیر کاپی پیسٹ نہ کریں)

"ارے واہ تم لوگوں کی تو ماشاء اللہ سے پھر کافی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بڑی فیملی ہو گی ناں-"

اباسہ نے پھر اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا-

"اچھا بوٹنی کے پریکٹیکلز کے کونسے ٹاپک ہیں مجھے ڈیٹیل میں بتا دیں-"

قندیل نے بات بدلتے ہوئے کہا پھر تھوڑی دیر میں سر اشفاق بھی کلاس میں آ گئے تھے-

---

وہ فجر کے وقت سے اٹھی ہوئی تھی۔رات بھی نیند

اچھے سے نہیں آئی اور اب بھی وہ کروٹیں

بدل بدل کر تھک گئی۔

بالآخر ساڑھے نو اس نے بستر چھوڑ ہی دیا۔

پیچ کلر کا پرنٹڈ سوٹ پہنے، بکھرے بال، کندھوں پر سکن شال اوڑھے وہ آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔

"میری کوئی غلطی نہیں تھی یہ سب ایسے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہونا طے تھا۔ پر ذدیعہ میں بنی۔

مجھے بس اب ان سب سے ملنے کے لیے صبر سے کام لینا پڑے گا اور صبر تو ہوتا ہی وہ ہے جو ہم

خود کرتے ورنہ وقت تو کبھی نہ کبھی کسی

نہ کسی مقام پر صبر دے ہی دیتا ہے۔"

ایک آنسو ٹوٹ کر اس کی آنکھ سے بہا جسے

اس نے اذیت سے فوراً ہاتھ کی پشت سے رگڑ دیا۔

حلیہ درست کر کے وہ نیچے کیچن میں آئی

جہاں صالحہ بیگم سب کے ناشتے کا اہتمام کر رہی تھیں اور تابندہ ساتھ مدد کروا رہی تھی۔

"السلام علیکم!"

اس نے ہولے سے کہا۔

وہ دونوں متوجہ ہوئیں اور اس کے سلام کا جواب دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"دانی ناشتہ بالکل تیار ہے بس یہ دو تین پراٹھے رہ گئے بنانے والے تم یہ سارے برتن اور کھانا

زینی اور شہیر کے ساتھ مل کر ڈائننگ ٹیبل پر سجاؤ

اور ہاں بابا جانی فیصل آباد پہنچ گئے ہیں۔

دس پندرہ منٹ تک گھر پہنچ جائیں گے.. مما آپ سب کو لاؤنج میں بلالائیں دانی بھی اُدھر ہی

مل لے گی۔"

تابندہ پھرتی سے پراٹھے بناتے ساتھ ساتھ ہدایات

دینے میں مصروف تھی۔

"اور ہاں سچ وہ..."

اس سے پہلے کہ تابندہ کوئی اور حکم نامہ جاری کرتی دانین نے اسے ٹوک دیا۔

"اوہ بس بس آپی اتنی سیانی نہ بنو۔ حکم تو

ایسے چلائے جا رہی ہو جیسے سارا کھانا

ہی آپ نے بنایا۔میری بنائی چیزوں کو فرائی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیا جارہا، انہی کو گرم کیا جارہا اور میرے ہی ہاتھوں

سے بنا قیمے کا مکسچر پراٹھوں میں

استعمال ہو رہا ہے۔"

دانین نے جلتے ہوئے تابندہ کو بتایا۔

"مما دیکھ لیں آپ خود۔ آپ کی یہ اولاد سب سے

زیادہ تنگ کرنے والی ہے۔ "

تابندہ نے مصنوعی غصے سے اسے کہا ورنہ وہ

خوش تھی کہ دانین کا موڈ اچھا ہے۔

"ہاں جی اور آپ تو مجھ سے دو سال بڑی ہیں تو

دو ہاتھ آگے ہوں گی۔ "

دانین شرارت سے کہتے برتن اٹھائے باہر کی جانب لپکی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اور ہاں یہ نہ بھولیں آپکو آملیٹ بنانا میں نے

ہی سکھایا تھا اپنے استاد کی عزت

کرنا سیکھیں۔"

یہ کہتے ہی وہ صالحہ بیگم کو ساتھ لیے دروازے سے غائب ہو گئی۔

"بدتمیز"

تابندہ ہنستے ہوئے آخری پراٹھا بیلنے لگی۔

دانین نے زینی اور شہیر کے ساتھ مل کر ساری چیزیں رکھوائیں۔عباس ملک بھی پہنچ گئے تھے

۔

سب بہت خوش تھے مناہل بیگم اور صالحہ بیگم کے آنسو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے جسکی

وجہ سے باقی سب کی آنکھیں بھی نم تھیں۔

دانین آگے بڑھ کر عباس ملک سے ملی اور ہارون چاچو،

ان کے بچوں اور چچی سے بھی ملی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جب باری زاہد ملک اور مناہل بیگم سے ملنے کی آئی تو اس نے بہت کٹھن مرحلے سے گزرتے ہوئے آنسو ضبط کئے

اور زبردستی مسکراتے ہوئے اپنے "ماموں"

کے گلے لگ گئی۔

ان کی خوشبو کو اس نے بے تحاشا مس کیا تھا۔

"کیسا ہے میرا پیارا بچہ"

زاہد ملک نے پیار سے اسے تھپکتے ہوئے اپنے سامنے کیا

جواب مناہل بیگم کو دیکھ رہی تھی بنا ان کے سوال کا جواب دیے وہ اپنی "پھوپھو" کے گلے لگ گئی۔

بہت سکون ملا تھا ان کے گلے لگ کر.. کتنا تڑپا تھے

سبب اپنے خونی رشتوں سے ملنے کیلئے۔

"پھوپھو مت روئیں ناں اور ماموں آپکا بچہ اب بالکل

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ٹھیک ہے کیونکہ آپ یہاں موجود ہو۔

اب میں آپ لوگوں کو کہیں نہیں جانے دوں گی۔"

دانین نے ضدی لہجے میں بتایا۔

"ارے دانی بیٹے تم ہمیں روز کچھ نہ کچھ بنا کے کھلاتی

رہو ناں تو پھر ہم یہیں ڈیرہ لگا لیں گے۔"

ہارون ملک کے کہنے پر سب ہنس دیے۔

دانین ان کی بات پر کھل کے مسکرائی۔

اچانک اس کی نظر ذوالنون پر پڑی جو ایک طرف

خاموشی سے کھڑا اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

"ارے یہ تو "لمبا گو..."

دانی کی آواز پر سب خاموش ہو گئے اور دانی کی زبان

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کو خود بریک لگ گیا-ماحول میں ایک دفعہ پھر

سناٹا چھا گیا تھا جسے ذونی کی آواز

نے توڑا تھا-

" چلیں بھئی ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا تب کریں گے کیا- "

ذوالنون ہولے سے کہتے صالحہ بیگم کی طرف آیا

اور پیار سے ان کے گرد بازو پھیلائے-

سب مسکرا دیئے مگر اب کی ہنسی اور پہلے کی ہنسی

میں فرق تھا-

قندیل یونی سے گھر پہنچی تو اماں کے بتانے پر پتا چلا

کہ ابو سو رہے ہیں- سجاد کی طبیعت خراب ہونے پر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تینوں بھائیوں کو انکی اکیڈمیز سے

چھٹی کروائی۔

دانیال کو اپنے ساتھ لیا اور اُس آدمی کی گاڑی میں

بیٹھ کر ہسپتال چلی گئی۔

ارحم اور آفان کو گھر بھیج دیا کیونکہ قندیل اور کومل

گھر پر اکیلی تھیں۔

اماں گڑیا کی طبیعت کیسی ہے۔ "

قندیل نے بیگ لاؤنج میں رکھا اور ہلکی آواز میں کومل کے بارے میں استفسار کیا۔

" تھوڑا بہت فرق ہے زیادہ نہیں.... بخار منحوس مارا

پھر سے چڑھ گیا ہے۔

کیا کروں قندیل کہیں سکون نہیں ملتا دو سال ہو گئے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہیں کومل کو بیمار ہوئے اتنے ڈاکٹروں سے

علاج کروا چکے پر بجائے ٹھیک ہونے کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ کمزور ہوتی جارہی اور خدانخواستہ

کل کلاں

کو اگر تمہارے ابو، انہیں کچھ ہو گیا تو

ہم کدھر جائیں گے۔ "

زرینہ بیگم نے اپنی سسکیاں دباتے قندیل کا ہاتھ تھامے

کہا۔قندیل نے آنکھوں میں آنسو لیے زرینہ کو

گلے لگایا اور ان کی پیٹھ تھپکنے لگی۔

شادی کے دن نزدیک آرہے تھے تو بھائیوں پر ذمہ داری

بڑھ گئی تھی اس لیے آج حیدر گھر پر ہی تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حیدر اور رِدوان دونوں صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔جب حیدر کی نظر اندر آتی اباسہ پر پڑی۔

ردوان نے بھی اسی سمت دیکھا۔

"لو بھئ آگئ فساد کی جڑ"

حیدر نے ردوان کے کان میں پھونک ماری۔اباسہ کو حمنہ سے کام تھا اس سلسلے میں وہ ادھر آئی تھی۔

قریب بیٹھی حمنہ نے اس بات پر چونک کر سر اٹھایا۔

حیدر اور ردوان کو گھر پر دیکھ کر اباسہ نے بیزار سی شکل بنائی اور حمنہ کے قریب آئی۔

السلام علیکم کیسی ہیں آپ؟

اباسہ نے میٹھے لہجے میں کہا۔

وعلیکم السلام میں ٹھیک تم بتاؤ؟؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"حمنہ باجی آپ کے سامنے ہٹی کٹی

تو کھڑی ہے اسے کچھ نہیں ہوتا یہ دوسروں کا خون چوس کر انہیں زندہ لاش بنا دیتی اور خود چنگی بھلی پھرتی ہے۔"

ردوان نے اباسہ کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس پر طنز کیا۔

"مانو بھابو یہ ملک کے مشہور مستری اور پاکستانی عوام کے قاتل آج اکٹھے بیٹھے ہیں.. خیریت؟؟"

حمنہ کا اباسہ کی بات پر قہقہہ بلند ہوا۔

حیدر ایک انجنئیر تھا اسی وجہ سے اباسہ اسے مستری کہتی تھی۔

"ردوان قاتل کیسے ہو گیا بھئی۔"

حمنہ نے ہنسی روکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے یہ دو نمبری سرجن کے ہاتھوں ہماری بیمار عوام

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیسے بچ سکتی ہے جسے ابھی تک یہ نہیں پتا کہ تھرمامیٹر سے بخار کیسے چیک کیا جاتا ہے۔"

اباسہ نے بھی حساب برابر کیا۔

"اوہ ہیلو کزن صاحبہ اب چیک کرنے آتا ہے اسے اور میرے

بھائی کے بارے میں کوئی فضول بات نہیں کرنی۔"

حیدر نے زرا غصیلہ لہجہ اپنایا جبکہ ردوان ہونٹوں کو باہر

نکال کر معصوم بنے نقلی آنسو صاف کرنے لگا۔

"اچھا... تمہارے بھائی کو تو فضول بولنے کا قانونی حق ملا ہوا ہے ناں۔"

میرے بھائی نے ایسا بھی کیا کہہ دیا جو تم اس طرح

سے ری ایکٹ کر رہی۔ سچ ہی تو کہہ رہا ہے وہ۔"

حیدر نے ردوان کو گلے لگاتے کہا جو ابھی بھی معصوم

بننے کی ایکٹنگ کر رہا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"توجو میں نے تمہارے چہیتے کے بارے میں کہا وہ بھی بالکل سچ ہے اور اگر اتنا ہی سچا ہے ناں

تمہارا بھائی تو اس کا نام "سچ بولنے والی مشین "ہی رکھ لو۔"

"تم کیا ہر وقت جنگلیوں کی طرح لڑنے لگ جاتی ہو"

ردوان نے حیدر سے

لڑتی اباسہ سے کہا-

"مسٹر سڑیل میرے نام کا مطلب شیرنی ہے

اور شیرنیوں کے کام سے تو

تم واقف ہو اب میں جنگلیوں کی طرح

لڑوں بھی نا لڑنا تو میری

خوبی ہے"

وہ کہاں کسی کو چھوڑتی تھی۔

اس کی بات پر حیدر اور ردوان نے ایک دوسرے کی طرف

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دیکھا اور زور زور سے پاگلوں کی طرح ہنسنے لگے

"تم شیرنی..."

ردوان اتنا کہہ کر پھر ہنسنے لگ گیا۔

میں نا کہتا تھا یہ ہماری نسل کی ہے ہی نہیں.. یہ تو

شیرنی ہے۔"

حیدر نے بھی ہنسنے کے درمیان اسے چھیڑا تھا۔

"بھائی یار یہ مجھے تو کہیں سے بھی شیرنی نہی لگتی

یہ وہ پنجابی میں کہتے ناں "کھوتی" وہ لگتی مجھے

اور کھوتی بھی عام نہیں خالص "جنگلی کھوتی"۔

حیدر اور ردوان ہنس رہے تھے۔ بجائے انہیں ٹوکنے کے

حمنہ خاموشی سے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لائیو شو دیکھ رہی تھی جو کسی ملک کے تھیٹر

نے بھی کبھی نہیں دیکھایا ہو گا۔

____________________ جاری

ہے ______________ #ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_12

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

حیدر اور ردوان کو ہنستے دیکھ ابا سہ کا غصے سے برا حال ہو گیا۔

شدید غصے سے اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"مانو بھابو چلیں آپکے کمرے میں چلتے ہیں ایسے بدلحاظ

لوگوں کے پاس بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حمنہ سر ہلاتے چارپائی سے اٹھ گئی۔

ابا سہ نے اندر داخل ہوتے اسحاق اور علی چوہدری کو دیکھا تو فورا" چارپائی پر بیٹھ کر رونے لگی۔

حیدر اور ردوان اسکی حرکت پر بھونچکا گئے۔حمنہ بھی عش عش کر اٹھی مگر ابھی

تو موقع ملا تھا ردوان سے بدلہ لینے کا اس لیے وہ بھی

اپنی پیاری سی "نند" کا ساتھ دینا چاہتی تھی

تا کہ ان لڑکوں کو بھی لڑکیوں کی طاقت کا پتا چلے۔

"ابا سہ میری جان چپ کر جاؤ اور کتنے قیمتی

آنسو بہاؤ گی۔ تم جانتی ہو ناں میں تمہیں اس طرح

روتے نہیں دیکھ سکتی۔"

دونوں لڑکیوں کی پشت ان کی طرف تھی۔

"کیا ہوا ہے ابا سہ کو؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسحاق چوہدری اور علی دونوں وہاں پہنچ گئے۔

"تایا ابو"

ابا سہ روتے ہوئے اسحاق صاحب کے پاس آئی۔اسحاق چوہدری نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

"کیا شرارت کی ہے تم دونوں نے اس کے ساتھ ؟"

اب کی بار علی چوہدری نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"چاچو یہ خود اب میس... آں ہاں میرا مطلب کہ

مس ابا سہ اب خود معصوم بن رہی ہم شریفوں کو پھنسا کے۔"

جہاں لوگوں کی معصومیت ختم ہوتی

تھی وہاں

سے ردوان کی دو نمبر معصومیت شروع ہوتی تھی۔اب بھی اس نے کمال اداکاری دکھاتے اپنی

معصومیت

کے جلوے دکھانے چاہے مگر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

صد افسوس!

سامنے "ابو جان" تھے۔

"تایا ابو ان دونوں نے مجھے "جنگلی کھوتی" کہا ہے۔"

اباسہ پھر سے رونے کا ڈرامہ کرنے لگی۔

"کیا یہ سچ بول رہی ہے؟"

"میں نے کہا تھا نا فساد کی جڑ ہے اب دیکھنا کیسے ہماری مٹی پلیت ہوتی"

حیدر نے سر نیچے جھکائے دکھی ہوتے ہوئے

ردوان سے کہا۔

"ابو یہ بھی تو ہمیں..."

"ہاں یا ناں"

انہوں نے بات پوری ہی نہیں ہونے دی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ابو جان یہ ردوان نے کہا تھا میں نے نہیں"

حیدر نے اپنی جان بچائی پیار ایک طرف پر ابو کی مار

ہر چیز پہ بھاری تھی۔

"ابو جان بھائی نے پہلے اور اب بھی اسے "فساد کی جڑ"

بولا تھا انہیں بھی پکڑیں۔"

ردوان نے بھی غدار ہونے کا ثبوت دے دیا۔

"دونوں کو پکڑتا ہوں میرے کمرے میں پہنچو۔"

"ابو جان دیکھیں ردوان نے کیسا منہ بنایا ہوا ہے۔"

دونوں منہ کے زاویے بگاڑتے جا رہے تھے جب حمنہ نے

بھی بڑی بہن ہونے کا فریضہ انجام دیا۔

کچھ بھی سنے بغیر دونوں تیزی سے کمرے کی طرف بھاگے اس ڈر سے کہ جو تھوڑی عزت رہ گئی تھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس کا بھی کچومر نہ بن جائے۔

"ابا سہ تمہاری سزا ہے کہ تمہیں پورا ہفتہ مریضوں والا

کھانا دیا جائے گا۔ اگر لڑکوں کے سامنے ڈانٹ نہیں

پڑتی تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تمہیں سزا

نہیں ملے گی۔

تمہیں اچھے سے جانتا ہوں میں۔"

علی چوہدری نے اب ابا سہ کو جھڑکا۔

"اور حمنہ بچے آپکی ایکٹنگ کمال تھی اسی خوشی

میں آپکو کھانے میں ابا سہ کا ساتھ دینا ہو گا۔"

اسحاق چوہدری نے مسکراتے ہوئے دونوں کے سروں پہ

چپت لگائی اور علی چوہدری سے باتیں کرتے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اپنے کمرے کی طرف بڑھے۔ پیچھے وہ منہ لٹکائے حمنہ

کے کمرے کی طرف بڑھیں۔

ذوالنون رات کے کھانے کے بعد باہر سڑک پہ شہیر کے ساتھ چہل قدمی کر رہا تھا اور ساتھ

باتوں میں مشغول تھا۔

"بھائی آپ کیوں نہیں آئے اتنے سال۔ آپکو معلوم ہے ہم

سب نے آپکو کتنا یاد کیا۔

"کیا آپکو اپنے ملک سے محبت نہیں ہے؟

یہ تو آپکا اپنا ملک، آپکی اپنی زمین ہے۔

پھر کیوں پرائے ملک جا کر رہنا اور زندگی کے

پندرہ سال آپ نے ادھر گزارے کیا وہ حسین لمحات یاد نہیں آتے؟؟

شہیر کی بات پر اس نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اپنے ملک، اپنی زمین سے کسے محبت نہیں

ہوتی یار۔

پاکستان کا نام لیتا ہوں تو دل میں محبت

کی پھوار پھوٹتی اور سوچتا کہ میری قومیت ایسے ملک سے ہے جسے سب دشمن ملک تباہ کرنے پر

ہیں مگر

آج بھی کوئی اس ملک کی بنیادیں نہیں ہلا سکا۔

کیونکہ اس ملک کی بقا کیلیئے بہت سے عظیم لوگوں نے قربانیاں دی ہیں اور بہت سے اپنی جان

کے نذرانے

پیش کر کے "شہادت" کا رتبہ حاصل کرتے اور یہ

سلسلہ ازل تک چلتا رہے گا۔

مجھے تو یہاں کے لوگوں سے وحشت ہوتی ہے میں اس عظیم ملک میں موجود انسان جنہیں

انسان

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کہنا" انسانیت "

کی توہین ہے ان سے محبت نہیں کرتا

کہتے ہیں ہر کوئی انسان ایک جیسا نہیں ہوتا پر

ہمیں کب ملیں گے ایسے لوگ جو سچے اور منافق نہ ہوں

تمہیں آج ایک بات بتاؤں مجھے میرے ملک

پاکستان کے لوگوں سے خوف محسوس ہوتا ہے

اتنا کہ میں اپنی زندگی کے بائیس سالوں میں بھی وہ نکال نہیں پایا۔"

ذوالنون خاموش ہوا تو ہر طرف خاموشی چھاگئی ایسی خاموشی جو دلوں کو چیر دے۔

جاری ________________________

ہے ________________________ #ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_13

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

مہتاب ولا میں آج عید کا سماں تھا۔ سات سال بعد پورا خاندان اکٹھا ہوا تھا۔

"اوئے دانی کچھ حیا ہے کہ نہیں تمہاری خالہ جانی

آئی ہیں اور تم ہو کہ کچھ کھانے پینے کا

پوچھنے کی بجائے اپنے چاچو اور ماموں کے گھٹنے

کے ساتھ لگ کر بیٹھی ہو۔"

امرحہ نے دانین کو گھورتے ہوئے کہا۔

"خالہ جانی آپ کا پیٹ ہے یا کنواں... اور آپ تو آئے دن

ادھر چلتی پھرتی نظر آتی ہیں خود بنائیں اور کھائیں

ساتھ ہم غریبوں کو بھی کھلائیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہلکا آسمانی کرتا، ساتھ بلیک ٹراؤزر پہنے سر پہ

آسمانی ہی سکارف لپیٹے دانین ہارون اور زاہد ملک کے درمیان صوفے پر بیٹھی تھی۔

" دیکھ لیں زاہد بھائی آپکی یہ بھانجی کتنی بے

مروت ہے

ذرا جو میری شان میں دو لفظ عزت کے

بول دے۔"

انہوں نے جلتے ہوئے کہا۔

" اسکی بات بھی تو سو فیصد درست ہے کہ آئے دن

تو تم " مہتاب ولا "

گھسی رہتی ہو اب جو بندی روز ہی کسی کے

گھر آئے جائے وہ مہمان تھوڑی نا ہوتی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہارون ملک نے انہیں چھیڑنا ضروری سمجھا ان کے سارے بہن بھائیوں اور کزنز میں سب سے چھوٹی "امرحہ" ہی تھی۔

"ہارون بھائی تسی تے چپ ہی رہو (ہارون بھائی آپ تو چپ ہی رہیں)

آپ لوگوں نے تو گھسنا نہیں پھر میں بھی نہ آؤں... سلمان ولا اور مہتاب ولا کی رونقیں میرے دم سے ہی

تو ہیں۔"

امرحہ نے اتراتے ہوئے کہا۔

"واہ واہ پھوپھو جانی کیا لطیفہ سنایا ہے آپ نے۔

ایسے دو تین اور سنائیں ناں۔"

ریاض ملک کی بڑی بیٹی "آصفہ" نے بھی اپنا حصہ ڈالا۔

"میں زبیدہ خالہ کے پاس جا رہی ہوں تم "ٹڈیوں"

کو تو بعد میں پوچھتی ہوں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

یہ کہتے وہ صوفے سے اٹھ کر چلی گئیں۔ پیچھے سب ہنس دیئے تھے۔

سب ہی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ کوئی دکھی بات یاد آجاتی تو سب کی آنکھیں نم ہو جاتی تبھی کوئی

ایک آدھ چٹکلا چھوڑتا تو موڈ پھر سے خوشگوار

ہو جاتا۔

اسی طرح ہنسی مزاح کرتے کھانا کھایا گیا اور سب کیلیۓ لائے گئے تحائف بانٹے گئے۔

اس سب کے دوران ذوالنون

بالکل خاموش تھا اسے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی

اس ماحول سے.. کچھ بھی تو اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

وہ تیزی سے اٹھا اور جس کمرے میں ٹھہرا تھا اسکی طرف رخ کیا۔

زاہد ملک اور ہارون ملک گھر سے باہر نکلے ہوئے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مناہل بیگم نے ذونی کو جاتے دیکھا تو خاموشی سے وہ

بھی اس کے پیچھے ہی چلی گئیں۔

سفید رنگ کے شلوار قمیض میں الجھے بالوں اور بکھری حالت میں وہ بیڈ پہ آڑھا ترشا لیٹا ہوا تھا۔

"ذونی"

ماں کی پکار پر وہ جھٹ سے سیدھا ہوا جو دروازے

پر ہاتھ رکھے کھڑی تھیں۔

"مما آئیں باہر کیوں کھڑی ہیں۔"

"بیٹا تم وہاں سب کے درمیان سے اٹھ کر آ گئے۔

کیا بات ہے کوئی پریشانی ہے؟

مناہل بیگم نے افسردہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

ذوالنون نے ماں کا چہرہ دیکھا جس پر اس وقت

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اپنی اولاد کیلئے پریشانی صاف دیکھی

جا سکتی تھی۔

"نہیں تو مما بس ایسے ہی لیٹنے کا دل کر رہا تھا تو

میں کمرے میں آگیا۔"

"ذونی ملنے نہیں جانا اسے؟"

مناہل بیگم کے اچانک کیے گئے سوال نے اسے

چونکا دیا تھا۔

"نہیں بالکل نہیں... مجھے نہیں ملنا اس سے... وہ بہت

بری ہے میں نہیں جاؤں گا کہیں بھی۔"

"سات سال سے نہیں ملے اسے ذونی میری خاطر

اس سے مل آؤ اور بتانا کہ تمہارے بغیر واقعی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زندگی بے رونق

ہے۔"

انہوں نے آنکھوں میں نمی لیے دونوں ہاتھوں سے اس کا

چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"مجھے یہاں رہنا ہی نہیں ہے...مجھے یہاں سے

جانا ہے... مماوہ بہت تنگ کرتی مجھے..ووو..وہ مجھے آوازیں دیتی

ہے مجھے ان آوازوں سے بہت خوف آتا۔

مجھے یہاں نیند نہیں آتی اوو..اور وہ روتی بھی ہے..

چچ..

چیخیں بھی مارتی ہے۔

"مم مما میں نہیں رہ سکتا یہاں... مم

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں کیا کروں.. آپکو دکھی بھی نہیں کر سکتا ناں؟

آآ.. آپ پلیز کہیں دور لے جائیں مجھے۔

یہاں "نینی" ہے میری "نینی" وو..وہ

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ وہ مجھے بلا رہی ہے۔"

ذوالنون ملک کی حالت آج پھر سات سال پہلے والی تھی جب اسکی "نینی" اس سے بچھڑی تھی۔

مناہل بیگم خود اپنا ضبط کھو بیٹھی تھیں۔

دوسری طرف زاہد ملک قبرستان میں داخل ہوئے

ہاتھوں میں پھولوں کا شاپر پکڑے وہ ایک قبر کے سامنے رکے جسکے کتبے پر لکھے نام کو انہوں نے والہانہ

انداز میں چھوا۔

"زرنین ملک"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نام کو سرگوشی کے انداز میں ادا کرتے وہ نیچے

بیٹھتے چلے گئے۔

"میری پیاری سہیلی"

آنسو تواتر انکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے اور وہ ہلکی آواز میں قبر پر ہاتھ پھیرے زمین کے اندر

ابدی نیند سوئے

وجود سے باتیں کرنے لگے۔

مہتاب ملک کے چار بیٹے عباس ملک، ارمان، ہارون اور ذیشان ملک تھے اور دو بیٹیاں مناہل اور

زینت تھیں۔

عباس ملک کی شادی ان کی خالہ زاد "صالحہ "سے ہوئی تھی اور اسی طرح مناہل بیگم اپنی خالہ

ریحانہ بیگم کی بہو بنیں۔

مناہل بیگم رخصت ہو کر لاہور آگئی تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زاہد ملک سے بڑے ریاض ملک تھے پھر دو بہنیں "صالحہ" اور "امرحہ" تھیں۔

دونوں خاندانوں کا پیار مثالی تھا۔

کوئی بھی دعوت ہوتی یا کسی بھی طرح کی کوئی خوشی کا موقع ہوتا تو پورا خاندان یا تو "مہتاب ولا" میں

اکٹھا ہوتا یا لاہور میں

"سلمان ولا" میں اکٹھا ہوتا۔

پھر خوب ہلا گلا ہوتا۔

خاندان کے سب سے بڑے لڑکے

"ایان ملک" اور "ذوالنون ملک" تھے

جو اپنے بڑے ہونے کا

رعب جھاڑتے رہتے تھے۔

گھر کی بچیاں کہاں پیچھے رہتی تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ تو اس خاندان کی رونقیں تھیں اور سبھی بے

حد لاڈلی تھیں۔

یہاں کسی لڑکے نے شرارت کی وہی ماموں کو شکایت

کردی یا تایا جان کے پاس روندی صورتیں لے

جاتیں اور

خوب شکایتیں لگاتیں۔

انکی لیڈر دانین ملک عرف "دانی" اور زرنین ملک عرف "نینی" تھی۔

ریحانہ بیگم اور سلمان ملک حج کی ادائیگی کیلئے

جارہے تھے اس لیے پورا خاندان

"سلمان ولا" میں اکٹھا

ہوا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

قرآن خوانی کروائی گئی اور محلے کے لوگوں کو بھی

مدعو کیا گیا تھا۔

سبھی مہمان جا چکے تھے

اب گھر کے افراد ہی بیٹھے تھے اور خود کھانا کھانے لگے تھے۔

"اسے دیکھو کھا کھا کے حلوہ کدو بن گئی ہے۔

یہ میرے ساتھ کھڑی ہو گی ناں تو قسم سے تیرے

بھائی کی شخصیت کہیں غائب ہی

ہو جائے گی۔"

زرنین اور دانین بریانی سے بھری پلیٹیں لے کر چٹائی

پر آ کر بیٹھی ہی تھیں کے ذونی اور ایان

وہاں چلے آئے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے اسکی بات پہ دھیان ہی نہیں دیا اور چاولوں سے بھرا چمچا منہ میں ڈالا۔

"کچھ بھائیوں کا بھی خیال کر لو... خود ٹھونسنے کی پڑ گئی ہے "نانی کشورا" کو۔"

ذوالنون نے اس کا نام بگاڑتے بریانی کی پلیٹ اچک

لی اور ایان نے دانی کی پلیٹ اٹھالی۔

"دانی تم نے کبھی "لمبے گوریلے" دیکھے ہیں بالکل کالے

لیکن سوکھی تیلی جیسے... یار یہ نئی ورائٹی

میں آئے

ہیں نہیں دیکھے تو ان کو دیکھ لو ہو بہو

ایسی ہی شکل انکی بھی۔"

نینی نے ذونی اور ایان کی طرف اشارہ کرتے بتایا۔

"ہاں یار اور ان کے بارے میں یہ بھی سنا ہے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کہ انہیں دوسروں کے کھانے پینے کی چیزیں

چرانے کی بہت

ہی خطرناک بیماری ہے..اپنی چیز کھا کر بھی انکی نیت دوسروں کے کھانے پر ہوتی۔"

دانی نے بھی ان دونوں کو جلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

"جتنا مرضی ذلیل کر لو بریانی تو ہم تم دونوں کے حصے والی ہی کھائیں گے۔"

ایان یہ کہتے چٹائی پہ ذونی کیساتھ بیٹھ گیا۔

"ذونی بھائی میری بریانی کی پلیٹ دے دیں

میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔"

دس سالہ نینی اب شرارتی فارم میں آگئی تھی۔

"نانی کشورا"

میرے سے مکے کھانے تم نے..چپ چاپ اپنی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دوسری پلیٹ لے آؤ۔"

بھائی پلیز دے دو آپ ایسے کیوں کر رہے ہو؟"

نینی نے انتہائی بری سی معصوم شکل بناتے اس سے استفسار کیا۔

"ذونی کیا مسئلہ ہے؟

بہت دیر سے بولے جا رہے ہو

تم لوگ۔"

زاہد ملک نے کھانے سے ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔

سب بڑے ان سے کچھ فاصلے پر چٹائی پر بیٹھے

کھانا کھا رہے تھے۔

"ماموں ذونی اور ایان نے ہم سے ہمارے کھانے کی

پلیٹیں چھین لیں اور ہمیں کہہ رہے کہ آپ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لوگ دوسری

لے آؤ ہم تو یہی کھائیں گے۔"

دانی کی بات پر زاہد ملک نے غصے سے ذونی اور ایان کو گھورا اور تیزی سے اٹھ کر اپنے جوتے کی طرف

بڑھے۔

ان کا ارادہ جانتے ہوئے ذونی اور ایان پلیٹوں سمیت اپنی جان بچانے کیلئے بھاگے۔

جاری____________________

ہے__________#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_14

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بابا"

ذوالنون پیار بھرے لہجے میں کہتے زاہد ملک کے

کمرے میں داخل ہوا جو صوفے پر

بیٹھے موبائل پہ مصروف تھے۔

"بتاؤ کیا مسئلہ ہوا اب تمہارے ساتھ؟"

زاہد ملک نے سنجیدگی سے بنا سر اٹھائے سوال کیا

کیونکہ ذوالنون کا شیریں لہجہ ان سے ہضم

نہیں ہو رہا تھا۔

"بابا یار وہ "نانی کشورا" ناراض ہو گئی ہے

مجھ سے.. کہتی اب مجھ سے بات نہ کرنا۔

وہ کچھ کہے نہ پر اس کے ساتھ جو "دانی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جان کھانی

وہ نہیں پیچھا چھوڑتی...ورغلاتی رہتی

میرے خلاف"

ذوالنون مسکین صورت بنائے ساراالزام دانین

پر ڈال گیا۔

"تو بیٹا جی آپ کونسا دودھ کے

دھلے ہو.. سارے الٹے کارنامے تو تم انجام دیتے ہو۔"

"بابا اب جو بھی ہے آپ ناراضگی دور

کروائیں مجھے اچھا فیل نہیں ہو رہا۔"

"تو بیٹا جی جب اسے اتنا زچ کرتے اور بجائے اسے

صحیح نام سے پکارنے کہ اسکا نام بگاڑتے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تو وہ ناراض ہی ہو گی راضی تو ہونے سے رہی"

"بابا یار کر دیں ناں میری ہیلپ... میرا دل بہت

اداس ہے.. وہ جب ناراض ہوتی تو سب کچھ عجیب

سا لگتا.. اور جو میں اسے تنگ کرتا

وہ بھی میرا پیار ہی ہے اب میں اپنی چھوٹی بہن سے

نہیں لڑوں گا تو کیا ہمسائیوں کی لڑکی کو

تنگ کروں۔"

ذوالنون نے سخت جھنجلاتے ہوئے زاہد ملک سے کہا

جو اس کے بات کرنے کے انداز پر

کھل کے ہنسے۔

"ذونی بیٹے تم جانتے ہو جو لوگ ہمارے دل کے قریب ہوتے، ہم انہیں جتنا چاہے تنگ کر لیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مگر کسی اجنبی کو وہ حق نہیں دیتے جو ہم اس پر

جتاتے اور نہ ہی یہ حق دیتے کہ وہ ہماری جان

سے عزیز ہستی کو تنگ کرے...

جتنا تم "نینی سے لڑتے اور تنگ کرتے میں

جانتا وہ تمہاری محبت ہے اس کیلئے، اور زرا جو

وہ تم سے ناراض ہو جائے تو جھٹ میرے پاس آجاتے

یا اپنی مما کا سر کھاتے مگر اسے

تنگ کرنے سے بالکل

باز نہیں آتے۔

"نینی" کو ناراض کر کے جو تمہیں پریشانی ہوتی

ناں یہ تمہاری اپنی چھوٹی بہن کیلئے فکر کو

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ظاہر کرتی ہے۔

میں تمہاری صلح اس لیے کروادیتا ہوں کہ تم نے

شرارتوں کے علاوہ کبھی اپنی ذمہ داریوں

میں کوئی فرق نہیں آنے دیا جو ایک

بھائی کی ہوتی ہیں۔

اور میری پیاری سہیلی تو ویسے ہی اپنے بھائی سے بہت اٹیچ ہے دیکھنا وہ بھی کہاں سکون سے

بیٹھی ہوگی تمہارے ساتھ لڑے بغیر نینداسے بھی نہیں آتی۔"

زاہد ملک پیار بھرے لہجے میں اسے اپنے پاس بٹھائے سمجھا رہے تھے۔

جو آنکھوں میں محبت سموئے اپنے "بابا" کی خوبصورت

باتیں سن رہا تھا۔

"زونی بیٹا ایک بات بتاؤں جو رشتے ہمارے دل کے

قریب ہوتے ناں انکی نادانیاں دل خود بخود

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

معاف کر دیتا۔

چاہے انکی باتیں کتنی ہی تحقیر آمیز ہوں جب ہم

ان سے راضی ہو جاتے تو وہ باتیں بھی

فراموش کر دیتے ہیں۔"

"اب تم دونوں کو دیکھ لو اتنا لڑتے ہو مگر ایک

دوسرے کے بغیر رہ نہیں سکتے۔

اللہ نے یہی تو خاصیت رکھی ہے بہن بھائی کے رشتے

میں لاکھ خفا سہی پر بھائی کی تکلیف بہن

برداشت نہیں کرتی اور اگر بہن کی عزت پہ کوئی

حرف آتا تو بھائی مارنے سے بھی

دریغ نہیں کرتا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"میری ان سب باتوں کا مقصد یہ ہے کہ میں تم لوگوں

کے پاس موجود نہیں ہوتا تمہاری

مما اور تمہاری بہن کا سہارا تمہاری ذات ہے اور

مجھے پورا یقین ہے کہ میرا بیٹا میری غیر

موجودگی میں اپنے بیٹے اور بڑا بھائی ہونے کا فرض

بہت بہترین انجام دے گا۔"

زاہد ملک نے پر عزم لہجے میں کہتے اسکی پیشانی پہ بوسہ دیا تھا۔

"چلو بھئی مناتے ہیں اب میری سہیلی کو۔"

ذوالنون کھلے چہرے کیساتھ زاہد ملک کے ساتھ نینی کے کمرے کی طرف بڑھا۔

جاری ہے

☺☺ اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں وہ بھی تفصیلی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات ☺اگلی قسط کل ان شاء اللہ

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_15

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ سلمان ملک اور ریحانہ بیگم کی شام چار بجے کی فلائٹ تھی۔

انہیں لاہور ائیر پورٹ پر چھوڑ کر باقی فیملی کے افراد بھی اپنے گھروں کی طرف نکل پڑے۔

گھر پر اب ریاض ملک اور زاہد ملک کی فیملی تھی۔

مناہل بیگم نینی کیساتھ بیڈ پر لیٹی باتیں کر رہی تھیں۔

"مما ذونی آج نہیں منانے آئے گا؟

اتنا ٹائم ہو گیا... اندھیرا بھی کافی ہو گیا ہے..

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ اب تک نہیں آیا۔"

نینی معصومیت سے کہتی آخر میں روہانسی ہو گئی۔

"چھوڑو اس بد تمیز کو اتنا میری نینی کو تنگ کرتا ہے۔

ناراض ہی رہو اس سے

پھر اسے تمہاری قدر ہو گی۔"

مناہل بیگم نے غصے سے کہا۔

نینی خاموش سی دکھی صورت بنائے اپنی مما کو دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا بھئی ایکدم اتنی خاموشی کیوں چھا گئی۔"

"مما"

نینی انہیں پکارتی مزید ماں کے قریب کھسکی۔

انہوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ممایہ قدر کیا ہوتی ہے؟"

نینی نے پھر سے معصومانہ سوال داغا۔

"چندا قدر ہوتی ہے کہ ایک انسان آپکی کتنی عزت کرتا، آپکے ساتھ کتنے ادب اور احترام سے پیش

آتا، اور یہ بھی کہ اپنے غصے یا اپنے جذبات میں،

جذبات سمجھتی ہوناں جو ہماری فیلینگز ہوتی۔

غصے کی رونے کی ہنسنے کی جیسے بھی جذبات ہو

وہ دل سے آپکی قدر کرے۔

تمہاری قدر کا انحصار اسکے جذبات پر ڈیپنڈ نہیں کرنا چاہیے۔"

مناہل بیگم نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے نرمی سے بتایا۔

"ایک بات اور جو انسان تمہاری دل

سے قدر کرتا وہ کبھی تمہیں دنیا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کے سامنے

ذلیل نہیں کرے گا۔"

"مما پھر تو ذونی بھائی میری قدر کرتے ہیں۔"

نینی نے خوش ہوتے بتایا۔

"اچھا بھلا وہ کیسے ؟"

"مما انہوں نے کبھی مجھے دوسروں کے سامنے

نہیں ڈانٹا اور میری اتنی کیئر بھی

کرتے ہیں... بس ایان بھائی کیساتھ مل کر تنگ کرتے ہیں... او.. اور انہوں نے مجھے کبھی مارا

بھی نہیں

میری فرینڈز کے بھائی تو انہیں مار بھی دیتے

بٹ ذونی بھائی تو بہت اچھے ہیں۔

اور مما آپکو پتا جب ہم سکول جاتے اتنا لڑتے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پر بھائی میرا بیگ اپنے کندھے پر لٹکا کر جاتے کیونکہ وہ بہت بھاری ہوتاناں۔

اور ہاں جب میں بھائی ساتھ کہیں جاؤں ناں اور ہمیں کہیں رکنا پڑے تو وہ مجھے اکیلے چھوڑ کر نہیں

جاتے اپنے ساتھ لیکر جاتے..اس جگہ

پہنچ کر مجھے اپنے ساتھ لگالیتے اور اپنا اتنا بڑا

بازو میرے شولڈر پر رکھ دیتے۔

پر مجھے برا نہیں لگتا پتا کیوں..

وہاں کچھ لوگ بہت عجیب طرح سے دیکھتے

ان سے ڈر لگتا مگر بھائی ساتھ ہوتے ناں تو ایسے لگتا مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔"

نینی اپنے الفاظ میں بھائی کیلئے گہری محبت لیے مناہل بیگم کو بتا رہی تھی

جو مسکراتے ہوئے توجہ سے اسکی بات سن رہی تھیں۔

"اور ناں.."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس سے پہلے نینی مزید بولتی دروازہ ناک کر کے

زاہد ملک اور ذونی کمرے میں

داخل ہوئے۔

نینی جھٹ سے اٹھی اور بھاگ کر ذونی کے گلے لگ گئی۔

اسکی حرکت پر باقی تینوں افراد کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی۔

"لمبے گونی مجھے منانے آئے ہوناں؟"

نینی نے دور ہٹتے ہوئے پوچھا۔

اسکے نام بگاڑنے پر ذونی کو تپ تو بہت چڑھی مگر

پھر بھی چہرے پر مسکراہٹ لائے اس نے سرہاں

میں ہلانے پر اکتفا کیا۔

"چلو پھر جلدی سے معافی مانگو اور جیسے باقی سب مجھے "نینی" پکارتے آپ بھی پیار سے نینی

بولو۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے شرارت سے کہتے اسے مزید تپایا۔

"بابا اب آپ دیکھ لیں۔

میں اسکا کوئی ناجائز مطالبہ نہیں مانوں گا

اس سے کہیں شرافت سے مان جائے"

ذوالنون نے تپے ہوئے ہی جواب دیا۔

"تو اس نے کونسا ناجائز مطالبہ کیا ہے؟"

مناہل بیگم نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔

"مما معافی مانگنے تک تو ٹھیک ہے پر

"نانی کشورا" کو میں "نینی" نہیں بول سکتا

اور وہ بھی پیار سے.. نہیں

بالکل بھی نہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے صاف انکار کیا۔

"بابا"

نینی نے جھنجھلاتے ہوئے زاہد ملک کو پکارا۔

"تم فکر نا کرو میری سہیلی۔۔اور تم پہلے معافی تو مانگو باقی کام ہم پھر بتاتے ہیں۔

وہ کہتے ہوئے نینی کو اپنی گود میں لیے بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"مجھے معاف کر دو میری پیاری سسٹر... مجھ سے

صلح کر لو کیونکہ تم سے لڑے اور بات کیے

بغیر میرا گزارہ نہیں ہوتا۔"

ذوالنون نے دکھی آتما بنے یہ فقرات کہے جسے سن

کر نینی چہک اٹھی۔

"اب نینی بھی بولو ناں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"یار میری بھی تھوڑی سی عزت رہنے دو اب کیا تم

میرے ساتھ اس طرح کا

سلوک کرو گی۔"

ذوالنون نے مسکین صورت بنانے کی بھرپور کوشش کی۔

"اچھا بس بس اب اتنی بھی رونڈی صورت بنانے کی ضرورت نہیں.. بہت اچھے سے جانتی

ہوں آپکو۔

پھر مانتے ہیں ناں کہ میری وجہ سے ہی اس

گھر میں رونق ہے۔"

نینی نے اتراتے ہوئے کہا۔

"اب بس کرو اتنی بھی خوش فہمیاں پالنے کی

ضرورت نہیں ہے۔"

"بھائی یہ خوش فہمی کیا ہوتی ہے؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"چلو جی اب اسکا سوالنامہ شروع ہو گیا

ہے... جب فارغ ہو گا تب بتادوں گا

مجھے پڑھنا ہے اپنا۔"

ذوالنون جان چھڑانے والے انداز میں خدا حافظ

کہتا کمرے سے نکل گیا۔

پیچھے وہ تینوں اسکی اس ادا پر ہنس دیئے۔

________جاری ہے________

😍😍اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_16

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے)

وہ دو دن بعد یونیورسٹی گئی تھی۔ہارون ملک اور انکی فیملی گھر پر ہی تھی۔

البتہ باقی فیملیز اپنے اپنے گھروں کو رخصت

ہو گئی تھیں۔

زاہد ملک مناہل بیگم اور ذوالنون کے بغیر ہی لاہور

واپس گئے کیونکہ مناہل بیگم مزید کچھ دن اپنی امی

اور بھائیوں ساتھ گزارنا چاہتی تھیں۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر اباسہ پر پوری

جو آج پھر سے اپنی اصل جگہ پر

موجود تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ ہونٹوں پہ مسکراہٹ لیے اسکی طرف بڑھی جس کے چہرے سے اسکے برے موڈ کا بخوبی

اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔

"السلام علیکم"

دانین نے اسکے قریب آکر کہا اور جھٹ سے مصافحے

کیلئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

اسے دیکھ کر ابا سہ ایسے کھل اٹھی تھی جیسے دانی سے ملنا کوئی شاہی خزانہ ملنے کے مترادف ہو۔

سلام کا جواب دے کر، چہکتے ہوئے اس نے دانین کا ہاتھ تھاما

"کیسی ہو؟"

دانی کے بیٹھتے ہی اس نے سوال کیا۔

"الحمدللہ۔ تم بتاؤ پانچ دن رہ گئے شادی میں۔

کب سے چھٹیوں کا ارادہ ہے؟"

دانی نے سرسری لہجہ رکھتے اسکی دکھتی رگ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پر ہاتھ رکھا۔

"تم اچھے سے جانتی ہو کہ مجھے چھٹیاں تو بہت دور کی بات گھر والوں کا بس چلے ناں تو ایک چھٹی بھی نہیں کرنے دیں گے۔

تایا جان کا کہنا ہے کہ مہندی تک سب اپنے اپنے کالج یونی جائیں گے۔

بس بارات اور ولیمہ کی چھٹی منظور ہوئی۔

مکلاوے کے دن پھر سے یونی آنا ہے۔

ایسے بھلا دیکھا تم نے کبھی کہ لڑکی کے بھائی کی

شادی کیساتھ مانو بھابو جیسی بہن کی

شادی ہو اور وہ عین مہندی کے دن شرکت کرے۔

ہائے دانی میں نے سوچا تھا شادی سے ایک ہفتہ پہلے چھٹیاں کروں گی اور ایک ہفتہ بعد بھی خوب مزے کروں گی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مگر ہائے میرے ابو جان اور تایا جان نے مل کر میرے ننکے ننکے چنے منے سپنوں پہ تیزاب گرا

دیا جو نئے سرے

سے جنم بھی نہیں لے سکتے۔"

ابا سہ کی دہائیاں عروج پر تھیں۔

"ہاں ابا سہ اب دیکھو جب میری امرحہ خالہ کی

شادی تھی تب میں نے پانچ دن پہلے اور چار

دن بعد میں چھٹیاں کی تھیں.. ارے فرسٹ ائیر

کی تو بات ہے۔"

دانی نے مزید اسکے زخموں پہ نمک چھڑکا۔

ابا سہ نے زور و شور سے رونے کا ڈرامہ کرتے اسکے

کندھے پر اپنا سر ٹکایا۔

"ارے ابا سہ تم آج کس کا روگ لگا کے بیٹھی جو اتنا ماتم زدہ چہرہ دکھائی دے رہا؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ان سے اگلی قطار میں بیٹھی نائلہ نے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔ جسکا دوسروں کے معاملات میں اپنی ٹانگ اڑانا پسندیدہ مشغلہ تھا۔

اباسہ اسکی بات پر جھٹ سے سیدھی ہوئی۔

"ویسے نائلہ ذرا یہ بات اپنے دماغ میں امیجن کرو کہ

ایک ٹانگ سے چلتی تم کیسی

دیکھو گی؟"

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

"مطلب صاف ہے کہ دوسروں کے معاملات میں اپنی ٹانگ نہیں پھنساتے ورنہ اگر کوئی میرے جیسی ہوئی تو

ٹانگ ٹوٹنے کا خطرہ ہے اسی لیے کہا۔"

اباسہ نے اسے تپانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔

"اورہاں اگر ٹانگیں اتنی ہی لمبی ہیں تو تھوڑی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھوڑی کٹوالو تا کہ دوسروں کی

باتوں میں پھنسیں ناں۔"

اس سے پہلے کہ نائلہ اسے کوئی جواب دیتی

لیکچر شروع ہو گیا تھا اور سر اشفاق کلاس میں موجود تھے۔

"دانی جو میں نے تمہیں لانے کیلئے بولا تھا کیا تم لائی؟"

اباسہ نے رجسٹر پر یہ الفاظ گھسیٹے۔

"نہیں"

لائٹ پنک کلر کے سکارف میں نفاست سے نقاب کیے، ہم رنگ پرنٹڈ کرتے کیساتھ سفید ٹراؤزر پہنے کندھوں سے سرکتی ہلکی براؤن شال درست کرتے اس نے بے بی پنک جوگرز میں مقید اپنے پاؤں کو زور سے اباسہ کے پاؤں پر رکھتے بنا اسکی طرف دیکھے جواب دیا۔

"کمینی چھوڑ دے میرے بھائی کی شادی ہے اور میں نے ڈانس بھی کرنا ہے۔ میرا پاؤں ٹوٹ گیا ناں تو میں نے تیرا منہ توڑ دینا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ابا سہ دھیمی آواز میں احتجاج کر رہی تھی۔

"اچھی بات ہے تیرا پاؤں ٹوٹ جائے گا پھر سوچو ٹوٹے پاؤں کیساتھ تم غضب کی لگو کی میری شیرنی۔"

دانی نے آہستہ آواز میں لیکچر پر سر ہلاتے اس سے کہا کیونکہ نقاب کی وجہ سے کوئی اسکے ہونٹوں کی حرکت نہیں دیکھ سکتا تھا۔

ابا سہ نے بمشکل اپنا پاؤں اسکے پاؤں کے نیچے

سے آزاد کروایا۔

"پتا نہیں بھوکڑ تم کتنا کھاتی ہو جو پہلوانوں جیسے ہاتھوں کیساتھ انکے جیسا زور بھی ہے۔"

اس نے منہ بسورتے دانی سے کہا۔

لیکچر ختم ہونے میں صرف دس منٹ باقی تھے جب دروازے پر ہونے والی دستک پر پوری کلاس متوجہ

ہو گئی سبھی جانتے تھے کہ دروازے کے اس

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پار کون ہو گا۔

قندیل نے آہستہ سے دروازہ کھولا سب اسی کی جانب متوجہ تھے۔اس نے اندر آنے کی

اجازت طلب کی۔

سر اشفاق کو شدید طیش نے گھیر اتھا۔

"قندیل جٹ اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے آپکی اپنی یونیورسٹی ہے جب چاہے آئیں جب

چاہے جائیں۔"

سر اشفاق نے بھرپور طنز سے کام لیا تھا۔

اور قندیل کو باہر ہی کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔

لیکچر ختم ہونے پر وہ اس پر غصے بھری نظر ڈالنا نہیں بھولے تھے۔

تیسرے لیکچر میں دانی نے ابا سہ اور قندیل کو ساتھ لیا اور سر اشفاق سے ملنے کی غرض سے

سٹاف روم میں گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تیسرا لیکچر فری تھا سو وہ آسانی سے ان سے بات کر سکتی تھی۔

اتفاق سے روم میں صرف سر اشفاق ہی موجود تھے۔

"جی بچے کیا بات ہے آپ تینوں ادھر کیوں؟"

انہوں نے گہری سنجیدگی سے پوچھا۔

"سر آپ سے ایک بات کہنا چاہتی ہوں امید ہے کہ آپ سمجھیں گے۔"

"جی بولیے"

"سر ہماری سکینڈ سمسٹر کی کلاسسز شروع ہوئے دو ہفتے گزر گئے اور ان دو ہفتوں میں مس قندیل کی یونیورسٹی آنے کی روٹین ایک جیسی نہیں تھی۔

کبھی وہ بہت جلدی آتی کبھی تھوڑا لیٹ اور کبھی

بہت زیادہ لیٹ سر وہ آپکے سامنے اپنی صفائی میں

کچھ نہیں بولتی مگر آپ تو استاد ہیں

آپ کم از کم اس سے پوچھ تو سکتے ہیں ناں کہ وہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیوں ایسے کرتی بجائے اسکے کہ آپ اسے پوری

کلاس کے سامنے شرمندہ کرتے ہیں۔

معذرت خواہ ہوں سر اگر میری کسی بات سے آپکی دل آزاری ہوئی ہو لیکن سر مجھے محسوس ہوا

کہ یہ کہنا چاہیے اس لیے میں بولی ہوں۔"

دانین نے بہت ہی نرم مگر سنجیدگی کا لبادہ اوڑھے اپنی بات کو ادب کے دائرے میں رہتے سمیٹا

تھا۔

"سس.. سر میری چھوٹی سسٹر دو سال سے بیمار ہے اور

کچھ دن سے ابو جی کی طبیعت بھی خراب ہے۔

انہی کی پریشانی میں..."

انہوں نے سر جھکائے کھڑی قندیل کو دیکھا جس نے آج پہلی بار اپنی صفائی میں کچھ بولا تھا مگر

آنسوؤں

کا گولا حلق میں اٹکنے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیوجہ سے وہ بات مکمل نہیں کر پائی۔

"آئم رئیلی سوری بچے مجھے واقعی شرمندگی محسوس

ہو رہی کہ میں نے کبھی آپ سے لیٹ آنے کی وجہ

کیوں نا پوچھی؟

خیر بچوں اس وقت میں مصروف ہوں ہم کل اس پر

تفصیلی بات کرتے۔"

انہوں نے پر سکون لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔

تینوں اثبات میں سر ہلاتی روم سے باہر آگئیں۔

قندیل نے باہر نکلتے ہی بے اختیار دانین کے گلے لگ گئی۔

"بہت شکریہ آپکا۔"

"ارے اپنا شکریہ اپنے پاس رکھو دوستوں میں شکریہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نہیں چلتا اس کے بدلے پیسوں کی

چیز کھلانی پڑتی۔

اباسہ نے شرارت سے کہا۔

"تم تو سدا کی ندیدی رہنا لیکر آئی ہو جو تم نے

لانے کو بولا تھا۔"

"یعنی تم قیمے کے بنے پراٹھے لائی ہو.. چلو جلدی چلتے

ہیں کلاس میں اور قندیل کو ہماری دوست بننے

کی خوشی میں پراٹھے کھلاتے ہیں۔

ویسے کتنے پراٹھے لائی ہو۔"

دانی کی گھوری پر اس نے جلدی سے چلتی زبان کو

بریک لگایا کیونکہ وہ فلحال اسکا ناراض ہونا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بالکل افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔اس لیے وہ ہونٹوں

پر انگلی رکھے چپ چاپ اسکے ساتھ کلاس کی

طرف بڑھی۔

نینی آج اداس اداس سی تھی کیونکہ زاہد ملک اور

ہارون ملک اپنی فیملی کیساتھ مسقط واپس

جارہے تھے۔

اپنے بابا کے جانے پر وہ ایسے ہی

اداس ہو جاتی تھی۔

وہ اپنے سارے سامان کا وزن پہلے ہی کروا چکے تھے۔

اب وہ سب سے گلے ملتے الوداع کہہ رہے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے اپنے بابا کو

دیکھا جو اسے خدا حافظ کہنے کیلیئے اس کے سامنے

جھکے اور اسے اپنی گود میں اٹھالیا۔

"کیا بات ہے میری پیاری سہیلی اتنا روندو سا چہرہ بنائے مجھے سی آف کرے گی۔"

انہوں نے نرمی سے اسکی ننھی آنکھوں سے آنسو

صاف کیے۔

"بابا میں آپکو بہت بہت مس کرتی ہوں آپ نا جایا

کریں ناں اتنی دور۔ آپ کیوں اتنی دور جاتے ہیں؟

دانی کے بابا انکے پاس ہوتے ایان بھائی کے بابا انکے پاس ہوتے سب کے بابا انکے پاس رہتے

آپ کیوں نہیں میرے پاس رہتے۔ آپ کے بغیر مجھے بالکل مزہ نہیں آتا۔"

نینی نے ہچکیوں سے روتے ہوئے اپنی بات پوری کی۔

اسکی بات نے سب ہی کی آنکھوں کو نم کر دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اوئے بس کرو "نانی کشورا" کوئی یاد وداد نہیں کرتی

تم انہیں بس یہ کچھ دیر تم نے آنسو بہانے پھر

تمہیں بابا کا یاد بھی نہیں ہونا۔"

ذوالنون نے ماحول میں چھائی افسردگی کو زائل کرنے کی کوشش کی تھی۔

ورنہ نینی کی جذباتیت سے وہ اچھے سے واقف تھا۔

زاہد ملک کے چلے جانے پر وہ چپ چپ رہتی تھی دو تین ماہ لگتے سے اسے کچھ نارمل ہونے

میں۔

نینی نے سرخ آنکھوں سے غصے سے ذونی کی طرف دیکھا۔نینی کی سرخ آنکھیں دیکھتے ذونی کے

دل

کو کچھ ہوا تھا۔

اس نے نینی کو اٹھانے کیلئے

زاہد ملک کی طرف اپنے ہاتھ پھیلائے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زاہد ملک نے خاموشی سے اسے ذونی کو پکڑا دیا

کیونکہ وہ خود اپنا ضبط کھو رہے تھے۔

"بابا آپ کب واپس آئیں گے ؟"

نینی کو ذوالنون نے اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا اور ساتھ

اسکے بال سہلا رہا تھا۔

انکے پیچھے آتے زاہد ملک نے جلدی سے اپنی آنکھوں کی نمی کو چھپاتے زبردستی مسکرا کر اسکے ننھے

ہاتھوں کو چوما تھا۔

"میں بہت جلد آؤں گا بس میری پیاری سہیلی مجھے سمجھتی ہے ناں اور اب بریو گرل بنتے بالکل نہیں روئے گی۔"

"بابا میں چھوٹی ہوں چھوٹے بچے بریو نہیں

ہوتے... بس میں آپکو جانے دے رہی ہوں اور وہاں جا کر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جب بھی میں آپکو کال کروں آپ مجھ سے بات

کریں گے اور مجھے اتناااازیادہ مس بھی کریں گے۔"

وائٹ فراک کیساتھ سرخ شوز اور بالوں میں سرخ ہی بینڈ سے اونچی پونی بنائے اپنے سے پانچ

سالہ بڑے بھائی کے بازؤں میں لٹکی وہ معصوم رو کر اپنی جان

ہلکان کر رہی تھی۔

زاہد ملک نے ذونی اور نینی دونوں کو گلے لگایا اور پھر بنا کسی کیطرف دیکھے اپنی منزل کی طرف

نکل گئے۔

ذونی نینی کو اپنے ساتھ ہی لگائے اسکے سر پر پیار

کر رہا تھا اور ساتھ اسے ہنسانے کی کوشش

کر رہا تھا۔

مگر کون جانے کہ قسمت ان کیلئے ایسی آزمائش تیار کیے بیٹھی تھی جسکے تصور سے ہی روح لرز

جائے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

________________جاری ہے________________

😍😍اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_17

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

جولائی کی تپتی جھلسا دینے والی دھوپ نے ہر ذی روح کو بے حال کر رکھا تھا۔نا تو دن میں سکون

تھا نا رات

میں آرام۔

ریاض ملک کو فیصل آباد کام کے سلسلے میں جانا تھا اور ایک دوست سے بھی ملاقات کرنی تھی۔

انکی فیملی اور مناہل بیگم بھی اپنی فیملی کیساتھ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

فیصل آباد جانے کیلئے تیار ہو گئیں تھیں تا کہ ریاض ملک اپنا کام کر لے اور وہ کچھ دن "مہتاب ولا" رہ لیں۔

دوپہر کے تین بجے تک وہ سب مہتاب ولا موجود تھے۔

تابندہ اور دانی اپنی دونوں پارٹنر کو دیکھ کر خوش ہو گئیں جبکہ لڑکے اپنی الگ ٹولی بنائے بیٹھ گئے۔

جس میں ایان، ذونی، شہیر اور چھوٹا حائم تھا۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا جاتا ہے۔ اس دوران بچوں کی نوک جونک سے سب بڑے محظوظ ہو رہے تھے۔

"مماجی مما"

چھ سالہ زینی چیختی ہوئی صالحہ بیگم کو ڈھونڈتی ان کے پاس آتی ہے جو کچن میں مناہل بیگم اور شائستہ بیگم (ایان کی امی) کیساتھ بیٹھی رات کے کھانے کیلئے اہتمام کر رہی تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور پاس ہی کرسی پر بیٹھی زبیدہ بی بی انہیں

اپنے زمانے کے قصے سنا رہی تھیں

جنہیں وہ تینوں خوشدلی سے سن رہی تھیں مگر

زینی کی آواز نے انکی باتوں میں خلل ڈالا۔

"کیا بات ہے زینی کیوں اتنا چیخ رہی ہو؟

شائستہ بیگم نے غصے سے کہا۔

"ممانی جان شہیر بھائی نے میری چاکلیٹس کھالی ہیں جو میں نے سبھی آپیوں کیلئے بابا سے منگوائی تھیں۔"

زینی نے روتے ہوئے انہیں بتایا تھا۔

"کدھر ہے وہ بے غیرت.. میرے پاس بھیجو اسے۔"

زبیدہ بی بی کہتی آہستہ سے اٹھ کر لاؤنج کی طرف بڑھ گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھوڑی دیر میں شہیر اپنی فوج کیساتھ نیچے آتا ہے اور ساتھ ہی لڑکیوں کا ٹولہ بھی چہرے پر

غصیلے تاثرات

سجائے صوفوں پر براجمان ہو گیا۔

"کیوں بھئی ندیدے لڑکے شرم نہیں آئی تمہیں بہنوں کی چاکلیٹس کھاتے؟"

انہوں نے کڑے تیوروں کیساتھ پوچھا۔

"دادو میں نے اکیلے تھوڑی ناں ساری کھائی ہیں یہ تو

حائم اور بھائیوں نے بھی ساتھ کھائی ہیں اور آپ میرے

ساتھ اتنے مشکل ورڈز میں بات نا کیا کریں۔"

انکا شہیر کو ندیدے کہنا اس کے بالکل بھی پلے نہیں

پڑا۔

"نانو اسکے ساتھ کچھ ایسے لوگ ملے ہوئے ہیں جن

کی کالی نظر دوسروں کی چیزوں پر ہوتی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے ذونی اور ایان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اوئے کشورا تم کہہ رہی کہ ہماری نظر کالی ہے؟"

ذونی نے آگ بگولہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں تم لوگوں کی نظر کالی ہی ہے جو تم لوگ کسی

دوسرے کی چیز پر ڈال دو تو وہ چیز ہی

گل سڑ جاتی ہے۔"

آصفہ نے بھی بات میں حصہ ڈالا کیونکہ لڑکیوں کے

حق پر ڈاکہ ڈالا گیا تھا تو وہ کیسے خاموش

رہتی۔

"آپی کیا فائدہ بولنے کا ایسے لوگوں کے پیٹ کی جگہ

کنواں فکس ہوتا جو کبھی نہیں بھرتا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانی بھی میدان میں اتری تھی۔

"یہ بل بتوڑی تو جان کے پیچھے ہی پڑ جاتی ہے۔"

ذونی نے دانی کے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے کہا۔

"ذونی بھائی آپ میری آپی کو کیوں مار رہے ہیں۔"

زینی نے غصے سے اسکے ایک مکا رسید کیا۔

"اوئے بس کرو تم سب ورنہ اگر دو دو جھانپڑ رسید

کیے ناں تم لوگوں کے تو ہوش ٹھکانے لگ جائیں گے۔"

زبیدہ بی بی کی برداشت جواب دے گئی تھی۔

"نکلو سب یہاں سے اور اپنے کمروں میں جا کر بیٹھو

کھانے کے وقت آنا نیچے۔"

سب خاموشی سے جانے لگے جب نینی نے چلتے ہوئے ذونی کے چٹکی کاٹی اور شہیر نے زینی کے بال کھینچے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ذونی نے نینی کو اٹھایا اور ہوا میں گھمانے لگا۔

اور زینی شہیر کے پیچھے بھاگی۔

نینی کی چیخیں پورے لاؤنج میں بلند ہوئیں اور ساتھ ہی زینی کی رونے کی آواز بلند ہوئی۔

دونوں کی حالت پر تینوں مائیں بھی باہر آئیں۔

نینی اور زینی دونوں ہچکیوں سے رو رہی تھیں۔

ذونی سے جب نینی کا اسطرح سے رونا برداشت نا ہوا تو جلدی سے اسکے پاس آیا اور منانے کی کوشش کرنے لگا۔

شہیر بھی یہی کر رہا تھا اور پھر دونوں نے راضی ہونے کی یہ شرط رکھی کہ ان چاروں کو چاکلیٹس کیساتھ آئسکریم بھی کھلائی جائے۔

دونوں بھائیوں نے دکھی ہوتے ہاں میں سر ہلایا مگر پھر سے انہیں تنگ کرنے لگے کہ اب شرط رکھ ہی لی تو اچھے سے

تنگ کر کے اور بدلے لے کے ہی جان چھوڑیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بچوں کی ان شرارتوں اور مسکراہٹوں کو دیکھ کر انکی

ماؤں نے ان کی ابدی خوشی کی دعا مانگی اور مسکراتے

ہوئے پھر سے کچن میں چلی گئیں۔

مگر وہ کہتے ہیں ناں کہ اس دنیاوی زندگی میں کچھ بھی

ابدی نہیں تو پھر خوشیاں کیسے ابدی ہو سکتی ہیں

اب خوشیاں تھیں تو آنے والا کل دکھوں کا ہو سکتا ہے۔

مگر کون جانے یہ قدرت کے کھیل۔

"نینی میری جان جلدی آؤ بھئی اتنا ٹائم کیوں لگا رہی ہو؟

ہم لیٹ ہو جائیں گے۔"

دانی نے اونچی آواز سے اسے پکارا جو مناہل بیگم سے اپنا سکارف پن اپ کروا رہی تھی۔ دانی کی دوست کے گھر بچوں کی محفل تھی جو گھر سے کچھ فاصلے پر رہتی تھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ان دونوں کی آواز بہت خوبصورت تھی اس لیے اسکی

دوست نے ان دونوں کو خاص طور پر بلایا تھا۔

"دانی میں آگئی بس دو منٹ۔"

نینی جلدی سے سکارف پن اپ کر کے دانی کے

پاس پہنچی۔

جو وائٹ قمیض شلوار پر ہلکے سبز رنگ کے سکارف کا حجاب کیے اسکا انتظار کر رہی تھی اسے

دیکھتے دانی سیدھی ہوئی جو اس کے جیسے کپڑے اور سکارف کا حجاب کیے دھیمی سی مسکان لیے

اسکے پاس آئی۔

"لو جی جا رہی ہیں دونوں پیسے اکٹھے کرنے آج تو

خوب تیاریاں کی ہوئی ہیں۔"

ایان انہیں چھیڑتے ہوئے دونوں سے کچھ فاصلے پر

کھڑا ہو گیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ایان چپ کر یار ایسے نا بول ورنہ وہ ہمیں حصہ نہیں

دیں گی۔"

ذونی نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

دونوں نے کوئی بھی جواب دینا ضروری نہیں سمجھا اور باہر جانے کیلئے گیٹ کی طرف بڑھی۔

"اوئے بل بتوڑی کھانے پر ہاتھ ہولا رکھنا اور دونوں وہی رہ لینا واپس آنے کی ضرورت نہیں

ہمیں نہیں چاہیے

تم دونوں جیسی "ٹڈیاں"

"دونوں گھروں میں رونق ہماری وجہ سے ہی ہے

ذونی بھائی۔"

نینی نے آہستہ آواز میں کہا۔

"جس دن سچ میں واپس نہیں آئی ناں ہم پھر تم نے ہی

دھاڑے مار کر رونا ہے لمبے گونی۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانی غصے سے کہتی نینی کا ہاتھ پکڑے گیٹ کی سرحد

پار کر گئی۔

ذونی بھاگ کر گیٹ پر آیا اور سامنے دیکھا جہاں دونوں تیز تیز قدم اٹھائے جارہی تھیں۔ مگر نا

جانے کیوں

ذونی کا دل ایکدم اداس ہو گیا تھا۔ وہ خاموشی سے

سر جھکائے ایان کے ساتھ لاؤنج کی طرف بڑھا۔

دونوں نے اپنی خوبصورت اور میٹھی آواز میں وہاں موجود

عورتوں کا دل لوٹ لیا تھا۔ انہیں کافی پیسے ملے جس

میں سے کچھ وہ وہاں خطبہ کرنے والی آپی کو دے آئیں اور باقی اپنے پاس رکھ لیے تاکہ وہ اپنے

بابا کو دے دیں اور

پھر وہ کسی غریب یا مسجد میں ہدیہ دے دیں گے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

انکے بڑوں نے ہی یہ چیز انہیں بتائی کہ ہم ان پیسوں کے اتنے حقدار نہیں جتنے اور مستحق لوگ

ہیں۔

"نینی مجھے بہت پیاس لگی ہے اتنی گرمی بھی ہے۔

میں یہ دوکان سے جوس لیکر آتی ہوں تم ادھر ہی

کھڑی رہنا

میں ابھی گئی اور ابھی آئی۔"

"ٹھیک ہے میرے لیے بھی لے آنا میں ادھر ہی ہوں۔

پر جلدی آنا

ورنہ میں نے تمھیں یہی چھوڑ جانا ہے۔"

دانی اوکے کہتی تھوڑی دور ایک گلی مڑی جہاں دوکان تھی۔

نینی کے پاس ایک موٹر سائیکل رکی اس نے چونک کر

اس شخص کو دیکھا۔ آنکھوں میں شناسائی کی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

رمق ابھری تو وہ خوشی سے ان سے ملتی ہے۔

"افضل انکل آپ ادھر کیسے ؟"

"کچھ نہیں بچے میں تمہارے ریاض بابا پاس

کام کے سلسلے میں

آیا تھا۔ چلو تم بھی آؤ بابا پاس چلتے ہیں دونوں۔"

اس نے اپنی غلیظ نظروں سے اس بچی کو دیکھتے

اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی جو اسکی

نظروں میں اپنے لیے شفقت کی جگہ ہوس نا پہچان سکی۔

وہ جھٹ سے ہاں میں سر ہلاتے اسکے پیچھے بیٹھ جاتی۔

اس بات سے بے خبر کہ اب وہ کبھی اپنے بابا تو کیا اپنی فیملی میں کسی کو نہیں مل سکتی... آج وہ

خوبصورت پریوں جیسی ننھی کیا واقعی گھر واپس نہیں

جا سکے گی؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کون جانے اب ملک فیملی پر کیا قیامت ٹوٹنے والی تھی۔

"کہاں ہے "زرنین"

آپ لوگ ڈھونڈ کے نہیں لائے اسے

مجھے پتہ تھا آپ لوگ اسے ڈھونڈ ہی نہیں

سکتے میں ہی اب اسے تلاش کروں

گا" ذونی نے ایک غصیلی نظر اپنے گھر کے افراد پر

ڈالی اور ایکدم غصے سے دانی کی طرف

بڑھا

جو اپنی ماں کے قریب کھڑی ڈری سہمی

ہچکیوں سے رو رہی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تھی۔

"تم۔ تم لے کر گئی تھی ناں اسے اپنے ساتھ بتائو؟ کہاں ہے وہ؟ بولو

تمہارے ساتھ کیوں نہیں ہے اب وہ؟

اس نے تقریباً" جھنجھوڑتے ہوئے اس سے پوچھا

"مم میں نہیں جانتی کہ وہ کہاں ہے اواور پپ پلیز

مم میرا بازو چھوڑ دو"

دانین روتے ہوئے اپنے نازک ہاتھوں سے اپنا بازو

چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی جو قریب کھڑی

صالحہ بیگم بھی چھڑوانے میں ناکام ہو رہی تھی۔

"کیوں نہیں جانتی تم سچ سچ بتائو نہ کہ زری کہاں ہے"؟

اب کی دفعہ اس کا لہجہ زرا نمی لئے ہوئے تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مم میں سس سچ بب بول رر رہی ہوں مم میں نن نہیں جج جانتی"۔

اس نے رونے کے درمیان بمشکل اپنی بات پوری کی۔

گھر کے افراد بھی دکھ سے اس کی

طرف دیکھ رہے تھے مگر کسی نے بھی

اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔

شاید سب اس کی تکلیف محسوس کر سکتے تھے۔

"بکواس بند کرو۔ تم اسے لیکر ہی

کیوں گئی اپنے ساتھ"

زونی نے چیختے ہوئے جھٹکے سے

اس کا بازو چھوڑا۔

وہ گرتے گرتے بچی اگر بروقت صالحہ بیگم نہ اسے سنبھالتی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"آج بڑی محبت جاگ رہی ہے نینی کیلئے۔

پہلے تو

اس کی زندگی عذاب بنائی ہوئی تھی"

اس نے نم لہجے میں

بھرپور طنز کیا۔

"میں تو ہمیشہ سے اس سے بہت

محبت کرتا تھا

اور تم یہ کیوں کہہ رہی ہو کہ میں نے

اس کی زندگی عذاب بنائی ہوئی تھی"۔اس نے دکھ سے اس سے پوچھا۔

کیونکہ یہی سچ ہے۔وہ پھر سے رونے میں مصروف

ہو گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اتنے میں گیٹ پر کھٹکا ہوا اور ان کا کوئی جاننے والا اندر آیا۔

آنے والے نے جو خبر سنائی تو وہاں موجود سبھی

افراد کا دل ساکت ہو گیا۔

"ریاض صاحب قبرستان کے باہر

ایک بچی کی لاش ملی ہے۔

اسکی حالت بہت ابتر ہے آپ چل کر تصدیق کر لیں کہ وہ

آپکی بچی "نینی" تو نہیں۔"

یہ سنتے ہی ذوالنون پاگلوں کی طرح باہر بھاگا۔

___________جاری ہے___________

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#قسط_نمبر_18:-

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

آبادی سے کچھ دور ہی "بڑا قبرستان" کے نام سے بولا جانے

والا وہ قبرستان اپنی زمین میں بہت سے پیاروں کو

بسائے ہوئے تھا۔

قبرستان کے باہر پڑی نعش کے گرد بہت سے لوگ جمع تھے۔

جن کے چہرے اس بچی کو دیکھتے افسردگی دکھا

رہے تھے۔

زونی سب کو دھکے دیتا اس بچی کے قریب آیا۔

بچی کا سفید لباس جگہ جگہ سے کسی درندے کے نوچنے کی چیخ چیخ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کر گواہی دے رہا تھا۔ سبز دوپٹہ اسکے منہ کے گرد

باندھا گیا تھا تاکہ وہ معصوم اپنی آواز نہ نکال

پائے، اسے اپنی ہوس کا نشانہ بنایا گیا تھا-

بلاشبہ وہ انکے گھر کی رونق "زرنین ملک" ہی تھی۔

ریاض ملک اپنے بند ہوتے دل کیساتھ اسکی

طرف بڑھے کیونکہ وہاں موجود لوگ کھڑے صرف تماشہ دیکھ رہے تھے۔

یا تصویریں اور ویڈیو بنانے میں مصروف تھے۔

کسی بھی بندے کو یہ احساس نہیں تھا کہ ایمبولینس کو فون کر دیں مگر وہ کیوں کرتے کیونکہ اسکی

حالت

یہی ظاہر کر رہی تھی کہ وہ مر چکی ہے

لیکن ہوتا ناں انکا

کوئی اپنا عزیز تو چاہے مر بھی گیا ہوتا مگر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

انہیں یقین نہیں آتا کہ وہ ہمیں چھوڑ کر چلا گیا

اور پھر

جب ہسپتال پہنچ کر ڈاکٹر کہتے کہ اسے مرے آدھا

گھنٹہ ہو گیا پھر تکلیف برداشت سے باہر ہوتی تو پھر ایسا کیوں ہے کہ دوسروں کی تکلیف کسی کو نظر

نہیں آتی مگر پھر وہی بات جب ہماری ذات پر آتی

تب کہتے کتنے بے حس لوگ ہیں جنہیں احساس ہی نہیں

مگر کبھی سوچا دوسروں کو باتیں سنانے والے بھی ہم ہی "لوگ" اور انکی باتیں برداشت کرنے والے

بھی ہم ہی "لوگ" ہیں۔

جو ہم عمل کرتے اس کا بھگتان بھگتنا ہی پڑتا ہے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

زونی بے چینی سے آئی-سی-یو کے کمرے کے باہر ٹہل

رہا تھا دل اندر لیٹے وجود کے لیے دعا گو

تھا آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکی تھیں۔

اتنے میں ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا

ریاض صاحب بھاگ کر اس کی طرف لپکے۔

"ڈاکٹر صاحب کیسی ہے میری بچی"

"دیکھیے پیشنٹ کی طبیعت بہت نازک ہے گردن پے

گہرا کٹ لگنے کی وجہ سے اس کا خون بھی کافی ضائع ہو گیا ہے ہمیں فوراً بچی کا آپریڈ کرنا ہے

جس کے لیے آپ کو تین لاکھ جمع کروانا ہو گا اور

بلڈ بینک سے خون کا انتظام ہو جائے گا اس کی فکر مت کریں آپ جلدی سے پیسے جمع کروائیں

تا کہ ہم آپریشن شروع کریں۔"

"ڈاکٹر آپ پیسوں کی فکر نہ کریں آپ بس میری بچی کو بچا لیں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ریاض صاحب نے روتے ہوئے ڈاکٹر سے التجا کی۔

"دیکھیں ہم اپنی پوری کوشش کریں گے باقی سب اللہ بہتر کرے گا۔"

ڈاکٹر اپنے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔ریاض صاحب غم زدہ چہرہ لیے موبائل پر گھر کا

نمبر ملانے لگے تاکہ پیسوں کا انتظام کیا جاسکے۔

لیکن ایک وہ تھا جو ڈاکٹر کی باتوں کے بعد سے اب تک ساکت کھڑا تھا آنکھیں خشک اور نظریں ایک ہی

نقطے پر مرکوز تھیں کتنے ہی لمحے بیت گئے۔

آپریشن شروع ہوئے بھی ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا مگر

اس کی حالات جوں کی توں تھی ریاض صاحب کا دل شدت غم سے پھٹ رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ اپنے لختِ جگر کی طرف بڑھتے اسٹریچر کی آواز نے دونوں کو متوجہ کیا دونوں بے تابانہ اسٹریچر کی طرف بڑھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بڑے بابا یہ.. یہ نانی کشورا کا چہرہ کیوں ڈھانپا ہوا.. کپڑا

ہٹائیں اسکے چہرے سے۔"

وہ اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا اور ریاض ملک

کو اپنا آپ سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

تلخ حقیقت انکے سامنے تھی۔

"سوری سر ہم آپکی بچی کو نہیں بچا سکے، دونوں ٹانگیں اور دونوں بازوؤں کی ہڈیاں توڑی گئی

تھیں،

اور بچی کی گردن دونوں کندھوں کے درمیان ایک طرف لڑھکی

ہوئی تھی

گردن کی ہڈی کو توڑ کر شہ رگ بھی کاٹ دی گئی تھی۔

بچی خود پر ہوئے ظلم کو برداشت نہیں کر پائی اور اسی لیے سروائیو نہیں کر سکی..

اللہ آپکو صبر دے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ڈاکٹر دکھ سے کہتا انہیں تسلی دیتے آگے بڑھ گیا۔

"یہ.. یہ ڈاکٹر کیا کہہ رہے بابا...

اوئے کشورا اٹھ کر بیٹھو کیا ڈرامے کر رہی اس نے غصے سے کپڑا ہٹانا چاہا مگر ریاض ملک نے ایسا کرنے

سے روک دیا اتنے میں گھر کے باقی افراد بھی آ گئے

ایک قیامت تھی جو اس خاندان کے مکینوں پر برپا

ہوئی تھی۔

ذونی خاموش نگاہوں سے سب دیکھ رہا تھا اچانک ہر طرف اندھیرا چھا گیا اور اس نے خود کو بے جان

محسوس کیا.. ذیشان ملک سرخ آنکھیں لیے اسکی طرف

بڑھے جو زمین بوس ہو چکا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مماجی"

"مماجی"

ذوالنون ملک زور زور سے چیخ رہا تھااور رو رہا تھا۔

"مما اسے کہیں ناں کہ مجھے چھوڑ کے نہ جائے

میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر اب

اب پکا اسے

تنگ بھی نہیں کروں گا ہاں ہاں

اب پکا وعدہ تنگ

نہیں کرتا"

وہ ساتھ ہاتھوں سے نہیں نہیں کے

اشارے بھی کر رہا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"میرے بچے حوصلہ کرو کیوں اس طرح

سے میرا دل دہلا رہے ہو"۔

مناہل بیگم مسلسل اسے سنبھالنے

کی کوشش کر رہی تھیں جو بالکل اپنے

حواسوں میں نہیں تھا۔

"کک.. کیسے کروں حوصلہ

نہیں ہو رہا آپ روکیں اسے"

وہ اور زور سے چیخا۔

"چندا"

انہوں نے مضبوطی سے اسے کندھوں سے تھاما۔

"نینی ہماری زندگی سے جانے کیلیے ہی آئی تھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور

وہ چلی گئی اب ہماری زندگیوں میں وہ

کبھی واپس نہیں آئے گی کبھی بھی نہیں"۔

اس نے نفی میں سر ہلایا

اور دھندلی بصارت سے اپنے آنگن کی رونق کو

خود سے دور آخری نظر دیکھا اور پھر وہ وہیں

انکے قدموں میں ہوش و خرد

سے بیگانہ ہو گیا۔

_______________جاری ہے_______________

#ریزہ_میری_ذات

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_19_پہلا_حصّہ

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

مہندی کی تیاریاں زور وشور سے ہو رہی تھیں.. حمنہ کے کہنے پر سب ینگ پارٹی کو چھٹی کروادی گئی۔

"تایا جان اور ابو جان یار مانا کہ پڑھائی ضروری ہے پر میں اپنی چھوٹی

بہنوں اور اپنے چھوٹے نکمے بھائیوں کیلئے آپ سے

ریکوئسٹ کر رہا ہوں کہ آپ انہیں بھی چھٹی کروالیں

تاکہ میری شادی کے کام کروانے میں انکا بھی کچھ

ہاتھ ہو۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حسن نے سنجیدگی سے کہتے بات مکمل کی۔

اسکے لاڈلے ردوان اور اسامہ دونوں نے بمشکل مسکراتے ہوئے اسکی طرف دیکھا۔

ابھی وہ اسے کچھ نہیں کہہ پائے دونوں ابوؤں کے

سامنے ان بیچاروں کی کہاں چلتی تھی صرف

حسن اور حمنہ کی بات کو اہمیت دی جاتی تھی کیونکہ حمنہ باقیوں کی طرح فضول گوئی یا تنگ کرنے سے

پرہیز کرتی اور اسکا رویہ ان سب سے مختلف تھا۔

وہ انکے خاندان کی ڈیسنٹ بچی گردانی جاتی تھی لیکن حسن اور ردوان اسے تنگ کرتے ہی رہتے اور تب

وہ بالکل ڈیسنٹ نہیں لگتی تھی۔

جبکہ اباسہ اور نشال دونوں ہی بہت لڑاکا تھیں دونوں

کی بنتی بھی بہت تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پیچھلے دنوں انکی ڈانس کی زیادہ پریکٹس

نہیں ہوئی

تو ان دونوں نے آج خوب پریکٹس کرنے کا فیصلہ کیا۔

حسن تو آرمی میں تھا اسکی ٹرینگ ہی ایسی

ہوئی تھی کہ وہ ہر کام پرفیکٹ اور ٹائم پر انجام

دیتا تھا۔

آج چوہدری خاندان میں جشن کی رونقیں عروج پر تھیں کیونکہ آخر وہ دن آہی گیا جس کا سب

کو انتظار

تھا۔

مہندی کے فنکشن کا انتظام گھر کے پیچھے بنے گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ یہ اسحاق چوہدری اور علی

چوہدری

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کی ذاتی جگہ تھی جسے ینگ پارٹی اپنے کھیلنے کی سرگرمیوں

کیلئے استعمال کرتی تھی۔

گراؤنڈ کی ڈیکوریشن ابھی ہو رہی تھی۔سب قریبی

رشتہ دار کل رات ہی پہنچ گئے تھے۔

گرین کلر کے شرارہ پر، گرین ہی کرتی پہنے اور سر پر ہم رنگ دوپٹہ اچھے سے سیٹ کیے، بالوں

کی مانگ نکال

کر دونوں اطراف پر پھیلائے، سر پر ماتھا پٹی، کانوں میں جھمکے، گلے میں خوبصورت نازک سا

نیکلس

پہنے اور خوبصورت میک اپ کے ساتھ وہ آئینے کے سامنے کھڑی گنگنا رہی تھی۔

"ہائے وے میں کنی سوہنی آں

ہائے وے میرے جھمکے واہ بھئی واہ"

اس نے گانے کے الفاظ اپنی مرضی سے ادا کیے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پورے ڈریس پر گولڈن اور گرین

کلر کے موتیوں کا کام کیا گیا تھا۔

فروری کا مہینہ آدھا گزر گیا تھا اور رات کے وقت تو ٹھنڈ

بھی ہوتی تھی اس لیے اسنے اپنے کندھوں پر شال

اوڑھ لی۔

ابھی وہ اپنے کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھی ہی تھی کہ

کھڑکی پر کھٹکا ہونے پر وہ جھٹ سے کھڑی ہوئی

اور شال سے اپنا سر بھی ڈھانپ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر دیکھتی حسن کو کھڑکی سے کودتے دیکھ کر وہ گھبرا گئی مگر اس

نے

اپنی گھبراہٹ کو چھپا کر فوراً سے دوپٹے کا گھونگھٹ

نکال لیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"السلام علیکم میری چشمش؟

ارے یہ گھونگھٹ کیوں نکالا ہے؟..ہٹاؤ یار اسے-"

حسن نے دوپٹہ ہٹانے کی کوشش کی مگر حمنہ فوراً

پیچھے ہٹ گئی-

"وعلیکم السلام... گھونگھٹ کو چھوڑو یہ بتاؤ تم

یہاں کیا کر رہے ہو؟"

اس نے لہجے کو غصیلہ کرتے ہوئے کہا ورنہ وہ اسکی اپنے کمرے میں موجودگی سے ڈر رہی تھی-

"میں تو بس تمہیں دیکھنے آیا تھا کہ تم کیسی

لگ رہی ہو؟ لیکن تم نے تو چہرہ ہی چھپا لیا ہے-"

"واہ کیا کہنے آپکے مسٹر حسن...ڈراموں اور فلموں

کے ہیروز کا بھوت چڑھ گیا ہے تم پر..جو تم بھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مہندی کے دن ہی اپنی ہونے والی دلہن کے دیدار کیلئے چلے آئے اور اپنا دو نمبری رومان

جھاڑنے کی کوشش

کر رہے ہو۔

ورنہ میں نہیں جانتی تمہیں کبھی سیدھا نام تو لیا نہیں میرا ہمیشہ "چشمش" ہی کہتے ہو۔"

حمنہ نے اب اپنے اصلی روپ میں جواب دیا۔

"دیکھو میں ان جیسا ہیرو نہیں ہوں.. میں ایک یونیک

ہیرو ہوں۔ تم نے کبھی دیکھا ایسا ہیرو جسے

مہندی کا فنکشن شروع ہونے سے پہلے ہی اپنی دلہن کا خوبصورت مکھڑا دیکھنے کا موقع مل

جائے... اور رہی بات چشمش کی تو..."

"حسن فوراً نکلو میرے کمرے سے کیوں مجھے اور

خود کو ذلیل کروانا چاہتے ہو؟"

حمنہ نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اب دیکھ لو کبھی تم نے کسی فلم یا ڈرامے میں

دیکھا ہو گا کہ ہیرو خود کے ساتھ ہیروئین کو

بھی ذلیل کروائے اور وہ ہو بھی ہیروئین کا شوہرِ نامدار۔"

حسن نے ذرا سا آگے جھکتے ایک ادا سے کہا۔

وہ گولڈن کلر کا کرتا شلوار پہنے اور گلے میں گرین کلر

کی مالا ڈالے بڑھی ہوئی شیو کیساتھ اسکے

سامنے جھکا کہہ رہا تھا۔

حمنہ نے جلدی سے اس کے چہرے سے نگاہ ہٹائی اور

اپنے اور حسن کے درمیان مزید فاصلہ قائم کیا۔

اسکی اس حرکت پر حسن ہلکے سے مسکرایا اور اپنے کرتے کی جیب سے گجرے نکالے جو حمنہ کو

بے حد پسند

تھے اور اسی نے حسن کو کہا تھا کہ کبھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس نے بھولے سے بھی کوئی گفٹ نہیں کیا مگر وہ

اسطرح اور اس موقع پر دے گا اسکا اسے اندازہ نہیں تھا۔

"تمھیں لگتا ہے کہ کیپٹن حسن چوہدری اتنا چھچھورا ہو سکتا ہے۔؟"

ہائے یہ کیپٹن حسن کی معصومیت جس پر

حمنہ چوہدری کو کوئی

شک نہیں تھا۔

__________جاری ہے__________

☐☺☐☺کیسی لگی پھر

😍😍اپنی رائے ضرور دیں

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#قسط_نمبر_19_دوسرا_حصّہ

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

حمنہ نے دھیمی مسکان کیساتھ گجروں والا پیکٹ پکڑ لیا-

"سنو"

حسن جو واپس جانے کیلئے کھڑکی کی طرف بڑھا ہی تھا

اسکی آواز سن کر وہیں رک گیا-

"بولو"

"گجروں کیلئے شکریہ کیپٹن حسن

اور مہندی کی بہت مبارک ہو-"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حمنہ نے لہجے میں نرمی سموتے ہوئے کہا۔

اسکی بات پر حسن کے چہرے پر ہلکا سا تبسم بکھر گیا۔

"مینشن ناٹ چشمش اور کل بارات کی مبارک باد میں

دوں گا۔"

کہتے ساتھ ہی وہ کھڑکی سے باہر کودا کہ کہیں

اسکی دلہن اپنے ہونے والے دولہے کی "چشمش" کہنے پر

دھلائی نہ کر دے۔

حمنہ کے کمرے کی کھڑکی باہر لان میں کھلتی تھی۔

وہ تیزی سے کھڑکی کی طرف آئی مگر حسن بھاگتا ہوا

انکے گھر کا بیرونی گیٹ پار کر گیا۔

حمنہ نے آہستہ سے چہرے کا گھونگھٹ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہٹایا تو شادی کیلئے لگائی گئی جگمگاتی لائٹوں میں اسکا چمکتا دمکتا چہرہ مزید روشنیاں بکھیرنے لگا

کچھ اسکا اپنا دل بھی خوشی اور الفت کے جذبات سے

لبریز تھا اور ہوتا بھی کیوں ناں؟

کہ ابو جان نے اسکے لیے ایک بہترین

شریکِ حیات کا انتخاب کیا تھا۔

مطمئن دل کیساتھ وہ دوبارہ صوفے پر آکر بیٹھی اور

تھوڑی دیر آرام کی غرض سے آنکھیں موند

گئی کیونکہ پھر رسموں میں تھکاوٹ بہت ہونی تھی۔

ابا سہ اور نشال ایک جیسے کپڑے زیب تن کیے ڈانس کی پریکٹس کرنے میں مصروف تھیں۔

اورنج رنگ کا لہنگا اس پر ہلکے سبز رنگ کی کرتی پہنے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور گہرے گلابی رنگ کا دوپٹہ ایک کندھے پر ڈالے

ہلکے میک اپ میں وہ

دونوں بہت بچ رہی تھیں۔

"آپی میری تو بس ہو گئی ہے ڈانس کرتے... اب تھوڑی دیر

ریسٹ کر لیتے ہیں ورنہ سٹیج پر ڈانس کرنے کے قابل نہیں رہیں گے۔"

ردوان سے چھوٹی نشال تھکے ہوئے انداز میں کہتی

دھپ کی آواز کیساتھ بیڈ پر ڈھیر ہو گئی۔

"میری جان ابھی تو دس منٹ گزرے ہیں ہمیں

دوبارہ پریکٹس کرتے ہوئے ورنہ پیچھلے

دو گھنٹوں سے

تم نے ڈانس کیا ہی کب ہے؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دس بار تو تمھیں بھوک لگی ہے چھتیس بار تم نے پانی

پیا ہے... ٹھمکا تمہارا ٹھیک سے ٹھمک نہیں رہا اور

تم ہو کہ کھانے پینے اور سونے پر کمر

ٹکا کر بیٹھی ہو۔

جو کرنے والا کام ہے وہ کرو کیوں ابا سہ چوہدری کی

محلے کی لڑکیوں کے سامنے ناک کٹوانا

چاہتی ہو؟

اور اسکی عزت کا "پتیسا" بنانا چاہتی

ہو۔

اے اٹھ جا بہن کیوں تجھے میری باتوں کا اثر

نہیں ہوتا؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"آپی جتنا مرضی ڈانٹ لیں اٹھوں کی تو میں اپنی

مرضی سے ہی

اور رہی بات آپکی عزت کی تو وہ پہلے بھی

اتنی ہی ہے کہ اسکا پتیسا بن بھی گیا تو ایک بچے کی

داڑھ ہی گیلی ہونی ہے-"

نشال نے منہ پہ تکیہ رکھتے ہوئے شرارت سے کہا۔

اباسہ نے زور سے اپنا پاؤں اسکی ٹانگ پر مارا۔

"شکل سے تو نہیں پر باتوں سے تم حیدر اور ردوان کی

بہن ہی لگتی ہو میں جا رہی ہوں یہاں سے

اور اب تمہیں نہیں کہوں گی کہ پریکٹس

کر لو

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نئ تے ناں سئ.."

اباسہ ایک مکا بھی اسکی کمر پر جھڑتی کمرے سے

باہر

نکل گئ اور نشال ارے ارے کرتی اسکے پیچھے گئ

کیونکہ اب وہ ناراض ہو گئ تھی

مگر نشال کیلیئے اباسہ کو منانا مشکل کام نہیں تھا۔

ان تینوں کا ایک دوسرے سے پیار ہی اتنا تھا کہ لڑائی کر کے

کب صلح ہو جاتی پتا بھی نہیں چلتا تھا۔

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_19_تیسرا_حصہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

مہندی کیلئے گراؤنڈ نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا اور اسکا سارا کریڈیٹ ردوان اور اسامہ کو جاتا تھا۔

گراؤنڈ کی سجاوٹ کو درمیان میں سرخ پردے کے ذریعے دو حصوں میں بانٹا گیا۔

لڑکیوں والے حصے میں سٹیج کو سرخ اور سنہرے رنگ کے امتزاج کے نفیس پردوں، اصلی گلاب کے پھولوں سے سجایا گیا

سٹیج پر جدید طرز کا صوفہ بھی سنہرے رنگ کا تھا جس کی باؤنڈری پر سرخ ویلوٹ کی لیس لگائی گئی تھی۔

صوفے کے آگے میز کی بجائے چھوٹی ٹیبل کے سائز جتنی چارپائی تھی۔

نشال اور ابا سہ نے اپنی کرافٹنگ سے اسے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

روایتی انداز میں سجایا تھا۔

اور اس پر ایک پھولوں سے سجا بڑا پرات رکھا جس میں مہندی کی رسم کی ادائیگی کیلئے

ساری اشیاء الگ الگ خانے بنا کر ترتیب سے رکھی گئیں۔

ہو بہو ایسا سٹیج لڑکوں کی طرف سجایا گیا

تھا مگر فرق صرف اتنا تھا کہ انکی سجاوٹ گولڈن اور سبز رنگ سے کی گئی اور پھول گلاب کے ہی

استعمال کیے گئے تھے۔

لڑکیوں والے حصے میں داخل ہونے سے پہلے گولڈن رنگ

کے پردے کا دروازہ بنایا گیا تھا

جس کے چاروں طرف سبز روشنیاں جگ مگ کر رہی تھیں۔

ایسے ہی لڑکے والوں کے داخل ہونے سے پہلے سبز پردے کا دروازہ تھا جسکے گرد سنہری

روشنیاں اپنی پوری چمک کیساتھ جگمگا رہی تھیں۔

کھانے کا انتظام اسحاق چوہدری کے لان میں کیا گیا تھا سب مہمانوں کو کھانا کھلایا جا چکا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

لڑکے اور لڑکیوں کا فنکشن الگ الگ ہی تھا اور اس میں حمنہ کی رضامندی بھی شامل تھی وہ اکٹھے فنکشن کرنے کے حق میں نہیں تھی۔

ساری نوجوان پارٹی میں لڑکے حسن کے استقبال کیلئے پٹاخوں کا سامان ہاتھ میں لیے کھڑے تھے اور لڑکیاں حمنہ کے استقبال کیلئے باہر نکلی ہی نہیں شاید انہوں نے کوئی سرپرائز تیار کیا تھا۔

خیر ڈھول کے بجنے کی آواز پر سبھی لڑکے حرکت میں آئے اور پھر

ایک کے بعد دوسرا پٹاخہ چلنے اور تیز ڈھول کی تھاپ پر

ایک خوبصورت "ٹانگے" کی انٹری ہوئی جسے "کیپٹن حسن چوہدری" یعنی دولہا صاحب پوری شان سے بیٹھے چلا رہے تھے۔

سواریوں میں دولہن حمنہ چوہدری تھی جو اپنے بھائی حیدر اور ردوان کے درمیان گھونگھٹ نکالے، سر اٹھائے اپنے بھائیوں کے سنگ گراؤنڈ میں داخل ہوئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ڈھول اور پٹاخے ہنوز بج رہے تھے اور سارے کزنز اسامہ کیساتھ مل کر بھنگڑے ڈال رہے تھے۔

گھوڑے کو سنہری اور سرخ چادر کے ہار پہنائے ہوئے تھے۔

حیدر اور ردوان جو کالے کرتا شلوار پر گولڈن واسکٹ پہنے اور دونوں ہاتھوں میں سبز رنگ کے بینرز تھامے جس پر سرخ اور گولڈن موٹے دھاگے کیساتھ

"حسن تے حمنہ دی مہندی تے ساڈے ولو جی آیاں نوں"

لکھا تھا۔

بینرز کو لہراتے اور چہروں پر

مسکراہٹ سجائے وہ دونوں بھی جھوم رہے تھے۔

ٹانگہ ٹینٹ سے تھوڑا فاصلے پر رکا۔

حیدر اور ردوان جلدی سے نیچے اترے اور بینرز سمیت بھنگڑے والوں کیساتھ شامل ہو گئے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حسن مسکراتے ہوئے نیچے اترا توسب حسن کے گرد جمع ہو گئے اور اسے بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔

کچھ دیر بعد حسن کے علاوہ تینوں لڑکے حمنہ کے

پاس آئے اور اسے اترنے میں مدد دی اس نے باری باری

تینوں کو اپنے ساتھ لگایا۔

یہ منظر بہت دلکش تھا خوشی کا موقع بھی تھا اور غم بھی

تھا کہ گھر کی لاڈلی رخصت ہونے جارہی۔

کچھ لڑکیوں نے اس پر چادر تانی اور اس کو لیے لڑکیوں کے حصے کیطرف چل پڑیں۔

حسن لڑکوں کیساتھ چل پڑا۔

گھر کے تینوں لڑکے ایک جیسے کرتا شلوار پہنے ہوئے تھے۔

حمنہ کے داخل ہوتے ہی ہر طرف اندھیرا کر دیا گیا اور

پھر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اچانک پروجیکٹر کی روشنی ہوئی اور اس پر ایک ویڈیو سٹارٹ ہو گئی۔

جس میں بچپن سے اب تک کی اسکی ہر تصویر موجود

تھی اپنی دوستوں، بھائیوں، کزنز، اور سب سے زیادہ

اسحاق چوہدری کیساتھ تھیں۔

ویڈیو کے دوران حمنہ کے ایک لمحے کیلئے بھی

آنسو نہ تھمے چاہے وہ اپنے گھر سے ساتھ والے گھر رخصت ہو کر جا رہی تھی۔

مگر جو سکون اپنے گھر اور جو عیش ایک باپ کرواتا

وہ کوئی نہیں کرواتا، باپ تو بیٹی کی چھوٹی

سی چوٹ پر اتنے فکر مند ہو جاتے ہیں مگر ہمارے معاشرے میں وہی بیٹی

سسرال میں اتنی تکلیفیں برداشت کرتی ہے۔

حمنہ نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی تو اسحاق چوہدری

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پیچھے داخلی پردے کے پاس خاموشی سے کھڑے تھے۔

حمنہ بھاگ کر انکے قریب گئی اور انکے سینے پر سر

رکھے خوب روئی۔

وہ خود بھی آبدیدہ ہو گئے سب نے انہیں چپ کروایا۔

ویڈیو کے آخر میں جو گانا لگا اس نے سب کو

مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"رب ہنستا ہوا رکھے تم کو

تم تو ہنسنے کی عادی ہو

اس گھر میں خوشحالی آئے

جس گھر میں تمہاری شادی ہو"

سب ہنستے مسکراتے سٹیج کی طرف بڑھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مگر خوشیوں کے لمحات تھوڑے ہوتے ہیں... غم نے خود غمزدہ ہوتے ہوئے اس آشیانے کو دیکھا تھا جس

پر دکھوں کے بادل جلد آنے والے تھے۔

کسے خبر تھی کہ خوشی کیساتھ غم بھی تو ساتھ ہی آتے ہیں۔

جاری ہے

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_20

(میری اجازت کے بغیر کوئی کاپی پیسٹ نہ کرے شئیر کر سکتے ہیں)

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

صبح کے سوا نو ہو رہے تھے۔ مہتاب ولا سے آنے والی اونچی اونچی رونے کی آوازیں اس گھر میں برپا ہوئی قیامت کی دہائیاں دے رہی تھیں۔

سب رشتہ دار جنازے پر پہنچ گئے تھے۔

انتظار تھا تو صرف

زاہد ملک اور ہارون ملک کا جو 10 بجے تک فیصل آباد

پہنچنے والے تھے۔

تدفین کیلیئے ساڑھے دس بجے لے جایا جانا تھا۔

دانین سپاٹ تاثرات کیساتھ نینی کی چارپائی کو دیکھ

رہی تھی۔ ایک دھندلا سا منظر اسکی آنکھوں

کے سامنے لہرایا۔

جب زاہد ماموں نے مسقط سے کچھ سامان بھیجا تو

ریاض ملک بچوں کیساتھ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ سامان دینے فیصل آباد آئے۔

تابندہ سب بچوں کو کھانے کیلئے بلانے آئی تو

نینی اسے

اپنے ساتھ لیے بغیر بھاگ گئی اور جب کھانے کیلئے

بیٹھے تب بھی اسکے ساتھ نہیں بیٹھی اور آصفہ کیساتھ بیٹھ گئی۔

اسے بہت دکھ ہوا پھر وہ نینی سے ناراض ہو گئی۔

نینی کی پیدائش پر وہ دو سال کی تھی۔ اسے نینی

بہت پسند تھی کیونکہ وہ اتنا روتی نہیں تھی

مگر اسکا

اپنا بھائی شہیر جو نینی سے ایک ماہ ہی چھوٹا تھا

وہ بہت روتا اور جب دانین کے پیار کرنے پر بھی چپ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ناہوتا

تواسے غصہ آتا کہ وہ کیوں چپ نہیں ہوتا لیکن

نینی کی دانین کے ساتھ خاصی دوستی ہوگئی اور

پھر

بڑے ہوتے ہوتے یہ دوستی پروان چڑھتی گئی۔

وہ دونوں لڑتی بھی تھی مگر جھٹ دوستی بھی

ہوجاتی۔

کھانے کے بعد نینی اس کے پاس آئی تب بھی دانی نے کوئی بات نہیں کی۔

نینی پریشان ہوگئی کہ ناجانے دانین اس سے بات

کیوں نہیں کر رہی ہے؟

رات جب سب بچے سونے کیلیئے اپنے اپنے ٹھکانوں پر گئے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تو نینی اپنے کمرے میں جانے

کی بجائے دانی کے کمرے میں چلی گئ۔

جہاں وہ اور زینی بیڈ پر لیٹی باتیں کر رہی تھیں۔

"دانی"

اس نے آہستہ سے اسے پکارا۔

وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئیں۔

"کیا بات ہے نینی۔"

دانی پریشانی سے اٹھی کہ سب تو اپنے کمروں میں جا

چکے ہیں تو وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔

"کچھ نہیں میں تو بس یہ پوچھنے آئی تھی کہ

تم مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہی۔ میں نے کوئی غلطی کی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں بہت بڑی غلطی کی ہے تم نے۔پہلے جب کھانے

کیلئے بلایا تو تم خود ہی اکیلی بھاگ گئی اور

پھر کھانے کیلئے بیٹھے تھے تب بھی تم

میرے ساتھ نہیں بیٹھی۔"

دانی نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"مجھے ناں بھوک بہت زیادہ لگی تھی اور تم تو جانتی

ہو کہ مجھے صالحہ پھوپھو کے ہاتھ کا بنا کسٹرڈ

بہت پسند ہے اور میں اسی لیے

جلدی بھاگ گئی کہ جہاں کسٹرڈ والا

باؤل پڑا ہو گا تو مجھے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہی جگہ ملے۔"

نینی کے معصومیت سے کہنے پر دانین کا قہقہہ

بلند ہوا۔

وہ کیوں اتنی پیاری اور معصوم سی تھی کہ اسکی ہر ادا سبھی کو بہت بھاتی تھی۔

وہ اس قدر معصومیت سے بات کرتی تھی کہ اس کے

بات کرنے کے انداز سے ہی مقابل زیادہ دیر

ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

"میری پیاری سی نینی کیا میرے ساتھ بیٹھنے سے تمہیں

کسٹرڈ کھانے کو نہیں ملنا تھا؟

جو تم فٹافٹ بھاگ گئی۔

اسکا مطلب تم کبھی بھی مجھے ایسے چھوڑ کر اکیلی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کھانے بھاگ جاؤ گی۔"

"ارے نہیں ناں۔

پرامس...پکاوالا۔ آئندہ کبھی بھی کھانا تو کیا کہیں بھی

اکیلے تمہیں لیے بغیر نہیں جاؤں گی۔

بلکہ تمہیں ساتھ لیکر بھاگوں گی۔"

اس نے کھکھلاتے ہوئے دانی کو اپنے ساتھ لگایا۔

زینی جو خاموشی سے ان دونوں کو باتیں کرتا سن رہی

تھی۔

وہ بھی بیڈ سے چھلانگ لگاتی نیچے اتری اور

ان دونوں کیساتھ لپٹ گئی۔

"میں خاموشی سے آپکی باتیں سن رہی تھی کیونکہ مما

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کہتی ہیں کہ بڑوں کی باتوں میں بولتے

نہیں مگر اب آپ دونوں ہنس رہی پھر بھی مجھے

بلایا نہیں تو میں خود ہی آگئی۔"

وہ دونوں اسکی بات پر ہنس پڑیں اور اسے بھی

اپنے ساتھ لگالیا۔

"نینی کہاں جارہی ہو؟"

دانین نے دیکھا کہ اب وہ اکیلی ہی کھڑی ہے اس کیساتھ

زینی نہیں تھی مگر زرنین اسے دور جاتی دکھائی

دی۔

"میں سونے جارہی ہوں۔ مجھے بہت نیند آرہی ہے اور مجھے اکیلے سونا ہے تمہیں اپنے ساتھ

نہیں

سلانا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نینی نے نیند سے بھری سرخ آنکھوں سے کہا جنہیں

وہ دور سے بھی آسانی سے دیکھ پا رہی تھی۔

"لیکن نینی تم اس گڑھے میں گر جاؤ گی ادھر مت جاؤ۔

نینی

نینی۔ رکو میری بات سنو۔"

نینی نے اسکے کہتے ساتھ ہی بھاگنا شروع کر دیا تھا۔

پھر اچانک وہ اسے کہیں دکھائی نہ دی۔

اس نے زور زور سے پکارا کہ وہ اسے چھوڑ کر نہ جائے

مگر وہ اسے چھوڑ کر جا چکی تھی۔

اس نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولی۔ اسکا پورا جسم

پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اپنے ارد گرد نگاہ

دوڑائی تو کوئی نا تھا۔

زینب اپنی سائیڈ پر سوئی خراٹے لے رہی تھی۔

جس دن نینی کا جنازہ تھا وہ اسکی میت کو دیکھتے

یہ سب سوچ رہی تھی اور وہ اسکے

خواب میں آئی تھی۔

بے اختیار بہت سے آنسو اسکی گالوں پر بہہ گئے۔

اس نے اپنے گیلے چہرے کو صاف کیا اور پانی پی کر

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔

صبح کا ایک بج رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تہجد کے نوافل ادا کرنے کی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

غرض سے واشروم کی طرف بڑھی۔

مہندی کی ساری رسمیں ادا کی جا چکی تھیں۔اسی میں

ہی صبح کا ایک بج گیا۔

لڑکوں کی طرف حسن کو رسم ادا کرتے ہی حمنہ

کیساتھ بیٹھا دیا گیا اور اب سب گھر والے

اور قریبی رشتہ دار اکٹھے انکی رسم ادا کر رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ردوان، اسامہ اور حیدر اپنی پوری

فیملی اور انکے کزنز، ماموں، ممانیاں اور خالہ لوگ شامل

تھے۔انہیں لیکر علی چوہدری کے لان میں آ گئے۔

سب کی حیرانگی دیکھنے لائق تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ان تینوں نے لان کو ایسے خوبصورت انداز میں سجایا

تھا کہ بے اختیار سب کے لبوں سے

تعریفی کلمات ادا ہوئے۔

مہندی رنگ کا قالین بچھایا ہوا تھا اسکے اطراف میں

اورنج اور سرخ رنگ کے پردے لگائے گئے تھے۔

دولہا اور دولہن کیلیئے دو گاؤ تکیے سٹیج کے طور

پر رکھے گئے اور ان کے نزدیک ایک شیشے کی چھوٹی میز

رکھی تھی جس پر رنگ برنگی پرچیاں پڑی تھیں۔

پوری فیملی کو انکے استقبال

کیلیئے کھڑا کیا گیا۔

اور انھوں نے ہاتھوں میں پھولوں کی پلیٹیں پکڑی ہوئی تھیں.

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حمنہ اور حسن اکٹھے لان میں داخل ہوئے.

پیچھے گھر کے تینوں لڑکے اور دونوں لڑکیاں

بھی تھیں۔

مہندی کا اصل فنکشن تو اب شروع ہوا تھا۔

"چشمش وہ دیکھو میرے ماموں کی بیٹی علینہ مجھے کیسے گھور رہی ہے۔"

حسن جو اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر چل رہا

تھا ہلکی آواز میں اسے جلاتے ہوئے بولا.

"اور تمہیں پتہ ہے کہ ممانی تو میرے لیے اسکا رشتہ لیکر

آئی تھیں کہ ہم نے اپنی بیٹی کی شادی کرنی ہے

تو حسن چوہدری سے ورنہ کہیں نہیں کریں

گے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بھئی اتنا خوبصورت، ہونہار اور بہادر فوجی بھلا کوئی

ہاتھ سے جانے دیتا ہے بھلا۔"

حمنہ نے کوئی جواب دینا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ

دونوں ان سب کے قریب پہنچ گئے تھے۔

ان پر پھولوں کی پتیاں برسائی گئیں۔

سب بڑوں سے پیار لینے کے بعد اپنے جوتے اتار کر وہ دونوں

اپنے اپنے تکیے کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔

باقی پلٹون کو ابھی قالین پر بیٹھنے کی اجازت نہیں

ملی تھی کیونکہ تینوں لڑکوں کے اشارے

پر وہ بیٹھ سکتے تھے۔

______________جاری ہے______________

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_21

"السلام علیکم

ایوری ون!

ہاں تو بھئی حال احوال میں ہر گز نہیں پوچھوں گا۔

کیونکہ

آپکے ہنستے مسکراتے چہروں سے بخوبی اندازہ ہو رہا

ہے کہ سب خیریت سے ہیں۔"

اسامہ اپنے لاابالی انداز میں فنکشن کو ہوسٹ کرنے لگا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"تجھ سے امید بھی یہی تھی چاچا سمو۔"

قریب ہی کھڑے ردوان نے چپکے سے اسکے کان میں اسطرح سے سر گوشی کی جیسے بہت اہم بات کرنی ہو۔

اسامہ، ردوان اور حیدر، تینوں حسن والی سائیڈ پر کھڑے تھے جبکہ اباسہ اور نشال دونوں حمنہ والی سائیڈ پر کھڑی تھیں۔

"تو اپنی چونچ بند کر لے خبیث انسان.. پہلے ہی تیری طرف میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں۔ یہ شادی تو گزر جائے تیرے دماغ کے سارے پیچ کسوں گا میں سرجن صاحب۔"

اسامہ نے اسے گھورتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

"ہاں جی...

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

توجناب آپ لوگ سوچ رہے ہوگے کہ مہندی کی ساری رسمیں ادا ہو گئی ہیں تو اس لان کو سجانے کی اور آپ لوگوں کو یہاں کھڑا کرنے کی بھلا اب کیا تک بنتی ہے؟

سوچ رہے ہیں ناں؟؟"

اب کی بار حیدر نے ہوسٹ کی کرسی سنبھالی اور پرُجوش ہوتے ہوئے سب سے مخاطب ہوا جنھیں ابھی بیٹھنے کا اشارہ نہیں ملا تھا۔

"توجناب اب سبھی مرد حضرات اور لیڈیز حضرات

قالین پر موجود پرچیوں پر لکھا اپنا نام دیکھ کر بیٹھ جائیں۔"

سب اشارہ ملتے ہی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔خوب چہ مگوئیاں ہو رہی تھی کہ

"جی جناب اب آپکی الجھن ختم کرتے ہیں کہ آپ سب کو یہاں کیوں لایا گیا ہے تو وجہ یہ ہے کہ "اٹس ٹائم فار سم

ہلاّ گلاّ" کیونکہ ایسے آزادانہ موقع پھر کب ہم ملے.. پتا نہیں.. تو پھر اب ہم اپنے شور شرابے کا آغاز لڑکوں کے ڈانس سے کرتے ہیں.. اوکے جی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ابا سہ نے فل فارم میں آتے ہوئے اپنی بات ختم کی اور اسکے ساتھ ہی تالیوں کی گونج اٹھی-

ردوان اور اسامہ نے مہارت سے ڈانس کیا اور خوب داد سمیٹی- آج کے دن کسی پر کوئی پابندی عائد نہیں تھی سو سب ینگ پارٹی خوب فنکشن کے مزے لوٹ رہی تھی-

لڑکوں نے دولہا جی اور اپنے ابوؤں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور خوب بھنگڑے ڈالے...

مینوں یار دے ویاہ تے نچ لین دے نی

مینوں یار دے ویاہ تے

نچ لین نچ لین دے نی

پورا لان اِس گانے کی آواز سے گونج رہا تھا-

رِدوان اور علی چوہدری دوسری طرف اسامہ اور

اسحاق چوہدری کی جوڑی بنی ہوئی تھی اور دونوں لڑکوں نے اپنے اگلے پچھلے سارے بدلے

انہیں اپنے ساتھ

ٹیڑھا میڑھا ڈانس کروا کر لیے... دونوں بھائیوں کی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بس ہو گئی تھی اور انہوں نے اشارے سے دونوں کو رکنے کا کہا جنہیں پتا نہیں کونسے "چاہ" چڑھے ہوئے تھے اور انکا ڈانس رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا.. جو ڈانس کم اور دھمال زیادہ لگ رہی تھی۔

آخر کار ان کا دھمال ختم ہوا تو ابا سہ اور نشال نے اپنے رقص کے جلوے دکھائے... ابا سہ تو نشال کو اتنے اچھے انداز میں ڈانس کرتے دیکھ حیران ہی رہ گئی... پر خوش تھی کہ اسکی عزت کا نشال نے بھرم رکھ لیا۔

پھر باری آئی سب سے مزیدار گیم کی جسے لڑکیوں نے

ٹیبل پر پڑی پرچیوں میں چھپایا ہوا تھا۔

"سو لیڈیز اینڈ جینٹل مین.. اب ہم آپکے ساتھ ایک گیم کھیلیں گے.. یہاں موجود ٹیبل پر کچھ پرچیاں پڑی ہیں

آپ یہاں آئیں گے اپنے نام کی پرچی اُٹھائیں گے اور

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جو اس پر لکھا ہو گا وہ آپ کو کرنا پڑے گا اگر کوئی یہ گیم نہیں کھیلنا چاہتا تو ہم مجبور نہیں کریں گے... کیوں بھئی میرے بڑے بھائیوں لڑکیوں کی طرف سے چیلنج ہے... پھر قبول کرتے ہیں یا نہیں ؟؟

نشال جو سب کو گیم کے بارے میں تفصیلات بتا رہی تھی آخر میں اپنے بھائیوں کو للکارتی ہوئی اچھلی۔

"اوئے نشال تم نے یہ کیا کر دیا.. ہائے اپنے بڑے بھائی کیساتھ غداری کی اور اپنی گیم کی مجھے ذرا بھی ہوا نہیں لگنے دی.. کیوں کیا تم نے ایسا؟

ابھی رِدوان کچھ اور کہتا اُسامہ بات کے بیچ ہی کود پڑا۔

"نشال اِسے چھوڑو میری بات کرو تم تو کہتی تھی اسامہ بھائی آپ میرے بہت اچھے دوست ہیں... بھائی سے بات چھپانے پر میں تمہیں معاف کر دیتا پر اپنے بھائیوں جیسے دوست سے تم نے یہ بات چھپائی... یہ تم نے بالکل

بھی اچھا نہیں کیا اور ابا سہ تم.. میں تو تمہارا سب سے اچھا بھائی تھا میرے ساتھ...."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بسسسسس بہت ہو گئی ڈرامے بازی آپ دونوں کی..

اتنے ہی اچھے تھے تو ہماری ٹیم میں ہی رہتے ناں.. لڑکوں کی ٹیم میں کیا لڈو بانٹے جا رہے تھے؟؟

اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی اباسہ نے درمیان میں

ٹوک دیا۔

حیدر نے باقی دونوں کو اشارہ کیا جسے سمجھتے ہوئے وہ ٹیبل کی طرف بڑھے مگر آگے کھڑے

گارڈ کو دیکھ کر دونوں ہی سٹپٹا گئے۔

"کیوں بھئی چھوٹے بھائیوں کدھر جانے کے ارادے ہیں؟؟

حمنہ نے مسکراہٹ چہرے پر سجائے انکی طرف دیکھا۔

"کہیں بھی نہیں ہم تو بس ایسے ہی..."

پکڑے جانے پر دونوں نے بیک وقت گھبراتے ہوئے

جواب دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اتنی دیر میں اباسہ اور نشال بھی وہاں آگئیں اور دونوں کو وہاں سے ٹرخا دیا۔بڑے سب بچوں کی نوک جھوک سے بہت خوش ہو رہے تھے اور انہیں اس گیم سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔

"چلیں جی اب ہم اپنی گیم شروع کرتے ہیں۔ جسکا آغاز ہم اپنے پیارے دولہا جی سے کریں گے۔ آجائیں حسن بھائی

اور اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے ہماری گیم کا

افتتاح کریں۔"

نشال حسن کے پاس آئی اور اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے لگی۔وہ ہلکی سی مسکراہٹ کیساتھ کھڑا ہوا اور قریب ہی ٹیبل سے اپنے نام کی پرچی اٹھائی۔

"بلند آواز سے پڑھیے گا دولہا جی۔"

حمنہ نے شرارتی انداز میں اس سے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے پڑھنے لگا۔

"حسن چوہدری آپ اپنے تایا جان یعنی اسحاق چوہدری کی آپکو غصے میں ڈانٹتے ہوئے کی ایکٹنگ کر کے دکھا دیجیئے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور ہمیں کھل کر ہنسا دیجیئے ورنہ جیب سے تیس ہزار نکال دیجیئے۔"

آگے معصوم سے چہرے کا کارٹون بنا ہوا تھا۔ لکھائی دیکھ کر ہی وہ پہچان گیا کہ یہ کس کی کارستانی ہے اس نے

ایک نظر اپنی چشمش کو دیکھا اور ساتھ ہی

نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"بھائی ڈریں نہیں بتا دیں ان چھوٹی چیونٹیوں کو کہ آپ بھی فوجی ہیں اور فوجی کسی سے نہیں ڈرتے۔"

حیدر کے نعرہ لگانے پر اسامہ اسکے پاس آیا۔

"پر بھائی فوجی اپنے تایا جان سے بہت ڈرتے ہیں.. میری

مانیں تو انہیں واپس بلا لیں اور کہہ دیں ہم ہار

گئے اور پیسے میں دے دوں گا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اوئے چپ کر تو نے کیا پیسوں کا درخت اگا یا ہوا ہے جس سے پیسے توڑ کر تو انکی گودی میں

ڈھیر کر دے گا چل

پیچھے ہٹ آیا بڑا پیسے میں دے دوں گا۔"

ردوان نے اسکی نقل اتارتے کہا۔

"حسن بھائی چک دو پھٹے۔"

"پتر جی نعرے ہولے ہی رکھو... اے نا ہوے کہ شادی دے وچ ہی تسی میرے ہتوں چکے

جاؤ۔"

(بیٹا جی نعرے ہلکے ہی رکھو.. یہ نا ہو کہ شادی کے دوران ہی تم لوگ میرے ہاتھوں سے

اٹھائے جاؤ)

اسحاق چوہدری نے بھی پیار بھری دھمکی دی جسکا ان پر کوئی اثر نا ہوا۔ پھر حسن نے جو ایکٹنگ

کی اس نے

سب کو ہنسا ہنسا کر پیٹ میں درد کر دیا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسے پیسے دینے سے یہی بہتر لگا کہ اب شادی کے خرچوں میں تو جیب خالی ہی ہو گئی تھی۔

اسی طرح باقیوں کی باریاں آئی جس میں کسی کو بھگنڑا ڈالنے کا لکھا ہوا تھا تو کسی کو شاعری

کرنے کو اور کسی کو گانا گانے جیسے چیلنج دیئے گئے۔

سب سے آخر میں ردوان، اسامہ اور حیدر رہتے تھے مگر

پرچی ایک تھی اور لڑکے تین.. لیکن جلد ہی یہ پہیلی بھی حل ہو گئی جب اباسہ نے حیدر کو آواز

دی کہ وہ آئے اور

اپنی پرچی اٹھالے۔ حیدر نے اپنی پرچی اٹھائی تو

اسکی حالت رونے والی ہو گئی۔

"بھائی پڑھوناں کیا لکھا ہے اس پر..."

نشال نے اسکی طرف آنکھ مارتے ہوئے معصومیت

سے کہا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"حیدر چوہدری آپ اپنی بے حد سریلی آواز میں کوئی سا بھی ایک پورا گانا گائیں اور اپنے پارٹنر

ردوان اور

اسامہ کو اس گانے پر تگنی

ناچ نچائیں۔ ورنہ پندرہ ہزار زیادہ نہیں ہیں تو

ہمیں وہ عنایت فرمائیں۔"

پرچی پر ہنسنے والا کارٹون بنا ہوا تھا۔

تینوں کی توروندی شکلیں بن گئی تھیں کیونکہ حیدر کو تو سرے سے ہی کوئی گانا نہیں آتا تھا اور نا

ہی اسے ڈانس آتا تھا اسی لیے

تو اس نے دونوں کے کیساتھ ڈانس نہیں کیا۔

گانے سن کر انہیں یاد رکھنا اسکے بس کی بات نہیں تھی پر اب کیا ہو سکتا تھا۔ تینوں بہت برے

پھنسے تھے۔

حیدر نے بہت سا وقت سوچنے میں لگایا مگر کوئی ایسا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گانا یاد نہیں آیا جو اسے پورا آتا ہو۔ خیر اس نے ہمت

نہیں ہاری اور گانا شروع کر دیا۔

مینوں عشق دالگیا روگ

میرے مرنے دی نئ او امید

او نہیں میرا مطلب بچنے دی...

مینوں عشق دالگیا ڈھونگ

ارے نئیں روگ کہنا تھا..

او ہو

یار مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب"

اس نے جھنجھلاتے ہوئے مائیک ٹیبل پر رکھ دیا۔

ردوان اور اسامہ اسکے گانا گانے پر اپنے منہ کھولے کھڑے تھے جیسے کہہ رہے ہوں کہ بھائی

ایسے گانے پر ڈانس

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیسے ہو گا۔

ان تینوں نے لڑکیوں کو پندرہ ہزار دے دیئے اور لٹکے چہرے لیے قالین پر جا کر بیٹھ گئے اور

لڑکیوں کی خوشی

تو دیکھنے لائق تھی۔

کوئی بات نہیں بھائی آج ان کا وقت ہے

کل ہمارا زمانہ آئے گا

دونوں نے شعر کی ٹانگ توڑتے ہوئے حیدر کو تسلی دی۔

صبح کے چار بج گئے تھے بہت سے کزنز اور رشتہ دار سونے کیلئے چلے گئے۔

چوہدری فیملی نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سونے کا

فیصلہ کیا۔ حسن نے اسامہ سے اسکا اور حمنہ دونوں

کا اکٹھا مہندی کا فوٹو شوٹ لینے کا کہا۔

"ویسے چشمش آج تمہاری بہنوں نے اچھا نہیں کیا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پورا بدلہ لوں گا میں تم سب سے۔"

"بہت ہی اچھا ہوا تم سب کیساتھ"

حمنہ کے دوٹوک انداز پر وہ چپ ہو گیا لیکن پھر ایک منٹ بھی چپ نا ہوا اور بات بات پر اسے جلا رہا تھا۔

ایک پوز میں ان دونوں کو ہی نیچے تھوڑے فاصلے پر بیٹھایا گیا۔

"تم اسطرح سے میرے سامنے بیٹھی اتنی معصوم اور دلنشین لگ رہی ہو کہ میرا دل شدت سے کہہ رہا کہ اے کاش یہ لمحہ یہی ٹھہر جائے اور میں تمہیں ایسے ہی دیکھتا رہوں"

حسن نے اسکے چہرے کی طرف دیکھتے مزید تنگ کرنا ضروری سمجھا۔

حمنہ جل بھن گئی جب سے انکی مہندی کا فوٹو شوٹ شروع ہوا تب سے اب تک اس نے حمنہ کو اپنی فضول باتوں سے زچ ہی کیا تھا۔

"حسن بس کر دو میرا دماغ کھانا.. مجھے نہیں اب مزید کوئی فوٹو شوٹ کروانا اس دو نمبری فوجی کیساتھ۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ تپتی ہوئی وہاں سے اٹھی۔ حسن اور کیمرہ مین اسامہ

ارے ارے کرتے رہ گئے لیکن اس نے انکی کوئی بات

نہیں سنی۔

فجر کی اذان کے بعد سب نے نماز ادا کی اور سونے کیلیئے چلے گئے۔

اور اسطرح ایک خوبصورت رات کا اختتام ہوا۔

"یار کیا غضب کا سین تھا میں تو فین ہی ہو گئی تھی اس سین کی جب ہیرو نے ہیروئین کو بچایا

تھا۔

سنبلہ (ہیروئین) کو غنڈوں نے پکڑا تھا اور ارباز (ہیرو) نے کیا انٹری ماری ہائے یار کیا

کہوں۔"

انکا دوسرا لیکچر فری تھا تو ساری کلاس باتوں میں مصروف تھی کچھ اسٹوڈنٹ موبائل استعمال کر

رہے تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"دانین تم کیا موبائل میں گھسی یہ گھٹیا سے ناول پڑھتی رہتی ہو... فضول لگتے ہیں مجھے وہ لوگ

جو

ناول پڑھتے ہیں۔"

دانین نے گہری سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا اور ہلکی سی مسکان چہرے پر سجائے موبائل

اپنے بیگ میں رکھا اور اپنا رخ روشانہ کی طرف کیا جو صرف اسکی ہم جماعت

تھی مگر ان دونوں میں کوئی اتنی خاص

دوستی نہیں تھی۔ قندیل بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھی تھی۔

"مجھے بھی وہ ارباز فضول لگتا ہے جب وہ لڑکی کو بچانے والا سین کرتا ہے مطلب پانچ بندوں کو

اس نے اکیلے مارا کیسے؟

اور تو اور لڑکی اتنی گھٹیا کہ ہیرو کو جانتی تک نہیں مگر بھاگ کر اسکے ساتھ چپک تو ایسے گئی جیسے

بھائی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کیساتھ آئی تھی۔ حد ہے ویسے... فضول لگتے مجھے ایسے لوگ جو اسطرح کے سینز پر پاگل ہوتے ہیں۔"

"دانین تمیز سے بات کرو تم نے ڈرامہ دیکھا ہے نہیں تو اسے فضول کیوں کہہ رہی ہو... اور ویسے بھی تمہیں ان ناولز

سے فرصت ملے تو ہی تمہیں پتا ہو کہ ڈراموں میں

ہوتا کیا ہے ان میں اتنے سبق بھی ملتے ہمیں۔"

"اچھا اور اگر یہی بات میں تمہیں کہوں پھر؟؟

یہی تمہاری لیے میرے الفاظ ہوں تب تم کیا کہو گی؟

مطلب جو تمہیں دیکھنا پسند کیا ضروری ہے وہ مجھے بھی پسند ہو؟

"دیکھو دانین تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ ناول اچھے ہوتے ان میں ہوتا کیا ہے لڑکا اور لڑکی کا پیار دیکھاتے اور

بے تکی سی کہانیاں ہوتی ہیں۔ کتنی عجیب سوچ ہے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تمہاری۔"

"تو ڈراموں میں کیا دکھا رہے ہیں اور میں نے تمہیں کچھ کہا تمہاری دیکھنے پر یا نا دیکھنے پر اور رہی بات سوچ

کی تو تمہاری اور میری سوچ میں بہت فرق ہے۔

ہم دونوں کیا دنیا کے ہر انسان کی اپنی الگ رائے ہوتی ہے اور ہم دوسرے انسان کو اپنی سوچ کے مطابق نہیں ڈھال سکتے۔

اللہ نے ہر انسان کو آزاد پیدا کیا تو اسکی سوچ بھی آزاد ہے۔ اسکی کیسی بھی رائے ہو یا کیسی بھی پسند ہو کوئی دوسرا انسان اپنی مرضی اس پر لاگو نہیں کر سکتا۔

اگر میں کہوں کہ مجھے وہ لوگ بے حد فضول لگتے ہیں تو کیا تمہیں برا محسوس نہیں ہو گا؟ تم نے کبھی کوئی ناول پڑھا ہے کہ کیسا ہوتا ہے؟

ہمارے پاس اپنی کہی باتوں کے دلائل ہوتے نہیں ہیں مگر ہم بات پورے وثوق سے کرتے ہیں... دوسروں کو جھٹ سے جج کر لیتے ہیں۔ بس ایک بات کہوں گی کہ دوسروں کو غلط کام

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

سے روکو لیکن اگر وہ پھر بھی نہ رکے تو اسے بالکل اگنور کر دو کیونکہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔

اور چاہے دوسروں کی رائے سے اختلاف ہی کیوں نا ہو مگر اسکا احترام ضرور کرو۔ جسطرح تمہیں اپنی پسند عزیز ہے اسی طرح مجھے بھی اپنی پسند عزیز ہے اور کوئی بھی نہیں چاہتا کہ اسکی پسند کو گھٹیا گردانا جائے۔"

وہ خاموشی سے اپنی کرسی سے اٹھ گئی۔

________________جاری ہے________________

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_22_پہلا_حصہ

"قندیل میں باہر گراؤنڈ میں جا رہی ہوں تم چلو گی یا نہیں"؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ اسکے ساتھ والی کرسی پر ہی براجمان تھی۔اس نے ہلکا سا سر اثبات میں ہلایا اور دونوں کلاس

روم سے باہر نکل گئیں۔

"اچھا ویسے تو نقاب کرتی اور بڑی اسلامی بی بی بنتی ہے مگر باتیں سنو ذرا اسکی۔

دیکھا نہیں کیسے اپنا دفاع کر رہی تھی۔"

روشانہ کیساتھ بیٹھی اسکی دوست نے کہا۔

"یہ تو تم نے غلط بات کہی ہے۔روشانہ نے بھی ہر طرح سے اپنا دفاع کیا ہے اور کتنی بری بات

ہے کہ تم

اس کے نقاب کو نشانہ بنا رہی اور اسلامی بی بی

بھی کہہ رہی ہو۔

کیا تم اسلامی بی بی نہیں ہو؟

کیا مسلمان نہیں ہو تم؟

نقاب تو..."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"او بس کر بہن اب اسکی طرح تم نا اپنا لیکچر شروع کر

دینا۔ جسے دیکھو سمجھانے بیٹھ جاتا ہے جیسے ہم

تو بڑی گناہگار لڑکیاں اور تم سب نیک پروین ہو۔

بہتر ہو گا کہ اپنے کام سے کام رکھو۔"

روشانہ نے نخوت سے کہتے اگلی قطار میں بیٹھی ایمان

کو بری طرح جھڑکا۔

جو انکی باتیں سن رہی تھی اور

ساتھ ہی ساتھ کمیسٹری کے نوٹس تیار کر رہی تھی۔

مگر اب روشانہ کی باتوں پر اسے بہت افسوس ہوا کہ اگر کوئی مسلمان لڑکی اسلام کے اصولوں پر عمل کر رہی

رہی تو آج کے لوگ اسے سکون سے رہنے

نہیں دیتے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسلامی بی بی جیسے القابات سے نوازتے ہیں۔

توکیا یہ لوگ مسلمان نہیں؟

کیا انکا مذہب اسلام نہیں ہے؟

کیا یہ ضروری ہے کہ جو انسان ساری نمازیں پڑھتا، قرآن پڑھتا یا اذانیں دیتا اگر اس سے کوئی کوتاہی ہو جائے

تو اسے یہ طعنے دیئے جائیں گے کہ

"ویسے تو تم بڑے مولوی بنے پھرتے ہو اور اسطرح

کے کام کرتے۔"

تو کیا گناہوں سے بچنے کا حکم صرف اچھے لوگوں کیلئے ہے؟

یا غلطی کرنے کا اختیار صرف انہیں دیا گیا ہے

جو اچھے کام نہیں کرتے۔

انسان تو خطاؤں کا پتلا ہے اس سے غلطی نہیں ہو گی تو وہ انسان ہی نہیں کہلایا جائے گا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہاں اگر اللہ سے اپنے کیے گئے

گناہوں اور غلطیوں کو تاہیوں کی سچے دل سے توبہ

کی جائے تو اللہ اس انسان کو معاف کر دیتا ہے۔

خدا ہی جانے کہ اسکی نظر میں کون کتنا اچھا ہے ہم

کسی کو اسطرح سے بے عزت نہیں

کر سکتے۔"

ایمان ان سے رخ موڑے ایک ہی نقطے پر نظریں مرکوز کیے یہ سب سوچ رہی تھی۔

اس نے چونک کر سر جھٹکا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

"دانین آپ نے کیسے اس لڑکی سے اتنے کانفیڈینٹ سے اور نڈر ہو کر بات کر لی۔ مجھ سے تو کبھی بھی اسطرح

سے بات نہ ہو پائے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ دونوں گراؤنڈ میں پہنچ گئی تو قندیل نے گھاس پر بیٹھتے ہوئے اپنی اس بات کا آغاز کیا۔

جسے وہ بہت دیر سے سوچ رہی تھی۔

"کیوں جی اس میں کیا بڑی بات ہے۔وہ روشانہ..یار وہ کوئی ڈراؤنی چیز تو ہے نہیں جس سے

ہمکلام ہوتے

ہوئے ڈر محسوس ہو گا اور میری بات غلط نہیں تھی

تو پھر میں اس سے کیوں ڈروں۔"

اس نے سنجیدگی سے بات مکمل کی۔

"اور ویسے بھی سچ بات کہتے ہوئے ڈرنا نہیں چاہیے۔

پر میں یہ سب تمہیں کیوں بتا رہی ہوں تم تو

ٹھہری نازک اندام اور چھوٹی سی بات پر تمہارے

آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔"

اسکے لہجے نے قندیل کو دکھی کر دیا تھا اس نے اپنا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چہرہ نیچے جھکالیا تا کہ اسکی نم آنکھیں

عیاں نہ ہوپائیں۔

ہلکی بھوری پینٹ پر سفید رنگ کی شرٹ پہنے ماتھے پر بکھرے بال اور سنجیدہ تاثرات کیساتھ وہ

ریستوران

میں داخل ہوا۔

سامنے والی ٹیبل کی کرسی پر ایان بیٹھا موبائل پر

مصروف دکھائی دیا۔

وہ اس کے قریب آیا اور ہلکا سا ٹیبل بجاتے خالی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"ہاں بھئی شہزادے پہنچ گیا خیر سے۔"

ایان اسکے ٹیبل بجانے پر متوجہ ہوا اور اسکے آنے پر خوشی سے جھوم اٹھا کیونکہ آج وہ اسکے کہے

بغیر ہی گھر سے باہر نکلا تھا اور اسے کہیں باہر ریستوران میں بھی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بلالیا تھا کہ کوئی ضروری بات کرنی ہے جو گھر پر بالکل نہیں کی جاسکتی تھی۔

ایان کل رات ہی لاہور سے فیصل آباد آیا تھا اور اب ذونی کے کہنے پر ہی یہاں ریستوران میں بھی آگیا۔

"پہلے کچھ آڈر کر دو پھر بات کا آغاز کرتے ہیں۔"

ذونی نے اسے سخت نظروں سے گھورا جو نیلی شرٹ اور کالی پینٹ پہنے بالوں کو اچھے سے سیٹ کیے

معصوم سی شکل بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔

آنکھوں میں شرارت کی جھلک صاف دکھائی دے

رہی تھی۔

"مما نے میری شادی کا پروگرام بنالیا ہے اور وہ بھی کسی اور سے نہیں بلکہ تابندہ عباس ملک سے"

ذونی نے اسکی سماعتوں پہ بم پھوڑا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

شاید اسکا ارادہ ایان کو بھوکا رکھنے کا تھا اسی لیے اسکی بات پر کان دھرے بغیر اس نے اپنی بات سامنے رکھ دی۔

جاری ہے

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_22_دوسرا_حصہ

Special Episode❤️❤️

طویل ہوتی خاموشی کو ایان کی آواز نے توڑا۔

"یار یہ چھوٹی مما کو تمہاری شادی کا خیال اتنی جلدی کیوں آیا ہے میرے والدین کو تو ایسا خیال بلکہ نیک خیال چھو کر بھی نہ گزرا ہو گا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ پل میں اپنے پرانے موڈ میں لوٹ آیا۔

"یار مذاق چھوڑو۔ میں ایک سنجیدہ بات کر رہا ہوں اور

تم ہو کے اپنے ہی دکھ لے کر بیٹھ گئے ہو۔"

"تو اب میں کیا کروں۔ جب میرے بابا کو ہی میری کوئی

فکر نہیں تو ایسے میں بے شرموں کی طرح ان

کے پاس جاؤں اور کہوں بابا تابندہ کو میں پسند کرتا ہوں آپ ذونی کو چھوڑیں مجھ سے اسکی

شادی کروادیں۔

مطلب حد ہی ہو گئی بھائی مذاق تو میرے ساتھ ہو رہا ہے۔ تجھے کیا پریشانی لاحق ہے؟"

ایان تپ کر کہتا جانے کے لئے کھڑا ہو گیا مگر ذوالنون نے

بازو سے پکڑ کر واپس بٹھا دیا۔

"او سکون سے بیٹھ جا یار اور مل کر کچھ سوچتے ہیں اس مسئلے پر۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کیوں یہ مسئلہ کشمیر ہے یا مسئلہ فیثا غورث جسے حل کرنا مشکل ہے اور تو یہ بتا جب چھوٹی مما تجھ

سے اس بارے میں بات کرنے آئی تھیں تب نہیں بول سکتا تھا کہ میں تابندہ کو پسند کرتا ہوں۔"

"یار مما نے صرف مجھ سے اور بابا سے یہ بات شیئر کی ہے اور ابھی فلحال نکاح کا ہی پلان ہے اور تو اتنا ہائپر کیوں ہو رہا ہے

تابندہ بھابھی کو تیری بھابھی بنانے کا میرا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

اب کی بار ذوالنون نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوئے کیا بات ہے بھائی کیلئے اتنا پیار یار۔"

"بالکل نہیں۔ یہ بھائی کے لئے پیار نہیں ہے بلکہ خود سے پیار ہے کیونکہ میرا شادی کا ابھی دور دور تک کوئی پلان نہیں ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ذوالنون ریستوران میں لگی گھڑی کی طرف دیکھے جارہا تھا تو ایان نے بھی گھڑی کی سمت ہی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں جیسے تیرے حالات لگتے ہیں چھوٹی مما نے اس

دور دور کو نزدیک کرنے میں دیر نہیں لگانی اور مجھے تو یہ گمان ہو رہا ہے کہ مجھ سے پہلے تو گھوڑی چڑھ جائے گا۔"

"اچھا اب زیادہ فضول کی مت ہانک تیری ایسی باتوں کی وجہ سے یہ بڑے بابا اور بڑی مما کو تیری شادی کا خیال نہیں آیا اور زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے میں آج مما اور بابا سے بات کروں گا۔

اوکے

اب کچھ آرڈر کر لوں بہت زوروں سے بھوک لگی ہے تیرے چکروں میں صبح سے

صرف دو ہی پراٹھے کھائے گئے ہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ذوالنون کی بات پر پہلے تو اسے پتنگے لگ گئے مگر جب بات اس کے حق میں ہوئی تو وہ خوش ہو گیا۔

ذوالنون نے آرڈر لکھوایا اور کچھ دیر میں اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد کھانا آنے پر وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔ کیونکہ کھانے پینے کے دونوں ہی بہت شوقین تھے۔

زرینہ بیگم رات کا کھانا بنانے کی غرض سے باورچی خانے میں داخل ہوئی جہاں قندیل پہلے ہی کچھ بنانے میں

مصروف دکھائی دی۔ اس کے قریب آئیں تو پتا چلا کہ وہ چاولوں کی کھیر بنا رہی ہے۔

"قندیل تو یہاں کیا کر رہی چل جا کر تھوڑا آرام کر لے۔

پہلے ہی تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور تو ہے کہ بخار

میں ادھر کھڑی کھیر بنانے میں ہلکان ہو رہی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اماں بخار سے مرنے تھوڑی لگی ہوں اور ویسے بھی آپکا بوجھ ہی ہلکا کر رہی تھی۔ آپ سارا دن کام کرتی ہو تو میں نے سوچا کہ کچھ میٹھا بنالوں۔

میرا خود کا کچھ بھی کھانے کا من نہیں کر رہا تو اسی لیے میں کھیر بنا رہی ہوں کہ چلو یہی تھوڑی سی کھالوں اور رات کو آپ لوگ بھی کھالینا۔"

"چل جا میری سوہنی دھی جا کر آرام کر لے میں دیکھ لیتی ہوں کھیر کو تو لیٹ جا کر میں بھجوا دوں گی تجھے۔"

اماں نے اسکا تپتا سر چوما اور پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔

"اماں ایک بات پوچھوں؟"

سرخ چہرہ اور آنکھیں اسکے روئے جانے کی چغلی کھا رہے تھے۔

"ہاں پوچھ ناں اور تو کیا رو رہی تھی؟

اماں نے اسے اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

"اماں کیا ابو جی ہم سے واقعی پیار کرتے ہیں؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

انکے سوال کو سرے سے نظر انداز کرتے اس نے اپنا سوال داغا۔

وہ دھیما سا مسکرائیں اور اسکے سر پر ہولے سے چپت لگاتے ہوئے بس مختصر سا جواب دیا۔

"یہ بات تو خود سوچ۔"

وہ مزید کوئی بات کیے اوپر چھت پر اپنے کمرے میں آگئی۔

جہاں گڑیا دوائی کھا کر سوئی ہوئی تھی۔

تینوں بھائی بھی اپنے کمرے میں سوئے ہوئے تھے۔

سجاد صاحب دوبارہ کام پر جانا شروع ہو گئے۔

وہ اپنی چارپائی پر آکر لیٹی تو یونی میں دانین کیساتھ ہوئی باتیں پھر سے یاد آنے لگ گئیں۔

"ہاں بس چھوٹی چھوٹی بات پر رونا آجاتا ہے۔میں کسی کی بھی برے لہجے میں کی گئی باتیں برداشت نہیں

کرپاتی۔"

اس نے دھیمی آواز میں اپنی کمزوری بتائی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اچھا.. اسکا مطلب یہ ہوا کہ تم نے اپنے دماغ کو ساتویں آسمان پر چڑھایا ہوا ہے اسی لیے وہ تمہارے کنٹرول میں نہیں ہے اور لوگوں کی ہر الٹی سیدھی بات بھی اپنے پاس محفوظ کر لیتا ہے۔"

دانین نے چپس کا پیکٹ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جو اسے ہونقوں کی طرح تکنے میں مصروف تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ سیلف کانفیڈینٹ کیا ہوتا ہے؟"

"اسکا مطلب خود پر اعتماد ہے۔"

قندیل نے رٹی رٹائی چیز کی طرح اس کا جواب دیا۔

"میں نے اردو نہیں پوچھی تعریف پوچھی ہے۔"

دانین نے اسکے دونوں ہاتھ پکڑے جو ٹھنڈے پڑے تھے۔

"کیا میں تم سے کچھ باتیں کر سکتی ہوں؟"

وہ ساتھ ساتھ اسکے ہاتھ سہلا رہی تھی اسکے پوچھنے پر قندیل نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"تمہیں پتا ہے کہ میں بھی تمہاری طرح دبو سی اور بات بات پر ڈرنے اور رونے والی لڑکی تھی۔

عجیب عجیب باتیں سوچتی رہتی تھی کوئی مذاق بھی کرتا تو سیریس ہو جاتی اور سارا سارا دن اسی بات کو سوچتی رہتی تھی۔

پھر میں نے نمرہ احمد اور عمیرہ احمد کے ناولز پڑھنے شروع کر دیئے کیونکہ میری آپی پڑھتی تھیں تو میں بھی پڑھنے لگ گئی اور پھر اسطرح آٹھویں کلاس سے اب تک میں نے بہت سی رائٹرز کے ان گنت ناول پڑھ لیے اور میں نے ناولز سے یہ سیکھا ہے کہ معاشرے میں موو کیسے کرتے ہیں۔

ایک لڑکی کو غیر محرم سے کسطرح پیش آنا۔

ان شارٹ میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور جو یہ پیار محبت والی ٹیپیکل کہانیاں ہوتی میں وہ نہیں پڑھتی ہاں اگر پڑھو تو بھی وہ کوئی ایسی پڑھتی جس میں محبت میں بھی پاکیزگی ہوتی ہے اور ہر کہانی وہ کیسی بھی شکل میں ہو چاہے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ٹی وی پہ ڈراموں اور فلموں میں ہو یاناولز میں

لکھی ہو اس سے سبق ہم خود لیتے ہیں۔

اور اگر میں بات کروں خود کو بدلنے کی تو میں نے ایک ناول پڑھا تھا وہ بہت زبردست تھا اتنا کہ

وہ ہفتوں میرے دماغ پر حاوی رہا۔ میں نے فیسبک پر ان مصنفہ کا گروپ جوائن کیا اور پھر

وہاں سے میرے رویے کے بدلنے کا آغاز ہوا۔

پہلے میں نہیں جانتی تھی کہ وہ کیسی آپی ہیں پر وہ میری ہر بات تسلی سے سنتی پھر مجھے گائیڈ کرتی

تھیں۔

موٹیویٹ کرنے میں بہت سی رائٹرز کیساتھ انکا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے آہستہ آہستہ پھر میں

"خود" پر لکھے انکے

موضوع پڑھنے لگ گئی اور میں نے اپنی بہت سی خامیوں پر کنٹرول کیا اور بہت سی باتیں سیکھی

جس میں

خود اعتمادی، عزت نفس وغیرہ جیسی نہایت منفرد باتیں سیکھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ویسے تو میری فیملی میں سب ہی ہر کام میں سپورٹ کرتے ہیں اور بیٹیوں سے پیار بھی بہت

کرتے اور انکو خاص

اہمیت بھی دی جاتی ہے لیکن آپی کو میں پہچان گئی کہ وہ بہت سویٹ سی ہیں اور میں تو انکا نام بھی

نہیں لیتی تھی جسکی وجہ سے انکا نام ہی بھول گئی پھر دوبارہ نام دیکھنا پڑا لیکن میں انہیں پھر بھی

"سیدہ آپی" ہی

کہتی ہوں بجائے اسکے کہ میں انہیں آپی ماہین کہوں مجھے انکا وہی نام ہی پیارا لگتا ہے پتا نہیں

کیوں"

دانین مسکراتے ہوئے میٹھے جذبات سے لبریز چہرہ لیے اسے اپنی کہانی سنا رہی تھی۔

"میرے ابو ہم سے پیار نہیں کرتے۔"

قندیل کی بات پر یکلخت اسکے چہرے سے مسکراہٹ

غائب ہوئی تھی اور اسکی جگہ اب سنجیدہ تاثرات نے لے لی۔

"تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے؟

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کیونکہ وہ بچپن سے اب تک میری امی جی کہ ساتھ ساتھ میرے بھائیوں کو اور مجھے ڈانٹتے رہتے اور بے جا غصہ کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے پیسوں کے خرچ ہونے کا طعنہ دیتے اور کوئی احساس بھی نہیں ہے انہیں ہمارا... بس وہ ہم سے پیار نہیں کرتے اسی لیے ایسا کرتے ہیں ناہی ہماری عزت کو مجروح کرنے سے گریز کرتے ہیں لوگوں کے ابو خود بیٹیوں کے آگے پیچھے پھرتے اور میرے ابو جی کو تو اپنے آرام کی فکر ہوتی ہے۔"

قندیل روتے ہوئے اسے وہ سب بتا رہی تھی جو اس نے آج تک کسی کو بھی نہیں بتایا تھا۔

"کیا تم کبھی انکے پاس بیٹھ کر اپنی باتیں سناتی ہو اور ان کے دن بھر کی باتیں سنتی ہو؟

"نہیں ہم کوئی بھی انکے ساتھ اتنے بے تکلف نہیں ہوئے کیونکہ وہ ہمیں اسکی اجازت نہیں دیتے۔"

"اچھا اگر اجازت نہیں دیتے تو کیا کبھی تم نے خود سے کوشش کی؟"

اسکے سوال پر قندیل نے سر نفی میں ہلایا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"قندیل تم نے یہ تو دیکھ لیا کہ باقی لوگوں کی طرح وہ تم لوگوں کے آگے پیچھے نہیں پھرتے مگر یہ سوچا کہ اگر انہیں تم لوگوں کی فکر نا ہوتی تو وہ کمانے ہی نہ جاتے خدانخواستہ کسی نشہ کی لت میں لگے ہوتے پھر کیا ہوتا؟

تم یہ دیکھو وہ تم لوگوں کو پڑھا رہے ہیں اور ضرورت کی ہر چیز پوری کر رہے پھر تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ انہیں

تم سب کی فکر نہیں ہے۔

ایک باپ اگر کماتا ہے ناں تو وہ خود کیلیئے نہیں کماتا اپنے بیوی بچوں کیلیئے ہی کماتا ہے کہ انکی ضرورت کی اشیاء پوری ہو جائیں چاہے تو باپ کی نا بھی پوری ہوں۔

اور کسی مخصوص موقع پر یا عید وغیرہ پر وہ اپنی شاپنگ سب سے آخر میں کرتے ہیں کہ پہلے بچوں کی سب خواہشات پوری ہو جائیں تو پھر خود کی بھی ہو جائے گی اور کبھی تو ایسے ہوتا کہ وہ اپنے لیے کوئی نئ چیز خرید ہی نہیں پاتے کیونکہ انہیں اور بہت سے اخراجات میں پیسے لگانے ہوتے... میں بس اتنا کہوں گی کہ اپنے ابو جی کی باتوں کا غصہ کرنا چھوڑ دو اور انکو اپنا دوست بنالو

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور انکا اپنے ساتھ تکلف کا رویہ ختم کر دو اگر وہ کچھ غلط بولتے یا کر رہے ہے تو انہیں پیار سے سمجھاؤ وہ ضرور سمجھ جائیں گے۔

اور یہ میں نے سیدہ آپی کے کچھ لیکچرز خود کی آسانی کیلئے اپنے الفاظ میں مثالوں کیساتھ لکھے ہیں یہ پڑھ لینا اور جب بھی آسانی سے پڑھ لیے تب ڈائری واپس کر دینا اور کیا تم مجھے اپنا موبائل نمبر دے سکتی ہو؟

دانین نے اپنی چھوٹی ڈائری اسکے حوالے کرتے ہوئے پوچھا۔

اس نے اپنا نمبر اسے لکھوا دیا اور اسکا اپنے موبائل میں سیو کر لیا۔

اب چارپائی پر لیٹی وہ سوچ رہی تھی کہ دانی کی باتیں بالکل درست تھیں اس نے ہی کبھی اپنے ابو جی کو جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کیونکہ ضروری تو نہیں کہ اگر باپ ڈانٹتا یا روک ٹوک کرتا تو اسے اولاد کی فکر نہیں ہوتی وہ تو بس اولاد کا بھلا چاہتا ہوتا اس نے دل میں مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ اپنے ابو جی کو اپنا دوست بنا کر رہے گی۔

جاری ہے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات

#از_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_23_پہلا_حصّہ

"اوہو"

اپنے دشمن اوّل کو پھر سے اپنے گھر دیکھ کر اس کا دل

بدمزا ہوا تھا۔

"السلام علیکم !ڈیئر کزن کیسی ہو حیدر گیراج میں بائیک دھونے میں مصروف تھا اور اسی

مصروف انداز میں اس کا حال احوال پوچھنے لگا۔

"وعلیکم السلام.. الحمدللہ اور آپ خیریت سے ہی لگ رہے جبھی اتنی صبح اپنی پیاری سی شکل

لے کر یہاں پھر آ گئے۔"

اس نے اسکے اچھے خاصے خوبصورت چہرے پر طنزیہ تبصرہ دیا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"خیر دن کے ساڑھے گیارہ بج رہے ہیں اور تمہاری صبح ہی اب ہو رہی تو تم باقیوں کو یہی کہوں گی کہ اتنی

صبح کام کر رہے اور ویلے نکّمے لوگ ہی اکثر ایسی باتیں کرتے ہیں۔

خیر میں کونسا تمہاری بات کر رہا ہوں.."

اس کے مسلسل گھورنے پر حیدر نے فوراً بات بدلی۔

"میں تو ویلے اور نکّمے کام چوروں کی بات کر رہا ہوں اور وہ ساڑھے گیارہ تھوڑی ناں اٹھتے ہیں... وہ تو بارہ سوا بارہ اٹھتے ہیں۔"

اس نے گہری سنجیدگی سے کہا ورنہ جس طرح کی شکل اس وقت ابا سہ کی ہوئی تھی اسکا دل قہقہے لگانے کو کر رہا تھا۔

"تم ناں.. تم..."

وہ سخت ترین تاثرات کیساتھ صرف اتنا ہی بول پائی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے میری چھوٹی بہنا کیوں خود کو اتنا جلاتی ہو... ایک تو پہلے ہی اتنی گرمی ہے اوپر سے اگر تم ایسے ہی جلنے کا کام

سرانجام دیتی رہی تو پکّا ایک دن جل جل کر تم کوئلہ بن جاؤ گی-"

اب کی بار حیدر نے حد ہی کر دی کیونکہ اسکے "بہن" میں چھپے طنز سے وہ باخوبی واقف تھی-

اباسہ کے مطابق اسکے صرف دو ہی بھائی ہیں اور ان دونوں کو بھائی کہنے کے علاوہ وہ کسی کو بھائی نہیں کہتی تھی پھر چاہے کوئی کزن ہو یا پھر کوئی کلاس کا لڑکا وہ سب کو یا تو انکے نام سے بلاتی یا مسٹر ہی کہتی-

حیدر سے وہ چھوٹی تھی مگر لڑتی ایسے تھی جیسے چھوٹے بھائی سے لڑ رہی ہو-

اسحاق اور علی نے بہت دفعہ ان بچوں کو سمجھایا کہ آپس میں ایسے نا جھگڑا کرو اور خصوصاً اباسہ سے کہا کہ حیدر تمہارا بڑا بھائی ہے اور تم اسکی چھوٹی بہن ہو تو اسے بھائی بولا کرو مگر مجال ہے جو کوئی انکی بات سمجھ جائے-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بس کرو... میں ناں تمہیں اچھی طرح سے جانتی ہوں اور یہ بھی جانتی ہوں کہ تم کسے کام چور کہہ رہے ہو اور جاؤ کبھی گھر بھی ٹک جایا کرو جب دیکھو اپنی ڈراؤنی صورت لیے میرے گھر آٹپکتے ہو۔"

وہ سرخ چہرہ لیے اُسے باتیں سنا رہی تھی... کسی اور کی بات کا اُسے اتنا غصہ نہیں آتا تھا جتنا حیدر کی ہلکی سی چنگاری اسے تپ چڑھا دیتی تھی۔

پھر جب تک حیدر کی دس باتوں کے جواب میں وہ بیس باتیں زیادہ نا سنا لے تو اسے چین نہیں پڑتا تھا۔

"اوہیلو کس خوش فہمی میں مبتلا ہو کہ یہ تمہارا گھر ہے۔

یہ میرے چاچو کا گھر ہے اور تم مجھے ان کے گھر آنے سے

تو بالکل نہیں روک سکتی۔

ہاں اگر تم اپنا گھر خود کے پیسوں سے کام وام کر کے بناؤ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جو قیامت تک تعمیر نہیں ہونا... تووووو... میں تو اس گھر سے دس کلو میٹر دور ہی رہوں گا اور نہ ہی اپنے

بیوی بچوں کو اس گھر کے قریب آنے دوں گا۔

بھئی انہیں بھی پتہ ہونا چاہیے کہ یہاں ایک بد روح رہتی ہے جو سارا دن سوتی ہے اور رات کو بھٹکتی پھرتی ہے"

حیدر نے انتہائی سنجیدگی سے ابا سہ کو جلانے کا کام سر انجام دے دیا تھا اور حسب معمول وہ تپ گئی۔

"تم ناں انتہائی بد تمیز انسان ہو۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تمہیں بھائی کہا جائے... آیا بڑا چاچو کا گھر ہے۔"

وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

"جاؤ یہ اپنی بری صورت لیکر اس دنیا سے کہیں دور چلے جاؤ تاکہ تمہاری یہ صورت مجھے روز روز نہ دیکھنی پڑے سارا دن ہی بُرا گزرتا ہے پھر.. میرا وہ دن ہی منحوس

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ہو تا۔"

تیز تیز بولتی پیر پٹختی وہ وہاں سے چلی گئی اور حیدر اسکے اس قدر بد تمیز لہجے پر محض افسوس سے سر جھٹکتے پھر سے بائیک دھونے میں مصروف ہو گیا۔

رات کے ساڑھے گیارہ کا وقت تھا۔ گرمیوں کی اس

حَبس زدہ رات میں جہاں کچھ لوگ سو رہے اور کچھ

رات کو اپنے دوستوں کے ساتھ جاگ کر شغل کرنے میں مصروف تھے وہیں سات نوجوانوں پر مشتمل یہ عملا اپنا سکون اور شغل چھوڑ کر اپنے ملک کی حفاظت و بقا کیلئے جاگ رہا تھا

۔وہ دشمنوں پر ہلّا بولنے کیلئے منصوبہ بنانے میں مصروف تھے۔اپنے منصوبہ کو آخری بار دہرانے کے بعد کیپٹن حسن نے میجر عدیل کو سلیوٹ کیا۔

"جوانوں مجھے یقین ہے کہ تم کامیاب ہو کر لوٹو گے اور ہمارے ملک کے اندر پلنے والے بے ضمیر لوگوں کو ان کے انجام تک پہنچاؤ گے۔ان شاء اللہ"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میجر عدیل نے پر عزم لہجے میں کہا۔

"ان شاء اللہ سر"

ان سب نے بھی یک زبان ہو کر کہا۔

وہ بیڈ پر چت لیٹی سامنے دیوار پر لگی اپنی اور حسن کی شادی کی تصویر دیکھ رہی تھی۔

انکی شادی ہوئے چار ماہ گزر گئے اور ان کے گزرنے کا پتہ بھی نہیں چلا۔شاید ہی اتنے خوبصورت اور حسین دن

اس کی زندگی کے پہلے کبھی ہوں۔ حسن کے ساتھ لڑائی تو اس کی پہلے بھی ہوتی تھی اور اب بھی وہ لڑنے کا فریضہ انجام دیتی رہتی تھی۔

مگر جس اچھی چیز کا اضافہ ہوا تھا وہ یہ کہ اب وہ حسن کو "آپ" کہنے لگ گئی تھی اور چشمش کہنے پر بھی غصہ نہیں کرتی تھی۔وہ مسکراتے ہوئے ان گزرے چار مہینوں کی یادوں کو سوچنے میں محو تھی کہ فون کی آواز نے اس کی سوچوں میں خلل ڈالا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جاری ہے

#ریزہ_میری_ذات

#بقلم_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_23_دوسرا_حصہ

سائیڈ ٹیبل پر پڑا موبائل اٹھایا تو سکرین پر چمکتا

"کیپٹن کالنگ" کا نام جگمگاتا دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی۔

وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور موبائل ہاتھ میں پکڑتے اس نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹھائی مگر خاموش رہی۔

"کیسی ہو چشمش۔"

حسن کی بھاری مگر نرم آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔ جس سے اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہلکی سی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چھپ دکھلا کر غائب ہو گئی اور اب چہرے پر سنجیدہ تاثرات مگر آنکھوں میں شرارت لیے وہ اس سے

مخاطب ہوئی۔

"حسن میں بالکل بھی ٹھیک نہیں ہوں۔ اللہ جانے کیا

ہو گیا ہے دل کوئی کام کرنا نہیں چاہتا پر دماغ کہتا ہے کہ اللہ کی بندی کچھ تو کر لے اور زبان یہ

کہتے نہیں تھکتی:

گھر آجائیں حسن آپکی چشمش بلائے رے..."

سریلی آواز میں گانے کے بول تبدیل کر کے اپنی مرضی کے مطابق الفاظ گاتے وہ حسن کو قہقہہ لگانے پر مجبور

کر گئی لیکن اپنے گھر آنے کا وہ بھلا کیا جواب دیتا۔ اسے تو خود معلوم نہیں تھا کہ اب وہ گھر

واپس آئے گا یا نہیں۔

"تم میرے لیے دعا کرنا کہ میں جس مقصد کیلئے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جارہاہوں اس میں کامیاب ہو کر لوٹوں اور اگر اس

مقصد کی تکمیل کیلئے شہادت بھی نصیب ہو

جائے تو کوئی غم نہیں ہو گا۔"

اسکا اسطرح جذبات سے لبریز لہجہ حمنہ کی آنکھوں کو نم کر گیا۔

"حسن میں ہر وقت آپ کی سلامتی کی دعائیں ہی کرتی رہتی ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ

ضرور اپنے مقصد

میں فتح یاب ہوں گے اور خیر و عافیت سے گھر

بھی پہنچیں گے۔"

"مگر میرا دل یہ شدت سے چاہتا ہے کہ مجھے

دشمنوں کا صفایا کرتے ہوئے شہادت جیسا عظیم

رتبہ ملے۔"

اسکا جذبہ شہادت سے پر انداز دیکھ کر حمنہ کا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دل دہل گیا۔

"حسن آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں مانتی ہوں شہید

کا رتبہ بہت بلند ہوتا ہے لیکن اگر آپ کو

کچھ ہو گیا تو ہم سب کا کیا ہو گا آپ تو ہمارا سہارا ہیں۔

اور میرا کیا ہو گا؟

میں آپکے بغیر۔۔۔

نہیں حسن میں دعا کروں گی کہ آپ خیر و عافیت سے

گھر پہنچو۔"

حمنہ کے رونے میں شدت آنے پر حسن بوکھلا گیا۔

"چشمش یہ کیا بات ہوئی بھلا؟ تم ایک فوجی کی بیٹی ہو

اور ایک فوجی کی بیوی ہو۔ تمہیں یہ اتنی شدت سے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

رونا زیب نہیں دیتا یار۔

ہمت کروں ناں پلیز اور رہا شہید ہونے کا سوال تو یار

کیا ایک مسلمان فوجی شہادت پانے کی خواہش بھی نہیں کر سکتا؟

یار میں تمہیں یہ بات لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا۔۔۔

جب دشمن سامنے ہوتا ہے ناں تو کچھ یاد نہیں رہتا ناجانے خود میں ایسا جنون اور طوفان اٹھتا محسوس ہوتا

ہے جو اپنے پیچھے سب عزیزوں کے چہرے،انکی آسودہ باتیں اپنے ساتھ اڑا لے جاتا۔

باقی صرف ان دشمنوں کے چہرے دکھتے جو اس ارض پاک کی بنیادیں ہلانا چاہتے ہیں جنہیں جب تک اس صفحۂ ہستی سے مٹایا نہ جائے تب تک وہ طوفان نہیں

تھمتا۔خود پر ایسا جنون طاری ہوتا ہے کہ پھر جان بھی

چلی جائے تو پرواہ نہیں ہوتی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور اللہ تعالی بہت رحیم ہے۔ وہ ہمیں ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے پھر کسطرح وہ

میرے اپنوں کو بے

سہارا چھوڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالی اگر ایک سہارا چھینتا ہے تو کوئی دوسرا سہارا پہلے ہی عطا کر دیتا

ہے۔

اور میں نے کل ایک بہت خوبصورت حدیث مبارکہ پڑھی

تھی کہ:

جو شخص اللہ تعالی سے سچے دل سے شہادت کا سوال

کرے اس کو اللہ تعالی مرتبہ شہادت پر فائز فرمائے

گا اگرچہ اپنے بستر پر فوت ہو۔"(مسلم)

"حسن آپ کو درد تو ہو گا ناں جب اگر گولی۔۔۔۔

یہ سوچ بھی اسکے لیے جان لیوا تھی کہ حسن کو کچھ ہوا ہے کیونکہ وہ اتنی بہادر نہیں تھی۔

"یار تمہیں کمزور نہیں پڑنا ہمت سے کام لینا ہے۔۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وعدہ کرو چاہے کیسے بھی حالات ہوں تم خود کو بھی سنبھالو گی اور باقیوں کی ذمہ داری بھی تمہی پر ہے۔"

"حسن ایسے تو نہ کہیں... ورنہ میں.. میں ابو جان کو بتاؤں گی کہ آپ مجھے ایسی باتیں کر کے ڈرا رہے ہیں۔"

اُسے جب کچھ سمجھ نہ آیا تو روتے ہوئے پھر سے وہی دھمکی دینے لگی جو ہمیشہ دیتی تھی مگر اِس بار یہ دھمکی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔

"حمنہ"

کچھ لمحے کے بعد حسن کی بھاری آواز سنائی دی

اور اُسے محسوس ہوا جیسے حسن کا لہجہ بھی آنسوؤں میں بھیگا ہوا ہے۔

"ہاں جی"

اُسکے آہستگی سے کہنے پر حسن نے اپنا لہجہ مضبوط کرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کیے اور اب کی بار اسکے لہجے میں ذرا بھی آنسوؤں کی آمیزش نہ تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تم جانتی ہو کہ

"شہید کو قتل ہونے کا درد اتنا محسوس ہوتا ہے جتنا کہ تم کو چیونٹی کے کاٹنے کا درد محسوس ہوتا ہے"

(صحیح الجامع)

"فی امان اللہ"

لرزتے ہونٹوں سے اس نے یہ الفاظ ادا کیے دوسری جانب حسن نے کوئی بھی جواب دیئے بغیر کال بند کر دی۔

________________جاری ہے________________

#ریزہ_میری_ذات

#بقلم_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_23_تیسرا_حصّہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی موبائل پر قندیل کیساتھ بات کرنے میں مصروف تھی۔

دوسرے سمسٹر کے فائنل پیپر ہونے پر انہیں چھٹیاں ہوگئی تھیں اسی لیے وہ تینوں دوستیں اب اپنے گھروں میں ہی پائی جاتی تھیں۔

جولائی کا مہینہ تھا اس دوران بچے بھی گرمیوں کی چھٹیوں کے مزے لوٹ رہے تھے۔بچوں کی اپنی امیّوں سے بلاناغہ عزت افزائی ہونا ہر گھر کی کہانی تھی۔۔۔اور پھر اگر ہوں بھی پاکستانی امیّاں تو کیا ہی کہنے انکے۔

ہر بات ہی نرالی ہوتی امیّوں کی مگر ایک بات ہے کہ سبھی ماؤں کی ڈانٹ بالکل ایک جیسی ہوتی ہے انداز چاہے مختلف ہوں۔

عباس ملک کے گھر بھی کچھ ایسا ہی ماحول بنا ہوا تھا۔تابندہ پیپر ختم ہونے کے بعد کی نیندیں پوری

کر رہی تھی۔

زینب اور شہیر کسی بات پر جھگڑنے میں مصروف تھے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ہاتھی کہیں کے اب چپ چاپ مجھ سے دو تھپڑ کھالو

اور حساب برابر کرو نہیں تو پھر اپنا

حشر دیکھ لینا۔"

زینی مکمل غصّے میں بھری اسے مارنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تھا اسکے ہاتھ ہی نہیں آ رہا

تھا۔

جب لڑائی نے شدّت اختیار کی اور جیسے ہی زینی کے رونے کی آواز نے انکی امّاں حضور کے

کانوں تک رسائی حاصل کی بس پھر کیا تھا

صالحہ بیگم کی توپوں کا رخ انکی طرف ہوا جو ناشتے کے برتن دھو کر ابھی فارغ ہوئی تھیں۔

"دسو دسو لوکاں نوں کہ اَسی اِس کرتوت دے مالک آں (بتاؤ بتاؤ لوگو کو کہ ہم اس کرتوت کے

مالک ہیں) بے شرموں کیوں لوگوں کو اپنے کارناموں سے آگاہ کر رہے ہو

سات محلّوں تک تم لوگ کی آواز جا رہی ہے۔"

"مما یہ ہاتھی میری نئ پین واپس نہیں کر رہا اور میرے الٹے نام بھی لے رہا ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"تو تم کونسا اچھی ہو جیسا وہ ہے ویسی تم ہو۔"

انکی سخت آواز پر زینی منہ بسور کر دانین کے قریب صوفے پر بیٹھ گئی جو انکی باتوں سے ڈسٹرب دکھائی دے رہی تھی جبکہ شہیر کھی کھی کرنے لگا۔

"اور تم..."

اب کی بار انکی توپوں کا رخ شہیر کی طرف ہوا۔

"کچھ اپنے قد کا ہی خیال کر لو۔ اونٹ جتنا قد ہے اور

عقل چیونٹی جتنی بھی نہیں ہے۔

اور ان بڑی مہارانیوں کو دیکھ لو ایک کی نیند پوری نہیں ہوتی اور دوسری اٹھتے ہی اس کم بخت موبائل میں گھس جاتی ہے۔

چوبیس گھنٹے ان کے

ہاتھوں میں موبائل ہوتا ہے۔ مجال ہے جو کسی کام کو ہاتھ لگا لیں۔"

وہ غصے سے بڑبڑاتی اوپر سیڑھیوں کی طرف بڑھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے یہ مما سے عزت افزائی کس کی ہو رہی تھی؟

صوفے کے کونے میں بیٹھی وہ جب کال کر کے فارغ ہوئی تو ان دونوں سے پوچھا جو اب

خاموشی سے باتیں کر رہے تھے جیسے ابھی کچھ دیر پہلے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

"آپی کیا آپ نے کچھ بھی نہیں سنا؟"

"ارے میں تو فون پہ مصروف تھی ناں جبھی تو مجھے پتا ہی نہیں چلا اور میں اسی لیے تو تھوڑا دور

ہو کر بات کر

رہی تھی کہ مما کی آواز مجھ تک نہ آئے۔"

زینی کے حیرانگی سے پوچھے جانے سوال پر دانین نے سکون سے جواب دیا۔

مگر اسکا سکون سے جواب دینا ان دونوں کا مزہ کر کرا کر گیا کہ اسکے حصے کی ڈانٹ بھی انہیں

ہی سننی پڑی جسکا شہیر نے برملا اظہار بھی کر دیا۔

"یہ تو بڑی ناانصافی والی بات ہے کہ آپکے حصے کی ڈانٹ بھی ہم معصوموں کو سننی پڑتی ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس کی شکل پر بجے تیرہ دیکھنے لائق تھے مگر وہ دانین کی بھی تھوڑی بجانا چاہتا تھا اسی لیے صالحہ بیگم کی باتیں بڑے رازدانہ انداز میں دہرانے لگا۔

"دانی آپی مما ہم سب کو اپنی ڈانٹ کا شرف بخش رہی تھیں جو میرے اور زینی سے شروع ہوئی اور آپ دونوں پر ختم ہوئی ہے۔

بقول مما کے آپ اور تابندہ آپی مہارانیاں ہیں جو

چوبیس گھنٹے کم بخت موبائل میں گھسی رہتی ہیں۔

لیکن کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاتیں۔"

"او کوئی بات نہیں یہ تو روز ہی ہوتی ہماری۔۔۔اب ہم "بیستی پروف" ہو گئے ہیں۔ ٹینشن نا لو۔"

اسنے اپنی طرف سے اسکا موڈ غارت کرنے کی پوری کوشش کی تھی مگر یہ کیا یہاں تو سب الٹا ہو گیا تھا اور دانین یہ کہتی ہنستے ہوئے باورچی خانے ناشتہ کرنے کی غرض سے چلی گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بھئی یہ تو غلط بات ہے انکے حصے کی ڈانٹ بھی ہمیں ہی سننی پڑتی ہے۔۔۔ جسکے نام کی ڈانٹ ہو اسکے پاس جا کر اسکے پاس جا کر کھلائیں۔اب ہمارے معصوم کان تھک گئے ہیں روز روز کی ڈانٹ سن کر۔"

دل کی بھڑاس نکال کر زینی بھی شہیر کی طرح منہ لٹکائے اسکے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ہو گیا ہے مجھے پیار

ہو گیا ہے مجھے پیار"

ردوان کی سریلی آواز سن کر لاؤنج میں صوفے پر چائے پیتے حیدر کو زبردست قسم کا اچھولگا۔

دونوں سرجن آج گھر پر ہی تھے اور حیدر کی بینڈ بجانے والے تھے۔

"ہو گیا ہے مجھے پیار

ہو گیا ہے مجھے پیارررر۔۔ آرررر"

اسامہ بھی پورے سر لگاتا فاطمہ بیگم کے کندھوں پر ہاتھ جمائے کھڑا ہو گیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے نہیں ہونا تھا

ارے نہیں. ہونا تھا۔ "

اب گانے کی باری ردوان کی آئی جو اسکے منہ کے آگے ہاتھ کو بھی "نہیں" میں ہلا رہا تھا اور وہ سخت غصے سے ان دونوں بے غیرتوں کو گھور رہا تھا۔

فاطمہ بیگم بھی محظوظ ہوتے انکی حرکات دیکھ رہی تھیں۔

"ارے نہیں ہونا تھا

نہیں ہونا تھا۔۔۔ لیکن ہو گیا یا یا یآ۔۔۔

ہو گیا ہے مجھے پیار آررررر۔۔۔ ہو گیا ہے مجھے پیار۔"

اسامہ نے اپنے حصے کے فقرات گائے تو آخری فقرات گاتے ردوان بھی اسکے ساتھ شامل ہو گیا اور اسکے ہاتھ سے

چائے کا مگ میز پر رکھتے وہ خود بھی جھومنے

لگا اور اسامہ بھی حیدر کو اپنے ساتھ جھولانے لگا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"کیا بات ہے بچوں آج بڑا چہک رہے ہو خیریت تو ہے ناں۔"

فاطمہ بیگم کے پوچھنے پر دونوں نے معنی خیزی سے حیدر کی طرف دیکھا۔ اسامہ نے تو حد ہی کر دی۔

حیدر کے کندھے میں منہ چھپائے اس نے شرماتی ہوئی دھیمی سی آواز نکالی۔

"حیدر میرے بھائی میرے وڈے پراء (بڑے بھائی) بتائیں ناں تائی جان کو ہمارے چہکنے کی وجہ تا کہ وہ بھی دن

دھاڑے تھوڑا چہک لیں۔"

ردوان تو اسکی ایکٹنگ دیکھ کر سخت بے زار ہوا تھا اور دل ہی دل میں اسے "فٹے منہ" بھی کہہ دیا۔

حیدر جھٹکے سے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور غصے سے دونوں کو پرے مارا تھا۔

"حد ہوتی ہے بے غیرتی کی بھی۔۔۔ ایک تو غیر اخلاقی حرکت کرتے ہو کان لگا کر میری پرسنل باتیں سنتے ہو اور شرمندہ ہونے کی بجائے الٹا ڈھیٹ بنے سو کالڈ چہک رہے ہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسے ان دونوں کی حرکت پر غصہ تھا ہی پر اور نا جانے کس بات کا غصہ تھا کہ وہ اسطرح سے بھڑک پڑا۔

ہوا یوں کہ حیدر کل رات اپنے بیسٹ فرینڈ سے بات کر رہا تھا جس نے اسے اب شادی کرنے کا مشورہ دیا۔ تو اسنے اپنی خالہ

کی بیٹی "انشرح" کا نام لیا کہ وہ اس سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کہ وہ اسکے بیسٹ لڑکی ہے۔

لیکن ان دونوں نے خاموشی سے اسکی ساری باتیں سن لیں کیونکہ وہ روزانہ رات کو اکٹھے بیٹھ کر باتیں کرتے تھے۔ مگر بدقسمتی سے کل دونوں نے اسکے کمرے میں جلدی ہلا بول دیا جسکا نتیجہ اسے اب بگھتنا پڑ گیا۔

حیدر کے سخت غصہ کرنے پر ردوان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا اور تیزی سے وہاں سے باہر نکل گیا۔

"حیدر کیا بات ہے بچے۔۔۔ اتنا غصہ کیوں؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مما ایک جاننے والا لڑکا ہے اس نے ایک بہت غلط کام کیا ہے اسکی وجہ سے غصہ چڑھا ہوا ہے اور ابھی میں چند دوستوں کے ساتھ گاؤں اسی لڑکے کی طرف جا رہا ہوں۔ آپ دعا کرنا کہ جس کام کیلئے ہم سب دوست جا رہے وہ

اچھے سے ہو جائے۔ اور اسامہ یار دل سے سوری۔۔ معاف کر دے اپنے بڑے بھائی کو۔"

وہ اسکے گلے لگا اور اسامہ کی کمر تھپکی۔

"فی امان اللہ بھائی۔"

"او کے خدا حافظ۔۔۔ اس گدھے کو میں منالوں گا واپسی پر۔"

اس نے جاتے جاتے انہیں پلٹ کر جواب دیا جو اسکے ساتھ ہی باہر آئے۔

کار میں بیٹھتے اپنی امی جان کو ہاتھ ہلاتے وہ گیٹ کی سرحد عبور کر گیا۔

"اللہ اپنی حفظ و امان میں رکھنا میرے بچوں کو۔"

وہ دعا دیتی اندر کی طرف بڑھی مگر اس دعا کو ابھی قبولیت کی سند نہیں ملی۔

شاید قسمت انکے آزمائش لیے کھڑی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"بھائی آپکی آواز نہیں آ رہی ہیلو۔۔ہیلو۔۔۔ حیدر بھائی.."

اچانک گولیوں کی تڑتڑ کی آواز سے فضا میں ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

جسے کچھ آدمیوں کی آواز نے توڑا۔

"ارے یہ تو مر گیا یار..."

اسکے بعد رابطہ منقطع ہو گیا جیسے موبائل بند کر دیا گیا ہو۔

________________جاری ہے________________

#ریزہ_میری_ذات

#بقلم_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_24_سکینڈ_لاسٹ

(Do not copy paste without my permission but you can share this)

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حیدر نے اپنے تینوں دوستوں کو اُن کے گھروں سے لیا اور پھر چاروں گاؤں کے لے نکل پڑے. راستے میں ایک ہوٹل سے ناشتہ کیا اور پھر سے اپنا سفر شروع کیا. گاؤں فیصل آباد سے دو گھنٹے کی مسافت پر تھا-

اب کی بار حیدر کا دوست مصطفیٰ گاڑی چلا رہا تھا اور وہ خود فرنٹ سیٹ پہ جبکہ باقی دونوں دوست پچھلی سیٹ پر براجمان تھے-

"یار مجھے تو تم دونوں کی سمجھ نہیں آ رہی کہ کیوں پرائی مصیبت اپنے سر لے رہے ہو؟ میں خود ہی چچا اور بھائی سے بات کر لیتا- یہ نہ ہو کہ تم سب کے اکٹھے جانے سے وہ کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیں اور نہ جانے وہاں لوگوں کا کیا رد عمل ہو گا؟ سو باتیں سنائیں گے وہاں کے لوگ کہ بھتیجا چچا کے ہی خلاف ہو گیا-"

یاسر اپنے دل کی بھڑاس آگے بیٹھے اُن دونوں پر نکال رہا تھا- اُس کی ایسی بزدلی کی باتیں دونوں کو طیش دلا گئی تھیں -

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

یاسر گاؤں کے ایک زمیندار کا بیٹا تھا۔ تین سال پہلے اُسکے ابو کا ہارٹ اٹیک کے باعث انتقال ہو گیا تھا۔ وہ اپنی دو بہنوں ایک بڑے بھائی اور بیوہ ماں کے ساتھ اپنے دودھیال میں ہی رہائش پزیر تھا۔ والد کے انتقال کے بعد اُن کے حالات خراب ہونے لگ گئے کیونکہ وہ خود تو زمینوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں رکھتا لیکن بڑا بھائی ابو کے ساتھ زمینوں کا کام ہی دیکھتا تھا۔

اس کا بڑا بھائی ی چچا کی باتوں میں آتے اپنی زمین کا آدھا سرمایہ ان کے ہاتھ میں تھما دیتا اور خود چاہے ان کی ضروریات پوری نہ ہوں۔ یاسر کا بڑا بھائی تو یہ بھی نہ سمجھ پاتا کہ چچا اس سے پیسے لیتے کیوں ہیں جبکہ وہ خود کافی زمینوں کے مالک تھے لیکن وہ پیسے پھر اس لئے بھی نہ مانگتا تھا کہ چچا باپ کی جگہ ہیں اور بڑے ہیں۔

لیکن کچھ ماہ پہلے اس کے چچا نے اپنا اصل چہرہ دکھا ہی دیا۔ انہوں نے اُن کی ساری زمینیں اپنے نام کروانے کا کہا مگر اُس کے بڑے بھائی نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا کافی دیر بحث و مباحثہ ہوا وہ چچا کے رویے پر افسوس کرتا اور غصّے سے لڑتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چچانے زبر دستی کاغذات نام کروانے چاہے اور دھمکی دی کہ وہ اُن کے خاندان کو ذلیل وخوار کر کے رکھ دے گا اور اُن کی عزت دو کوڑی کی نہیں رہنے دے گا۔

دونوں بہنیں بھائیوں سے چھوٹی ہی تھیں۔ یاسر حیدر کیساتھ ہی انجینئر بنا تھا یاسر نے بڑے بھائی سے کہا کہ وہ زمینیں چچا کے نام کر دے ہم خود سے کوئی کام کر لیں گے۔ خود کو ذلیل کرنے سے بہتر ہے کہ ہم وہ زمینیں ہی چھوڑ دیں لیکن اس کے بھائی نے اُسے بھی غصے سے جھڑک دیا اور زمینیں دینے سے صاف انکار کر دیا اور تو اور یاسر کی ڈائری سے حیدر کا نمبر لیکر فون پر اُسے ساری صورتحال سے آگاہ کیا کہ اس کے ابو جان آرمی آفیسر تھے وہ شاید کچھ مدد کر سکیں۔ اسی لیے حیدر اپنے دونوں دوستوں مصطفی اور طلحہ کو ساتھ لیکر یاسر کے گاؤں کی طرف چل پڑا۔

اسحاق چوہدری سے وہ بات کر چکا تھا اور انکا ہی کہنا تھا کہ پہلے زبانی کلامی بات چیت کی جائے اگر وہ نہیں مانتے پھر ہی کوئی کاروائی عمل میں لائی جائے گی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"یاسر حد ہوتی ہے بزدلی کی بھی۔ تم لوگوں کے ساتھ اتنا کچھ ہو رہا ہے اور تمہیں ابھی بھی اُن بے حس لوگوں کی باتوں کی فکر کھائے جا رہی ہے۔ مجھ سے مزید کوئی بحث نہ کرنا ورنہ میں نے تیرا گلہ دبانے میں دیر نہیں کرنی۔" مصطفیٰ نے آگ بگولا ہوتے ہوئے اُسے جواب دیا۔

"بھائی تجھے کیوں فکر ہوگی لوگوں کی تو نے تھوڑا کبھی باتیں سنی ہیں یا تجھے کبھی ایسے حالات کا سامنا ہوا ہے۔ باتیں تو ہم جیسے یتیموں اور بے سہارا لوگوں کو سننے کو ملتی ہیں۔ جن پر ہر کوئی اپنی طاقت کا استعمال کر کے اِس دنیا میں کہیں کا نہیں چھوڑتا۔"

اُس کے بھری آواز سے کہنے پر حیدر نے گردن موڑ کر تعجب سے اس کی طرف دیکھا۔ ساتھ بیٹھے طلحہ کے تاثرات بھی یہی کہہ رہے تھے کہ وہ یاسر کی باتوں سے متفق ہے۔

"یاسر کیا تم میرے کچھ سوالوں کے جواب دو گے؟"

چہرہ آگے کی جانب موڑے حیدر نے سنجیدگی سے کہا تو اس نے آہستہ سے ہاں میں ہنکارا بھرا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ گاڑی میں مکمل خاموشی چھا گئی تینوں اُس کے سوالات جاننے کے منتظر تھے۔ کچھ لمحے کے توقف کے بعد حیدر کی سرد آواز اُن کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"تمہارے کہنے کے مطابق تم یتیم اور بے سہارا ہو- کیا اللہ نے تمہیں یتیم اور بے سہارا ہی پیدا کیا تھا ؟"

"نہیں تین سال پہلے ہی میں یتیم اور بے سہارا ہوا ہوں-" یاسر نے دکھی لہجے میں جواب دیا-

"تم کہتے ہو کہ تمہارے ابو جان کی زمینیں تمہارے چچا کو دے دی جائیں تاکہ تم لوگ ذلیل و خوار نہ ہو؟"

"بالکل ایسا ہی ہے- میری دو چھوٹی بہنیں ہیں اور بیوہ ماں ہے - میں لوگوں سے بھری محفل میں انکی عزت مٹی میں نہیں ملا سکتا-"

یاسر کے جواب پر حیدر نے استہزائیہ مسکراہٹ سے سر جھٹکا-

اچھا ویسے اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے اور کیا اللہ کا شکر ادا کرتے ہو؟

اِس سوال پر اس نے تعجب سے حیدر کو دیکھا۔

"حیدر بھلا کون مسلمان اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا یا اللہ پر بھروسہ نہیں کرتا ہوگا؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اُس نے استہزائیہ ہنستے ہوئے کہا.

"بہت سے لوگ نہیں کرتے جن میں سے ایک تم بھی ہو کیونکہ اگر تم اللہ کا شکر ادا کرتے ناں تو ایسی باتیں ہرگز نہ کر رہے ہوتے. ہم مانتے ہیں کہ تم یتیم ہو لیکن بے سارا کیسے ہو؟"

یاسر نے بات کرنے کے لیے لب کھولنا چاہے مگر وہ جو اُنکی طرف رُخ موڑے بات کر رہا تھا اُسے ہاتھ کے اشارے سے ہی خاموش رہنے کا کہا-

"پہلے میری بات مکمل ہو لینے دو پھر تم اپنی بات کہنا..

ہاں تو میں کہہ رہا تھا کہ تم بے سہارا کیسے ہو؟ کیا تمہارے سر پر تمہارے بڑے بھائی کا سایہ نہیں ہے؟ تمہاری امی جان اور دو بہنوں کا سہارا موجود نہیں ہے یا تم ان کی ذات کو فراموش کر بیٹھے ہو؟ تمہارے چچا تمہارے سر پر

موجود ہیں یہ الگ بات ہے کہ اب وہ بھی تھوڑے ضدی بنے بیٹھے ہیں اور غلط راستے پر نکلے ہوئے ہیں- ان دنیاوی سہاروں سے اگر تم مطمئن نہیں ہو تو کیا تمہیں وہ ذات یاد نہیں جو کسی غرض کے بغیر اپنا سہارا دیتی ہے؟ کیا تمہیں وہ خالق یاد نہیں آیا جب تم نے خود کو بے سہارا

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کہا؟ بھلا اللہ تعالی کی ذات سے بڑھ کر تمہیں اور کس کی ضرورت ہے؟ ہاں یہ بھی ہے انسان کو دنیا میں کسی ایک ایسے فرد کی ضرورت ہوتی جسکے ساتھ وہ اپنے دکھ بانٹ کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر سکتا ہے اور تمہارے پاس ایک نہیں بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جن سے تم اپنے دکھ بیان کر سکتے ہو تو پھر اس کا یہ مطلب ہوا کہ تم بے سہارا نہیں ہو اور رہی یتیم ہونے کی بات تو جو انسان اس دنیا میں آیا ہے اسے واپس اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہی ہے اس لئے اللہ سے انکل کے لئے دعا کرتے رہو۔

پہلے تو تمہارا اس بات پر شکر ادا کرنا بنتا ہے کہ اللہ تعالی تیرا لاکھ شکر ہے کہ تونے اگر مجھ سے میرے باپ کا سہارا چھینا بھی ہے مگر اس کے بدلے میرا بھائی، میری بہنیں اور میری امّی جان میرے پاس موجود ہے۔

دوسری بات تم اپنا حق کیسے کسی دوسرے کو دے سکتے ہو؟ تمہارے ابو جان نے اپنی حلال کمائی اور محنت و مشقت سے زمینیں خریدیں اُن پر اپنا خون پسینہ بہا دیا اور تم کہتے ہو کہ تم اپنے چچا کو وہ زمینیں دے دوگے فقط اس لیے کہ وہ تمہارے خاندان کو ذلیل نہ کر دیں؟ کیا تمہارے دل میں یہ ذرا بھی یہ خیال نہ آیا عزّت اور ذلّت دینے والی ذات اللہ تعالی کی ہے اگر

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تمہیں اللہ پر بھروسہ ہوتا تو تم اپنے چچا سے کہتے کہ جو کرنا ہے کر لو میرا اللہ میرے ساتھ ہے مگر نہیں۔ تمہیں اِس دنیا کے لوگوں کا ڈر تھا مگر اُس

خالقِ دوجہاں کا ڈر نہ تھا جس نے اُن لوگوں کو پیدا کیا ہے جن سے تمہیں ذلیل ہونے کا خدشہ تھا۔

میں نے جو یہ اتنی لمبی تقریر کی ہے اِس کا مقصد صرف اتنا ہے کہ تمہیں حق بات بتانا ہمارا فرض ہے تم غلطی پر ہو اور اُسے ایک دوست ہونے کے ناطے سدھارنا بھی ہمارا فرض ہے کیونکہ میرے ابو جان اور چچا جان نے ایک بات سکھائی ی تھی کہ بیٹا ہمیشہ حق بات کہو پھر چاہے وہ تمھارے کتنی ہی خلاف ہو جائے مگر اس پر ڈٹے رہو اور مشکلات و آزمائش تو ہر حق پر ہونے والے سچّے مسلمان کو اٹھانی ہی پڑتی ہیں۔

اِس کے لئے تمہارے پاس ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ وسلم کی مثال کافی ہے کیونکہ اُن سے بہترین نمونہ کوئی بھی موجود نہیں۔ اس لئے میں مثال بھی اُس آئیڈیل انسان کی دونگا جو حقیقتاً آئیڈیل تھے، ہیں اور ہمیشہ رہیں گے۔“

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حیدر نے گہری سانس لیتے اپنی بات کا اختتام کیا اور آہستہ سے اپنا چہرہ آگے کی جانب موڑ لیا جسے بات کے دوران وہ کبھی پیچھے اُن کی طرف اور کبھی آگے کی طرف موڑ تا تھا۔

مصطفی نے اس کے کندھے کو تھپکتے ہوئے شاباشی دی۔

وہ اس سے متاثر ہوا تھا جبکہ یاسر چپ چاپ گیلی آنکھوں سے کار کی کھڑکی کے پار دیکھ رہا تھا شاید اُس کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

کبھی کبھار انسان کے پاس واقعی کسی کی باتوں یا لفظوں پر اظہار کرنے کے لیے فقط ایک لفظ بھی نہیں ہوتا پھر وہ اپنی خاموشی یا اپنے رویے یا آنسوؤں سے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

گاؤں پہنچنے پر وہ سیدھا یاسر لوگوں کی زمینوں کی طرف ہی گئے کیونکہ یاسر کا بڑا بھائی وہی موجود تھا۔ اس دوران ان چاروں میں کوئی بات نہ ہوئی۔ حیدر مسلسل موبائل پر مصروف تھا اور ردوان کو میسج کرتا رہا مگر اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ اب تک ڈھیروں میسجز کر چکا تھا لیکن اسکا کسی ایک بھی میسج کا جواب نہ آیا۔ یاسر کا بھائی

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گاؤں کے کچھ لوگوں کو بھی اس بات میں شامل کرنا چاہتا تھا اسی لیے وہ اپنی جان پہچان کے لوگوں کو لینے چلا گیا تھا۔

"حیدر یار بس کر دے اب اور کتنی دیر اس افلاطون میں گھسا رہے گا۔"

مصطفی نے جھپٹنے کے انداز میں اس سے موبائل کھینچا۔ اتنی دیر میں یاسر کے ساتھ کھڑا طلحہ حیدر کے قریب آکر کھڑا ہو گیا۔ یاسر رخ موڑے ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔

"حیدر تیری باتیں سو فیصد درست تھیں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں ہیں جس سے تیرا شکریہ ادا کر سکوں ۔"

اس نے آہستہ سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو حیدر نے اسے گلے لگا لیا۔

"یار شکریہ والی کیا بات ہے.. بس مجھ جیسے شریف، ذہین اور یونیک (نایاب) سے بندے کو شکریہ کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یہ تو بس ایسے ہی۔"

وہ پھر سے اپنے پرانے موڈ میں واپس آ گیا۔

"تیرے جیسا کمینہ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ آیا بڑا شریف."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مصطفی نے اس کے کندھے پر جھانپڑ رسید کیا۔ تینوں ہنستے ہوئے باتیں کرنے لگے۔ اچانک حیدر کا موبائل بجا۔ اس نے نام دیکھا تو اسامہ کا تھا ۔ وہ دونوں بھی خاموش ہو گئے ۔

"اسلام علیکم! ہاں اسامہ کدھر ہے وہ گدھا؟"

"وعلیکم السلام! بھائی وہ گدھا..جب سے آپ نکلے ہو تب سے ہی غائب ہے۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے کہ یہی کہیں بھٹک رہا ہو گا پر آپ تو جانتے ہیں کے اس جیسے بھٹکوں کو ڈھونڈنا بھی جان جوکھوں کا کام ہے۔"

"ایسا کرو کے جب وہ واپس آئے ناں تو اپنے نمبر سے مجھے کال کرنا۔ یہاں تھوڑا ٹائم لگ جائے گا ۔ پھر بات ہوتی ہے ۔ اللہ حافظ ۔"

"اللہ حافظ بھائی۔ "

اس نے کال کاٹ دی کیونکہ یاسر کا بھائی واپس آگیا تھا۔ اسکے ساتھ تین لوگ تھے ۔ جو شاید اس کے محلے کے ہی تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہاں چچا اور ان کے تینوں بیٹے بھی موجود تھے ۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اوئے تونے بڑی پلٹون اکھٹی کی ہوئی ہے۔ اب تو اپنے چچا کے خلاف جائے گا۔"

وہ نخوت سے کہتے یاسر کے بھائی کی طرف بڑھے۔ مصطفی جھٹ سے ان کے قریب آیا اور چچا کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"دیکھیں چچا جان آرام و سکون سے بیٹھ کر بات کرتے ہیں۔ آپ اتنا ہائپر کیوں ہو رہے ہیں"۔

وہ نرمی سے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھے بات کر رہا تھا جب چچا نے زور سے اسکا ہاتھ جھٹکا اور پرے دھکا دیا قبل اِس کے کہ وہ گر پڑتا حیدر نے اسے تھام لیا۔

"دیکھیں چچا جان ہم سکون اور تحمل سے بات کرنے آئے ہیں، کوئی غنڈہ گردی کرنے نہیں۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ آپ بھی تحمل اور نرمی کا مظاہرہ کریں اور ہم بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے اس مسئلے کو حل کریں۔"

حیدر نے اُنہیں سمجھانا چاہا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"او تو کیوں پرائے پھڈے میں ٹانگ پھنسا رہا ہے؟ چپ چاپ اپنا راستہ ناپ اور یہاں سے چلتا بن، یہ چچا بھتیجے کا معاملہ ہے کوئی ایرا غیرا دخل اندازی نہ ہی کرے تو اُس کے لیے بہتر ہے"

چچا کے بڑے بیٹے نے بھی بھڑکتے ہوئے حیدر کے ساتھ ساتھ باقیوں کو بھی سنا دیا کہ کوئی اِس بات میں نہ بولے۔"دیکھیں بھائی یہ معاملہ چچا بھتیجے کا نہیں ہے۔۔یہ انصاف کا معاملہ ہے اور ہم انصاف کی یہ جنگ جیت کر رہیں گے۔"

اب کی بار یاسر اپنے بڑے بھائی کے قریب آیا اور اُنکے کندھے پر اپنا بازو ٹکاتے اِس بات کا اشارہ دیا کہ وہ اُنکے ساتھ ہے اور مسکراتے ہوئے اپنے تینوں دوستوں کو تھمز اَپ (Thumbs up) کا اشارہ دیا۔

"اچھا تو اب تیرے بھی پَر نکل آئے ہیں اور تو اپنے باپ جیسے چچا کیساتھ انصاف کی جنگ لڑے گا اور اُن سے مقابلے کرے گا- تیری تو میں..."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

چچا کا سب سے چھوٹا بیٹا اُسے مارنے کو لپکا مگر طلحہ نے اُسے بیچ میں ہی روک دیا۔

"آج آپ لوگوں نے یہ ثابت کر دیا کہ لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے اب آپ سب کا مکمل بندوبست کرنا ہی پڑے گا۔"

حیدر نے یہ کہتے جیب سے موبائل نکالا. کچھ دیر ٹائپ کر کے اس نے اسحاق چوہدری کے نام ایک پیغام بھیج دیا۔

"چچا جان ہم نے بہت کوشش کی آپکو سمجھانے کی کہ آرام سے بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کر لیتے ہیں مگر آپ نہیں مانے ایک تو آپ غلطی پر ہیں اور دوسرا آپ اپنی یہ دو نمبر پاور دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر یہ یاد رکھیں

اللہ کی طاقت سے زیادہ کسی اور کی طاقت کوئی معنی نہیں رکھتی۔اب حیدر کے ابو جان ہی آپکا اچھے سے علاج کریں گے۔ چلو حیدر طلحہ واپس چلیں۔ یاسر تم اپنے بھائی ساتھ گھر واپس جاؤ... اب ہماری فوج ہی ان جھلّوں کا علاج کرے گی۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

مصطفیٰ نے جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجائے چچا کے تینوں بیٹوں کو دیکھتے اپنی بات مکمل کی۔

گاڑی کی طرف بڑھتے حیدر کا موبائل بجا. پھر سے اُسامہ کا نام جگمگاتا دیکھ کر اسنے فوراً کال اُٹھائی۔

"ہاں اُسامہ آگیا وہ نکّما؟

"جی بھائی آگیا... بھوک ستا رہی ہو گی تبھی ٹائم پر گھر پہنچ گیا ہے اور اب ندیدوں کی طرح بیٹھا ناشتہ نوش فرما رہا ہے۔"

اسامہ نے سپیکر آن کر رکھا تھا۔

"اچھا جب....."

"بھائی آپکی آواز کہیں دب گئی ہے کیا "اچھا جب" کے بعد کچھ سنائی ہی نہیں دیا۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"یہ سالے ہمارا علاج کریں گے... رک جاؤ بے غیر تو ۔۔ تم لوگ ہمارا کیا علاج کرو گے میں تم لوگوں کو اِس قابل رہنے ہی نہیں دوں گا-"

چچا کے بڑے بیٹے نے حقیرانہ لہجے میں کہتے اپنے منجھلے بھائی کو اشارہ کیا- اُس نے بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح اپنے کُرتے سے پستول نکالی اور کچھ فاصلے پر اپنی گاڑی کی جانب بڑھتے اُن تینوں پر اپنا نشانہ باندھا-

دونوں بھائیوں نے گولی چلائی جو ایک مصطفیٰ کے کندھے اور دوسری حیدر کے بازو میں پیوست ہو گئی-

"حیدر بھائی... ہیلو..."

"ہاں اُسامہ... میں کہہ رہ...."

دونوں کے جسموں کو چلتے ہوئے زور سے جھٹکا لگا- دو گولیوں نے طلحہ کو خون میں لت پت کر دیا اور ایک گولی حیدر کی ٹانگ کو چیرتی چلی گئی-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اپنی گاڑی کی طرف بڑھتے یاسر اور اس کا بھائی گولیوں کی آواز سنتے ہی اپنے چچازاد بھائیوں کی طرف بڑھے اور اُنہیں روکنے لگے- یاسر اپنے چچا کے بڑے بیٹے سے پستول چھیننے کی کوشش کر رہا تھا جب چچا نے اُسے زور سے ایک تھپڑ رسید کیا اور وہ لڑکھڑا کر زمین پہ گرا-

”بھائی آپکی آواز نہیں آ رہی ہیلو۔۔ہیلو۔۔۔حیدر بھائی.."

اچانک گولیوں کی تڑتڑ کی آواز سے فضا میں ہر طرف خاموشی چھا گئی- جسے کچھ آدمیوں کی آواز نے توڑا-

چچا کے منجھلے بیٹے نے تیسری گولی حیدر پر چلانی چاہی مگر یاسر کے بڑے بھائی نے اُسے ایسا کرنے سے روکا اور پستول لینے کیلیئے کھینچا تانی کرنے لگا لیکن چچا کے سب سے چھوٹے بیٹے نے یاسر کے بھائی کو پیچھے ہٹا دیا۔ چچا بھی ان کے ساتھ ہی الجھنے لگ گئے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

گولی کی آواز پر خون کے چھینٹے چچا کے منہ پر گرے اور وہ وہی ساکت ہو گئے کیونکہ خون کسی اور کے نہیں بلکہ ان کے سب سے چھوٹے بیٹے کے سینے سے نکل رہا تھا اور الجھتے ہوئے گولی بھی اُنکے اپنے ہاتھوں سے چلی تھی۔

زمین سے اُٹھتا یاسر بھی وہی ساکت ہو گیا۔ قریب کھڑے تینوں لوگوں میں سے دو مصطفیٰ لوگوں کی طرف بڑھے اور ایک یاسر لوگوں کی طرف آیا۔ حیدر کے موبائل کا رابطہ منقطع ہو گیا تھا جیسے موبائل بند کر دیا گیا ہو۔

سب سے چھوٹے بیٹے کی نبض ٹٹولی تو اُس آدمی کو معلوم ہوا کہ اُسکی سانسوں کی ڈور کھینچی جا چکی ہے۔

"ارے یہ تو مر گیا یار..."

وہ اُن سب کو ساکت چھوڑے بھاگتے ہوئے دوسرے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

"ہاں بول"

دونوں نے بے ساختہ پوچھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"مر گیا یار"

دوسری طرف اُسامہ کو صرف ایک بار ہی آواز سنائی دی جیسے گولیوں کے چلنے کی آواز ہو...
اسکے نزدیک ہی صوفے پر بیٹھے رِدوان کا دل کانپا-

"اُسامہ یہ.. یہ بھائی کدھر گئے ہیں اور یہ گولیوں کی آواز تھی ناں-"

ناشتہ میز پر چھوڑے وہ اُسامہ کے سر پر آن کھڑا ہوا۔

"ہاں یار مجھے بھی یہ گولیوں کی ہی آواز لگی ہے مگر بھائی کا فون بند ہو گیا ہے اور وہ اب کال نہیں اُٹھا رہے-"

اُسامہ نے بھی کانپتی آواز میں کہا اور ساتھ ہی ساتھ حیدر کا نمبر ملاتا رہا کہ شاید وہ گولیوں کی آواز آنا اسکا وہم ہی ہو-اچانک یاد آنے پر اُس نے مصطفیٰ بھائی کے نام سے محفوظ کیا گیا نمبر ملایا-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ مسلسل آدھا گھنٹہ کبھی مصطفیٰ کو کال کرتا رہا تو کبھی حیدر کو... آدھے گھنٹے بعد مصطفیٰ کی خود ہی کال آگئی جسے اُسامہ نے ایک لمحہ کی تاخیر کیے بغیر اُٹھالیا۔

"السلام علیکم مصطفیٰ بھائی"

مگر کسی اجنبی آدمی کی سنائی گئی خبر نے اسکا چہرہ تاریک کر دیا اور وہ ایک دم سے صوفے پر ڈھے گیا۔

وہ زمین پر چٹائی بچھائے رجسٹر کھولے اپنا کوئی کام لکھنے میں مصروف تھی۔ ان چار مہینوں میں اس نے خود کو بدلنے کی کوشش کی تھی اور اس میں کامیاب بھی ہوئی مگر اتنی جلدی یہ سب ممکن نہیں تھا۔

وہ اب بھی اپنے ابو جی سے ڈرتی تھی اور ابھی تک انہیں اپنا دوست نہ بنا پائی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اُسے یاد آیا جب اسکی دانین اور ابا سہ کیساتھ دوستی ہوئی تو تینوں نے اکٹھے بیٹھنا شروع کر دیا۔ کبھی دانین اور ابا سہ جلدی آتیں اور اسکی جگہ رکھ لیتیں تو کبھی قندیل جلدی آکر اُن کی جگہ رکھ لیتی تھی۔

ایک دفعہ اِسی طرح قندیل نے ابا سہ اور دانین کی جگہ رکھ لی. وہ آخری قطار میں بیٹھی ہوئی تھی کہ روشا نے کلاس میں آئی اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"روشا نے سسٹر یہ دانین کی کرسی ہے آپ یہاں سے اُٹھ جاؤ۔"

"کیوں بھئی کیا یہاں اِس کرسی پر دانین کا نام لکھا ہے جو یہ دانین کی ہے۔"

اُس کے نرمی سے کہنے پر روشا نے تیکھے انداز میں جواب دیا۔

"نہیں.. لیکن میں نے انکی جگہ رکھی ہے۔"

"ارے بڑی دوستیاں نبھائی جا رہی ہیں.. خیر تو ہے نہ.. اب تم مجھے یہاں سے اُٹھا کر دکھاؤ پھر مانوں میں... آئی بڑی دانین کی چمچی اور وہ دوسری کرسی یقیناً تمہاری دوست اَبا سہ کی ہو گی۔ ویسے مجھے تو لگتا ہے کہ اُن دونوں نے اپنے کاموں کیلئے ہی تمہیں دوست بنایا ہے۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھیں روشانے آپ اب حد سے بڑھ رہیں- آپ مہربانی کر کے اُٹھ جائیں یہاں سے-"

قندیل کی بات پر اُسے پتنگے لگ گئے اور وہ تیزی سے کرسی سے اُٹھ کھڑی ہوئی-

"میں کیا حد سے بڑھ رہی ہوں؟ تمہاری دوستیں پرائم منسٹر ہیں کیا؟ کہ وہ جب بھی آئیں گی مگر انکے آنے سے پہلے انکی کرسیاں تیار رکھی جائیں گی-

حد سے تو تم بڑھ رہی ہو.. جب دل کرتا ہے منہ اُٹھا کر یونی آجاتی ہو اور تھوڑے سے آنسو بہا کر اور معصوم سی صورت بنا کر کلاس میں آجاتی ہو-"

وہ اُونچی آواز میں اُس پر بھڑک رہی تھی-روشانے ایسی ہی نک چڑھی اور جھگڑالو قسم کی لڑکی تھی-وہ خود چاہے جتنی مرضی بدتمیزی اور زبان درازی کر لیتی لیکن کوئی دوسرا اسکے ساتھ زبان درازی نہ کرے... کلاس کے لڑکے اور لڑکیاں بھی انکی جانب متوجہ ہو گئے-

"بس۔ سوری روشانے بسٹر"

قندیل نے آنکھوں کی نمی کو چھپایا اور اپنا بیگ کندھے پر ڈالے کلاس روم سے باہر نکل گ ئی ی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اباسہ اور دانین کو اس نے مسیج کر دیا تھا کہ وہ گراؤنڈ میں بیٹھی ہے وہ وہیں آ جائیں۔

کلاس شروع ہونے میں بیس منٹ رہتے تھے جب اباسہ اور دانین گراؤنڈ میں پہنچی۔

"کیا ہوا لڑکی آج گراؤنڈ میں بلا لیا خیریت۔"

اباسہ چہک کر کہتی اچھلتی ہوئی اسکے نزدیک ہی گھاس بیٹھ گئی لیکن وہ خاموش رہی دانین نے آنکھوں سے اباسہ کو اشارہ کیا کہ اِسے کیا ہوا ہے؟

"میں تمہارے ساتھ ہی آئی ہوں ناں۔ مجھے کیا کوئی آسمانی بلا بتا کر گئی ہے کہ اِسے کیا ہوا ہے۔ خود پوچھو اِس سے کہ یہ جلے پر اٹھے جیسی شکل کیوں بنائی ہوئی ہے۔"

اباسہ نے پیشانی پر ڈھیروں بل لاتے اُسے تیکھا سا جواب دیا۔

"یار بتاؤ ناں کیا ہوا ہے؟ کسی نے تمہیں کچھ کہا ہے کیا؟"

دانین نے اسکا نیچے جھکا سر اوپر اُٹھایا تو اُسکی گیلی آنکھیں دیکھ کر پریشان ہو گئی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"دیکھو قندیل سیدھی طرح بتاؤ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہوا ہے؟ ورنہ میرے غصّے سے تم واقف ہو۔"

ابابسہ کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی تو اس نے کلاس میں ہوئی ساری بات اُن دونوں کے گوش گزار کر دی۔

"تم نے اُسے سوری بولا یہ جانتے ہوئے بھی کہ بد تمیزی اُس نے کی ہے اور معافی تم نے مانگی۔ ہائے میرے ربا مینوں آج پکا چک لو چک لو یا اِس گدھی نوں چک لو۔"

وہ اپنا سر پیٹنے لگی۔

"دیکھنا آج اِس روشنی کی پُڑیا کو اندھیرے کی پُڑیا نہ بنا دیا تو میرا نام بھی ابابسہ چوہدری عرف شیرنی نہیں۔"

"او چپ کر جا شیرنی تم کیا اوکھاڑ لو گی اسکا... عقل بھی کسی چڑیا کا نام ہے لیکن تم اُسے کیسے جانتی ہو گی کیونکہ تیرے نام کا مطلب تو شیرنی ہے پر حرکتیں تیری گدھی جیسی ہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین نے جل کر کہا اس نے شاید اُسے کسی بات کا حوالہ دیا تھا جسے قندیل نہیں جانتی تھی-

اباسہ نے اُسے دل میں صلواتوں سے نوازا تھا-

"دیکھو یہ روشانے ہر کسی کے کام میں اپنی ٹانگ پھنساتی ہے تو ہم اب اُسے ایسا مزہ چکھائیں گے کہ وہ یاد رکھے گی- ہم سر اشفاق سے اُسکی شکایت کریں گے اور

یہ بھی بتائیں گے کہ کسطرح سے اُس نے تمہارے ساتھ بدتمیزی کی ہے... بلکہ تم خود بتانا... تم کہنا کہ سر پہلے یہ ہمیں پہلی قطاروں میں نہیں بیٹھنے دیتی تھی کہ یہ پہلے آتی ہے تو سب سے آگے بھی یہی بیٹھے گی اب اسکی ہمارے ساتھ بحث ہوئی ہے تو یہ ہمیں پھر سے تنگ کر رہی ہے... سمجھ گئی ناں میری بات؟"

دانین نے کہنے کے بعد اس سے تصدیق چاہی مگر یہ کیا قندیل کی بات نے اسکا دل بدمزہ کر دیا-

"یار یہ لڑکی کسی دن میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جائے گی کہیں لکھ لو یہ بات..."

اس نے سخت جھنجلاتے ہوئے کہا مگر پھر چمکتی آنکھوں سے اپنی شیرنی کو دیکھا جو گھاس پر بیٹھی قندیل کو گھور رہی تھی-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"میری پیاری شیرنی تم کرو گی ناں یہ نیک کام ؟تم تو ویسے بھی مرچ مصالحے لگانے میں ماہر ہو... چلو پھر جلدی اُٹھو اور اپنا مشن مکمل کرتے ہیں کیونکہ لیکچر شروع ہونے میں صرف پانچ منٹ رہتے ہیں... تم نے سر کو کہنا ہے کہ اِس روشانے نے ہمارا جینا دو بھر کیا ہوا ہے اور اپنی بھرپور ایکٹینگ کیساتھ اس مشن میں کامیاب ہو کر لوٹنا... ویسے جو بات میں نے سمجھائی ہے وہ سمجھ آگئی ہے ناں-"

"ہاں میں سمجھ گئی تیری بات اور جو نتیجہ میں نے اخذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ جہاں لوگوں کی بے غیرتی کا اختتام ہوتا ہے تیری کا آغاز ہوتا ہے-"

اُسکے تڑخ کر کہنے پر دانی کیساتھ قندیل کا قہقہہ بھی بلند ہوا اُن دونوں کو ہنستے دیکھ کچھ لمحے توقف کے بعد وہ بھی کھکھلا اُٹھی-

اُس دن وہ اپنے مشن میں کامیاب ہوئیں اور سر نے روشانے کی اچھی خاصی کلاس لی۔

پھر اس نے دل میں ارادہ کر لیا کہ اب وہ خود کو مضبوط بنائے گی چاہے اس میں کتنا ہی عرصہ لگ جائے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

#ریزہ_میری_ذات

#بقلم_حرا_شاکر

#قسط_نمبر_25_آخری_قسط

(Do not copy paste without my permission. You can share it)

"آپ کچھ بولتے کیوں نہیں ہیں؟ کیا کہہ رہے ہیں وہ لوگ؟ چاچو بتائیں ناں پلیز میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔ آپکی خاموشی سے مجھے وحشت ہو رہی ہے۔

حیدر... حیدر بھائی تم کچھ بتاؤ ناں کیا ہوا ہے وہاں؟ ابو جان ٹھیک ہیں ناں او.. اور وہ..."

گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹک گیا جس نے اسے مزید

بولنے نہیں دیا۔

منظر بدلا اب اونچی اونچی رونے کی آوازیں آرہی تھیں وہ بھاگتی ہوئی گیراج میں پہنچی جہاں ہر طرف خون ہی خون تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"حمنہ وہ حیدر۔۔۔"

فاطمہ بیگم روتی ہوئی اسکے پاس آئیں اور اسے اپنے گلے لگالیا۔

"امی جان حیدر بھائی ابھی ادھر۔۔۔امی جان۔۔۔"

بولنے کی ساری کوششیں ناکام ہو رہی تھیں۔اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں تو خود کو اپنے کمرے میں پایا۔

"اللہ... تیرا لاکھ شکر ہے کہ یہ خواب ہی تھا... ایک تو اتنی نیند آتی ہے اوپر سے امی جی اور ابا سہ کوئی کام بھی نہیں کرنے دیتی... سارا دن عجیب سا گزرتا ہے اور جب سارا دن سو کر گزارنا ہے تو ایسے ہی ہولناک خواب آئیں گے-"

وہ سر دونوں ہاتھوں میں دبائے بیڈ سے اُٹھ کر کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئی. گھڑی پر نگاہ دوڑائی تو دوپہر کے ڈیڑھ بجے کا وقت تھا- صوفے پر لیٹے وہ آنکھیں موند گئی. ابھی اُسے لیٹے دس منٹ ہی گزرے تھے کہ دروازہ کھٹکھٹائے جانے پر پھر سے آنکھیں کھول کر بیٹھ گئی-

اَباسہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے اباسہ آؤ یار.. تمہیں پتا ہے کہ میں..."

وہ مزید بولتی کہ اباسہ نے درمیان میں ہی اُسکی بات

کاٹ دی-

"ما..نو..بھا..ب..بھابو-"

اسے ہچکیوں کے درمیان بات کرتے اور پھر پھوٹ پھوٹ کر روتے دیکھ کر حمنہ کو عجیب سی بے چینی نے آگھیرا-اباسہ کا رونا نا جانے کیوں اُسے کچھ بہت بُرا ہونے کا احساس دلا رہا تھا-

"اباسہ گڑیا کیا ہوا ہے تم اتنا کیوں رو رہی ہو؟"

"وہ..حیدر...گ..گولی.."

اسکی بات مکمل ہی نہیں ہو پائی کہ وہ پھر سے رونے لگ گئی جبکہ حمنہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسکو روتا دیکھ رہی تھی.تو کیا اس کا خواب سچ ہو گیا؟

"حسن...حیدر بھائی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس سے پہلے کہ وہ چکرا کر زمین بوس ہوتی ابا سہ اپنا رونا بھول کر اسکی طرف بھاگی جو صوفے کے قریب کھڑی گرنے کو تھی مگر ابا سہ نے بروقت اسے اپنے بازوؤں کا سہارا دیا-اُسکی ہر ممکن حفاظت کرنا اُن سب کا فرض تھا کیونکہ اب اسکی جان کیساتھ ایک اور ننھی جان بھی جڑی تھی-

---

جب سے حیدر کو پرائیویٹ ہسپتال لایا گیا تھا وہ تب سے اس علاقے کی مسجد میں زمین پر دو زانو بیٹھا مسلسل چھت کو گھورتے بڑبڑا رہا تھا-

ان تینوں کی حالت تشویش ناک تھی۔

یاسر کے گاؤں سے دور گھنٹہ بھر کی مسافت پر اچھا پرائیویٹ ہسپتال تھا۔ انہیں وہی لایا گیا۔

ان سب کے گھر والوں کو بھی خبر مل چکی تھی۔

اُسامہ اس کے قریب آیا اور ہاتھ رکھ کر کندھا تھپتھپایا-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"رِدوان یار اُٹھ جا صبح سے شام ہوگ ئی ی ہے اور تو ابھی تک اِدھر ہی بیٹھا ہے۔ تایا جان اور تائی ی جان پہلے ہی دکھی ہیں۔ تو کیوں انہیں مزید دکھی کر رہا ہے۔"

اُسامہ نے اُسے اٹھانا چاہا مگر وہ پھر بھی وہی بیٹھا رہا۔

"آج صبح سے میں بھائی ی سے ناراض تھا۔ انکا بار بار میرے موبائ ل پر مسیج آتا رہا کہ یار اب بس کر دے اب تو کچھ بک دے مگر میں نے ناراضگی برقرار رکھی۔

اب دیکھ بھائی ی ناراض ہو گیا ہے اور مجھے منائ ے بغیر ہی جا رہا ہے۔ وہ میری سن ہی نہیں رہا میں نے ہزار بار کہا "حیدر بھائی ی" میں ناراض نہیں ہوں۔

مجھ سے بات کریں پر یار وہ نہیں بولتے۔۔ وہ۔۔ وہ لگتا ہے۔۔۔ وہ نہ مجھ سے بہت برُا والا ناراض ہوگ ئی ے ہیں۔

اِس بار میں نے اُن کے ایک بھی مسیج کا جواب نہیں دیا نہ اسی لیے اب مجھ سے اس طرح بدلہ لے رہے ہیں۔

امّی جان سے انکی شکایت لگاتا ہوں پھر دیکھنا کیسے سیدھے ہوتے ہیں۔"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسامہ آنسوؤں سے تر چہرہ لیے اس کے پاس آیا اور رِدوان کو اپنے گلے لگالیا جو بالکل حواسوں میں نہیں لگ رہا تھا۔

"ردوان بھائی ہمیں چھوڑ کے جا رہے ہیں اور آگر وہ چلے گئے تو کبھی واپس نہیں آئیں گے۔ تو ان کے لے دعا کرناں۔۔۔ اور۔۔ اور چل اب ان کے پاس چلتے ہیں انکو مناتے ہیں۔"

پر ردوان جھٹکے سے اس سے الگ ہوا۔

"ایسے کیسے کر سکتے ہیں وہ میرے ساتھ میں نے بات کرنی ہے ان سے مجھے ناراضگی ختم کرنی ہے۔

ایسے بھلا کون کرتا ہے؟

وہ کیسے مجھے اس طرح چھوڑ کر جا سکتے ہیں؟ تمہیں سن رہا ہے کہ مجھے "حیدر بھائی" سے ناراضگی ختم کرنی ہے انہیں گلے لگانا ہے"۔

وہ چیختے ہوئے بولا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

اسامہ نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگالیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اسامہ یار میں کس منہ سے اللہ سے دعا مانگوں۔

اللہ کہے گا کہ تو اپنے بھائی سے ناراض تھا اور اسے معاف بھی نہیں کیا اور جب حیدر کہے گا کہ میں نے اگر غلطی کی بھی تھی تو تجھ سے معافی مانگی۔۔اور پھر بھی میں نے ان سے ناراضگی رکھی۔

میں کیا کروں۔۔۔میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔اگر میرا بھائی

میرے سامنے نہ آیا اور مجھے گلے نہ لگایا اسامہ تو بول نہ ایک دفعہ کہ صرف ایک بار کہہ دے کہ "ردوان نکمّے تو"

آنسوؤں کا گولا اسکے حلق میں ہی اٹک گیا۔

"تو انہیں کہہ کہ بس ایک بار گلے ہی لگا لے"

وہ بچوں کی طرح اسامہ کے گلے لگا ہوا باتیں کرتا

رو رہا تھا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اسامہ اسے بہلاتے ہوئے کار تک لایا۔ پانی پلایا جو دو گھونٹ پینے کے بعد اس نے واپس رکھ دیا۔

اس نے آنکھوں کی نمی صاف کی اور گاڑی ہسپتال کے راستے کی طرف دوڑائی۔

"تم آتے ہو نہ تو سارے گھر میں منحوسیت پھیلا دیتے ہو۔۔"

"جاؤ اپنی بری شکل لے کر کہیں اور چلے جاؤ۔۔۔"

"مسٹری۔۔"

ایسی کوئی ی بات بھی اسے یاد نہ آئی ی جس میں وہ حیدر کے ساتھ تمیز سے بات کر رہی ہو۔

"میں نے ہی تو اسے کہا تھا کہ اس دنیا سے کہیں دور چلے جاؤ۔ اور میں نے اُسے بُری شکل والا بھی تو کہا تھا

پر اللہ جی سچ م.. مم میں غصے میں تھ.. تھی میں۔۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں اس پر غصہ کرتی تھی پر وہ صرف میرا غصہ ہوتا تھا حقیقت میں ایسا کب چاہا تھا کاش اللہ جی میں نے ایسا نہ کہا ہوتا"

ابا سہ بیٹھی مسلسل اپنی کمر کو آگے پیچھے ہلا رہی تھی اور اللہ سے ہم کلام تھی۔

آنسو اس کی آنکھوں سے بہتے چلے جا رہے تھے۔

"انسان کبھی اپنے الفاظ پر غور نہیں کرتا کسی جسمانی تکلیف یا مار سے روح اتنی گھائل نہیں ہوتی جتنی لوگوں کے رویوں اور لفظوں سے چھلنی ہوتی ہے

اور پھر جب وہی انسان اپنے ادا کیے لفظوں کا بگھتان

بگھتا ہے تو سوائے پچھتاوے کے اس کے پاس کچھ نہیں ہوتا۔"

جولائی کی حَبس زدہ شام میں سڑک پر نگاہیں جمائے وہ اپنے کمرے کی بالکونی میں کھڑا تھا۔

ایک ماہ قبل تابندہ اور ایان کے نکاح کا چھوٹا سا فنکشن ہوا اور اس کے ساتھ ہی مناہل بیگم نے ذوالنون اور

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

دانین کی نسبت طے کر دی۔

سبھی گھر والے اِس رشتہ پر خوش تھے۔ فنکشن کے کچھ دن بعد ہی اسکی نانی اماں (زبیدہ بیگم) کا انتقال ہو گیا

اور تبھی سے وہ لاہور اپنے گھر واپس آ گئے۔

جولائی کے یہ جھلساتے دن اُسے ہمیشہ رنجیدہ کر دیتے تھے مگر آج اسکے چہرے پر اطمینان دکھائی دیا۔

اِس اطمینان کی بڑی وجہ یہ تھی کہ آج "نینی" کے قاتل افضل کو پھانسی دی جا چکی تھی۔

سات سال قبل افضل "نینی" جیسی معصوم کلی کو اس کے آشیانے سے نوچ کر ختم کر چکا تھا اور ملک سے فرار ہوتے ایئرپورٹ سے پکڑا گیا۔

فوری کارروائی بھی اسی لیے عمل میں لائی گئی کہ

ریاض ملک نے اپنی بچی کی میت ہسپتال سے گھر لانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ تب تک میت دفنائی نہیں جائے گی جب تک قاتل نہیں پکڑا جائے گا.... انکے علاقے کے ایم-پی-اے

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

نے جو کہ صوبائی وزیر قانون بھی تھے انہوں نے اپنے اختیارات کو استعمال میں لاتے اسی دن کے رات 8 بجے تک افضل کو گرفتار کروالیا۔

اسے سات سال قید با مشقّت کے بعد تین بار پھانسی اور پچاس لاکھ جرمانہ کی سزا سنادی گئی۔

ذوالنون آج بالکل خاموش رہا اور اس نے کسی سے بھی بات نہیں کی۔

اپنے رب سے "نینی" کے لیے دعا کرنا وہ سات سال سے چھوڑ چکا تھا یا شاید وہ کسی کیلئے بھی اچھے سے دعا نہ کرتا تھا

اور تو اور اُس نے آج تک اللہ کا اِس بات پر بھی شکر ادا نہ کیا کہ اسکی "پیاری نینی" جیسی بچیوں کی زندگی تباہ کرنے والے درندے کو سزا سنائی گئی ہے.... تین سال
تو وہ مسلسل ڈپریشن میں رہا مگر باقی کے چار سال...

ان میں بھلا وہ اللہ سے نینی کے حق میں دعا مانگتا تھا؟...... اور یقیناً جواب نہ میں ہی تھا "نینی انہیں چھوڑ کر چلی گئی"

اپنے اِس شکوے سے ہی اسے فرصت نہیں ملی تو وہ خاک اللہ کا شکر ادا کرتا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

خود وہ خاک کا پتلا تھا پھر کیوں وہ اللہ سے شکوہ کر بیٹھا اسکی کیا اوقات تھی اللہ کے سامنے فقط ایک چیونٹی جتنی.... اسکے شکوے کے باوجود اللہ نے اسکی بہن کو انصاف دلایا اور بہترین انصاف دلایا پھر کیوں اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا؟

"یا اللہ تیرا گنہگار بندہ دل سے تجھ سے معافی کا طلبگار ہے.... مجھے معاف فرما دے... میں نے تیری ناشکری کی اور ہمیشہ تجھ سے گلے شکوے ہی کرتا رہا.....

کبھی تیرا شکر ادا کرنے کا نہیں سوچا اسی لیے سات سال سے میں بے سکون ہی رہا اور ایسے لگتا ہے جیسے آج میری بے سکونی ختم ہو گئی...

اللہ تیری مصلحتیں تو ہی جانے... میں نے تو کبھی اپنی بہن کو انصاف دلوانے کا سوچا ہی نہ تھا مگر شاید یہ ممّا بابا کے صبر کا پھل تھا جو انہیں مل گیا-"

آہستہ آہستہ شام کا اُجالا رات کی تاریکی میں بدل رہا تھا مگر وہ ہنوز وہیں کھڑا آنکھوں میں آنسو لیے اللہ سے معافی مانگتا رہا- زبان بولنے میں اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی مگر وہ دل میں اُس پاک ذات سے ہمکلام تھا... جو ہمارے دل کے رازوں سے بھی واقف ہے-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اللہ تعالیٰ اتنا غفور و رحیم ہے کہ اگر ہم اُس سے کوئی بھی شکوہ کرتے ہیں ناں تو وہ ہم پر اپنا غضب نازل نہیں کرتا..

ہم نادان انسان اللہ سے شکایت کرتے چلے جاتے ہیں مگر وہ شاید مسکرا کر سنتا رہتا ہے اور ہم انسانوں کی نادانیاں دیکھتا رہتا ہے مگر پھر جب اُس کام میں چھپی اللہ کی مصلحت کا معلوم ہوتا ہے ناں پھر اللہ کی رحمت کا

اندازہ ہو ہی جاتا ہے اور ہم جھلّے لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ سب ہمارے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے؟

اے! کم عقل انسان اللہ کی تجھ پر خاص نظر ہے تبھی تو وہ تجھے آزمائش میں ڈال رہا ہے... بس پھر جب بھی تجھ پر مصیبت آئے ناں تو سمجھ لیو کہ تو اللہ کی نظر میں خاص ہے تبھی تو اتنے لوگوں میں سے صرف تجھے ہی

چنا ہے-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پشاور میں واقع کارخانو بازار کی شہرت ایک ایسے بازار کی تھی جہاں سمگلنگ کا سامان فروخت ہوتا تھا لیکن اب یہاں تعمیرات کے سامان سے لیکر مال مویشیوں کی فروخت کیلئے سیکڑوں دکانیں موجود ہیں۔

یہاں کے دوکاندار یہ مانتے نہیں کہ بہت سا مال افغانستان سے سمگل شدہ ہے۔

کارخانو بازار، جمرود روڈ پر ایسے بہت سے کیسیز سامنے آئے جس میں سمگلنگ کا مال برآمد کیا گیا....

19 جولائی 2020ء 11:15pm

رات کی تاریکی میں پشاور کے اِس پوش علاقے میں کوئی ذی روح دکھائی نہ دے رہا تھا۔ پورا علاقہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

سات نوجوانوں پر مشتمل یہ قافلے اِسی تاریکی کے انتظار میں بیٹھا تھا کہ کب آسمان نیلی چادر اتار کر کالی، گہری

اوڑھے اور وہ اپنے پاک مقصد کیلئے نکل سکیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اگر رات کی تاریکی میں کوئی کبیرہ گناہ جیسا فعل انجام دے رہا تو اُسی وقت میں کچھ ایسے مومن بھی موجود

ہوتے جو اللہ کو راضی کرنے کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ

دے کر حق کی راہ میں نکل پڑتے ہیں...

کیا وجیہہ اور کمال کے ہوتے ہوں گے وہ لوگ جو خود شہادت نہیں چنتے بلکہ شہادت ایسے لوگوں کو چنتی ہے....

اور سب سے بڑھ کر خوش قسمت ہوتے ہیں وہ خاندان جو اپنے لختِ جگر خدا کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں...

تو پھر ایسے کمال سیرت و اخلاق کے لوگوں کو دیکھنے کیلئے یہ عام دنیا کے لوگ بے چین ہوں گے ہی....

اِن عظیم لوگوں کیلئے ہمارے دلوں میں محبت و احترام بڑھتا ہی رہے گا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حسن اور اس کے ساتھی بالکل تیار کھڑے تھے -ان کا مشن ایک گینگ سے اغواہ شدہ بچے،

بچیوں کو بازیاب کروانا

اور منشیات کی سمگلنگ کو روکنا تھا-

اُن کے اڈے پر پہنچ کر ساتوں نے اپنی اپنی جگہ سنبھالی-

سب اپنے دلوں میں اِس گینگ کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا عظم لیے آگے بڑھے-

وہ چیتے کی چال چلتے ہوئے آگے بڑھے اور دشمن کو مکمل طور پر گھیر لیا اور دشمن کو کان وکان خبر نہ ہونے دی.

نعرہ تکبیر "اللہ اکبر" کے ساتھ انہوں نے دشمن پر ہلاّ بول دیا-

---

20جولائی2020ء11:40am

اے میری زمیں افسوس نہیں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

جو تیرے لیے سو درد سہے

محفوظ رہے تیری آن سدا

چاہے جان میری یہ رہے نہ رہے

تابوت کو ہیلی کاپٹر میں رکھا گیا اور فیصل آباد کیلئے پرواز بھری۔

او میری زمیں محبوب میری

میری نَس نَس میں تیرا عشق بہے

پھیکا نہ پڑے کبھی رنگ تیرا

جِسموں سے نکل کہ خون کہے

دو گھنٹے گزرنے کے بعد ہیلی کاپٹر فیصل آباد PAF کے آفس کے رن وے پر لینڈ ہوا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تیری مٹی میں مِل جاواں

گُل بن کے میں کِھل جاواں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

تیری ندیوں میں بہہ جاواں

تیری فصلوں میں لہراواں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

وہاں تابوت کو ہیلی کاپٹر سے نکال کر گاڑی میں رکھا گیا اور گاڑی فوج کے چند جوانوں کے ساتھ اس کے گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

او وطناوے میرے وطناوے

تیرا میرا پیار انرالہ تھا

قربان ہوا تیری عصمت پہ

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں کتنا نصیبوں والا تھا

گاڑی اس کے گھر کے سامنے روکی گئی.. چند فوجیوں نے تابوت باہر نکالا اور گھر کے گیراج میں رکھ دیا گیا۔

اُوہیر میری تُو ہستی رہے

تیری آنکھ گھڑی بھر نم نہ ہو

میں مرتا تھا جس مکھڑے پہ

کبھی اُس کا اجالا کم نہ ہو۔

ایک لڑکی باہر نکلتی دکھائی دی جو شاید اس کی بیوی تھی اور اُس کے لبوں سے نکلتا اُس شخص کا نام اِس بات کی تصدیق بھی کر گیا۔

او مائی میری کیا فکر تجھے

کیوں آنکھ سے دریا بہتا ہے

تو کہتی تھی تیرا چاند ہوں میں

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اور چاند ہمیشہ رہتا ہے

اس کی پُر شفیق ماں آنکھوں میں آنسو لیے اپنے بیٹے کے تابوت کو چوم رہی تھی۔

تھوڑی دیر گزری تو شہید کو اس کے عزیزوں اور فوجیوں کی سات توپوں کی سلامی میں آخری آرام گاہ میں پہنچایا گیا۔

(تیرے جیسا یار کہا

نہ تیرے جیسا یارانہ

یاد کرے گی دنیا تیرا میرا افسانہ)

مشن شروع ہونے سے قبل اپنے جگری دوست کے الفاظ یاد کرکے حسن چوہدری کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا۔

"اللہ حافظ دوست ہم پھر ملیں گے ان شاء اللہ"

دھیمی آواز سے لبوں کو جنبش دیئے وہ قبرستان سے باہر آگیا اور فوج کی گاڑی میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

بڑھ گیا۔

تیری مٹی میں مل جاواں

گُل بن کے میں کِھل جاواں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

تیری ندیوں میں بہہ جاواں

تیری فصلوں میں لہراواں

اتنی سی ہے دل کی آرزو

"امّی جان بتائیں ناں ابو جان کب آئیں گے ؟"

سُرخ فراک پر کالے رنگ کے شوز پہنے، کندھوں تک آتے بے بی کٹ بالوں والی چھ سالہ جاثیہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ کچن کی میز پر رکھے پُھولے چہرے کیساتھ اپنی امّی سے سوال کر رہی تھی۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"جاشی آپو.. آپ شویہ شوال پوش چُتی ہیں

(جاشی آپو... آپ سو یہ سوال پوچھ چکی ہیں)۔

تین سال کا ننھا ابراہیم بلیک کُرتا شلوار پہنے اپنی امّی جان کے پاس کھڑا جاشیہ کو دیکھتے ہوئے بولا اور جاشیہ کو شاید اِس جواب کی توقع نہیں تھی پہلے اس کی آنکھیں ذرا سی نم ہوئیں اور پھر یکدم اُونچی اُونچی رونے کی آواز حمنہ کو بوکھلا گئی۔

اپنا کام چھوڑ کر وہ اُسکے پاس آئی اور فوراً اپنی بیٹی کو چپ کروایا کیونکہ اگر گھر میں کوئی اور اس کے رونے کی آواز سن لیتا تو یقیناً پریشان ہو جاتا کیونکہ گھر میں شادی کا ماحول تھا اور اتنے مہمان بھی جمع تھے ایسے میں تو شاید اسے ہی ڈانٹ پڑ جاتی کہ شادی کے چکروں میں بچوں پر دھیان نہیں دے رہی۔

"بچے آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں؟

آپکے ابو جان اباسہ آنی کو پارلر سے لینے گئے ہیں اور پھر کچھ ہی دیر میں آپکے پاس ہوں گے۔"

"پکا پرامس"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"پکا پرامس میری جان"

حمنہ نے اس کے چھوٹے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر چومتے ہوئے کہا- ابراہیم بھی اس کے پیچھے ہی قریب آکر کھڑا ہو گیا اور اسکے کالے فراک کا دوپٹہ اپنے چنّے سے ہاتھ میں پکڑ لیا- وہ ایسے ہی حمنہ کے پیچھے پیچھے پھر تا رہتا تھا-

کچھ ہی دیر میں حسن اباسہ کو لیکر گھر واپس آیا- لاؤنج سے گزرتے سفید کرتا شلوار پہنے وہ عجلت میں اپنے کمرے میں داخل ہوا مگر خالی کمرا دیکھ کر واپس لاؤنج میں آیا-

"جانی گڑیا کدھر ہو آپ؟"

وہ جو اداس چہرہ ہتھیلیوں پر ٹکائے انتظار میں ہی بیٹھی تھی- حسن کی آواز سن کر اس کا چہرہ کِھل اُٹھا اور وہ خوشی سے چہکتے ہوئے حسن کی طرف بڑھی-

"ابو جان میں آگئی"

وہ بھاگتے ہوئے حسن کی طرف لپکی جو صوفے کی پشت پر سر ٹکائے بیٹھا تھا- اپنی بیٹی کی آواز سنتے وہ جلدی سے سیدھا ہوا اور اُسے پیار سے اپنے گلے لگایا-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

حمنہ بھی ابراہیم کی انگلی تھامے وہی آگئی-

"ارے یہ میرا ہیرو کدھر ہے-وہ نظر ہی نہیں آرہا-"

وہ ابراہیم کو دیکھنے کے باوجود جان بوجھ کر ایسے کہتا تھا-

"میں اِدھل ای او ابو دان (میں اِدھر ہی ہو ابو جان)

وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتا حسن کے پاس پہنچا-تینوں کو آپس میں پیار کرتا دیکھ وہ مسکرا دی-

"ہائی اللہ... ابو دان"

ابراہیم کی یہ آواز اندر آتے اُسامہ اور ارفہ (اسکی بیوی) کی سماعتوں سے ٹکرائی اور جب سامنے کا منظر دیکھا تو دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ آگئی کیونکہ حسن نے اپنے ننھے ہیرو کو زور سے اپنے بازوؤں میں بھینچے پیار کیا اور شاید وہ اس کا اتنی زور پیار کرنا برداشت نہ کر پایا تبھی ایسے بول گیا-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"ارے بھئی کیا اِدھر ہی ڈیرے ڈال کر رکھنے ہیں باہر ہمارے دلہا صاحب انتظار میں بیٹھے ہیں-"

بلیک پینٹ کوٹ میں ڈاکٹر اُسامہ چوہدری بہت وجیہہ لگ رہا تھا... اسکے ساتھ کھڑی ارفہ مہرون اور گولڈن کلر کے کامبینیشن والی فراک پہنے بے حد حسین لگ رہی تھی-

حسن تیار ہونے کیلیئے اپنے کمرے میں چلا گیا-

آج اباسہ اور ڈاکٹر رِدوان چوہدری کی شادی تھی- نکاح ایک ہفتہ پہلے اُسامہ کے ولیمہ کے دن ہی ہو گیا تھا-

اب باقاعدہ شادی کی رسومات ادا ہو رہی تھیں-

گھر کے سارے افراد شادی ہال میں پہنچ چکے تھے- ردوان اور مسز ردوان چوہدری سب کی آنکھوں کا مرکز پر

سٹیج پر بیٹھے آتے جاتے لوگوں سے اخلاق سے مل رہے تھے-

"اباسہ تمہارے پاس کتنے پیسے اکٹھے ہو گئے ہیں؟"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

اس نے موقع دیکھتے آہستہ اسکے کان میں سر گوشی کی-اس کی بات ابا سہ کو اچھے سے سمجھ آ گئی تھی-

"جتنے بھی ہوں تمہیں ایک روپیہ بھی نہیں ملے گا- سمجھے تم"

"ہیں... یہ کیا بات ہوئی بھلا اب تم اپنے خوبصورت اور ہینڈسم سے شوہر کو ایسی باتیں سناؤ گی- دیکھو میری بات سنو.."

ایک بوڑھی اماں انہیں پیار دینے آئیں تو دونوں خاموش ہو گئے-

"جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے تمہیں دیکھ ہی رہی ہوں اور بالکل سناؤں گی ایسی باتیں... چپ چاپ خاموش ہو کر بیٹھ جاؤ.. اور ہاں..

میری اچھی سی منہ دکھائی تیار رکھنا"

اس نے مسکراتے ہوئے ردوان کے چہرے کی طرف دیکھا-

"اچھا اچھا زیادہ منہ سجانے کی ضرورت نہیں... میں اپنے پیارے شوہر سے اپنی منہ دکھائی لیکر پھر بتاؤں گی"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اچھااور میری منہ دکھائی"

ردوان نے اسے ایک خوبصورت ساجملہ کہاتوابا سہ کے چہرے پر شرمیلی مسکان سج گئ-

"ارے بس اباسہ اتنی گلابی کیوں ہو رہی ہو؟

حیدر اور انشرح(اسکی بیوی) سٹیج پر آئے تو انشرح نے ہنستے ہوئے کہا-

"بھئی یہ سب تو اتنے مہنگے میک اَپ کا کمال ہے...ورنہ یہ اور گلابی کدی وی نئیں(کبھی بھی نہیں)"

حیدر آج بھی اُسے چھیڑنے سے باز نہیں آیا تھا-

"اپنے بارے میں کیا خیال ہیں حیدر بھائی...شادی ہماری ہے اور آپ دونوں میاں بیوی ہم دلہا دلہن سے زیادہ تیار ہوئے لگتے ہیں-"

اباسہ نے بھی حساب برابر کیا تھا-اسکی بات پر حیدر زور سے ہنسا تھا اور بڑے بھائی ہونے کے ناطے اس کے سر پر پیار دیا-

"ہمیشہ خوش رہو اپنے ڈاکٹر اور ہم سب کیساتھ"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

پوری فیملی خوش دکھائی دے رہی تھی۔

گزرے چھ سالوں نے سب کی زندگیوں اور عادتوں کو بدل دیا تھا بس جو ایک عادت نہیں بدلی وہ اُن سب کی آپس میں نوک جھونک کی تھی۔

اُن پر آزمائشیں آئیں مگر وہ اس مشکل وقت سے بھی نکل ہی آئے تھے کیونکہ وقت ایک سا نہیں رہتا ہر لمحہ، ہر گھڑی بدلتا رہتا ہے۔

دانین عباس ملک سے دانین ذوالنون ملک بن گئی تھی اور وہ بھی ایک ماہ پہلے رخصت ہو کر لاہور آگئی تھی۔ ابھی وہ تابندہ کی دو سالہ بیٹی "زرناب" کو گود میں لیے صوفے پر بیٹھی تھی جب تابندہ کی بڑی چار سالہ بیٹی "زرنین" روتی ہوئی ادھر ہی آگئی اور صوفے پر گرتی خود ہی اپنے آپ کو چپ کروانے لگ گئی۔

"اللہ ھو.. اللہ ھو.."

جب بھی اُسے کوئی ڈانٹتا یا وہ روتی تو ایسے ہی خود کو چپ کروانے لگ جاتی تھی۔

"نینی... میرے بے بی اب کیوں رو رہی ہو آپ چاکلیٹ تو کھالی.."

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ تھوڑی دیر پہلے چاکلیٹ کھانے کیلئے رو رہی تھی اب پھر سے رونا اسکی سمجھ سے باہر تھا۔

"مما کہہ رہی ہیں کہ اپنا ہوم ورک کرو پر میرا دل نہیں کر رہا تھا میں نے کرنے سے منع کیا تو مما نے مجھے ڈانٹ دیا اور ناراض ہو گئی ہیں"

وہ معصومیت سے کہتی بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"اچھا آپ پریشان نہ ہو میں ابھی آپی کی خبر لیتی ہوں وہ میرے ہوتے ہوئے میری سویٹ کو کیسے ڈانٹ سکتی ہیں۔"

"لیکن آنی آپ تو چاچو ساتھ نانو گھر جا رہی ہو... پھر آپ مما کو کیسے ڈانٹو گی؟"

"چلو پھر میں تمہارے چاچو کے آنے سے پہلے آپکی مما کی پٹائی کر دیتی ہوں اوکے"

"نہیں آنی آپ مما کی پٹائی نہ کرنا میں خود ہی مما سے سوری کر لوں گی"

وہ اس کی گود میں سوئی زرناب کو پیار کرنے لگ گئی۔

تھوڑی دیر میں ذوالنون آفس سے گھر واپس آگیا۔

اس نے پاکستان میں اچھا خاصہ اپنا بزنس اسٹیبلش

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

کر لیا تھا۔

دانین ابا سہ کی شادی میں شرکت کرنے جارہی تھی.. بارات پر وہ مصروفیات کی وجہ سے نہ جا سکی اور اب کل ولیمہ میں جانے کیلئے تیار تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ بڑوں کی دعاؤں کے حصار میں فیصل آباد کیلئے نکل پڑے۔

"ذوالنون آپ سے ایک بات پوچھوں؟"

گاڑی کی خاموشی کو دانین کی آواز نے توڑا۔

"پوچھیں مسز آپ نے پوچھ تو تب بھی لینا ہے اگر اجازت نہ بھی ملے"

"سو تو ہے مسٹر گونی"

اس نے ہنستے ہوئے کہا جواباً وہ بھی ہنس دیا۔

"کیا اب بھی آپ کو نینی کی یاد ستاتی ہے جو آپ رات کو دیر تک جاگتے رہتے ہیں اور لیپ ٹاپ پر لگے رہتے ہیں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اوہو آپ اتنی ہی معصوم ہو یا میری سامنے بن رہی ہیں... اگر میں لیپ ٹاپ پر لگا ہوں اور رات جاگ رہا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ میں اپنا آفس ورک کر رہا اور جہاں تک بات ہے نینی کی تو ایک چھوٹی نینی ہمارے گھر پر آ تو گئی ہے پر میری نینی کی کمی شاید پوری نہ ہو مگر اب میں اس کیلئے دعا ضرور کرتا ہوں-"

وہ گاڑی چلاتے نرمی سے بول رہا تھا-

"یار آپکو پتا ہے ہمارے معاشرے میں ہر طرح کی برائی موجود ہے... ہم حکمرانوں کو کہتے ہیں کہ وہ کرپٹ ہیں، رشوت خور ہیں وغیرہ وغیرہ نا جانے کیا کیا کہہ دیتے ہیں مگر کبھی ہم نے یہ نہیں سوچا کہ ہم خود کیسے ہیں..

چھوٹے سے چھوٹا طبقہ بھی جرم کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے... چوری، زنا، رشوت خوری، حرام چیزیں کھانا، جھوٹ بولنا اپنے سے کمزور پر ظلم کرنا, منافقت، ملک میں بنائے گئے قانون توڑنے والے، غرض برائی ی پھیلانے والی ہر بیماری ہم لوگوں میں موجود ہے تو پھر ہم اپنے حکمرانوں کو کیوں ایسا کہہ رہے ہیں ظاہر سی بات ہے وہ بھی ہم لوگوں میں سے ہی چنے گئے ہیں-

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

تو بس پھر جیسی قوم ہو گی اس پر حکمران بھی ویسے

ہی ہوں گے۔

اس لئے اگر کوئی ی انسان ہمارے معاشرے کو سدھارنا چاہتا ہے تو پہلے خود کو

سدھارے معاشرہ خود بخود

سدھر جائے گا۔"

دانین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

"بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔اگر ہم اپنے معاشرے سے غلاظت ختم کرنا چاہتے ہیں تو

اسلام کے شرعی اصولوں پر عمل کرنا پڑے گا کیونکہ جس دن ہمارے ملک پاکستان میں شرعی

اصولوں پر عمل ہونا شروع ہو گیا۔

پھر دیکھنا کوئی بھی گناہ کرنے کی ہمت نہیں کر پائے گا۔

اور۔۔۔۔۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

میں اپنے خاندان کے بچوں کی معصومیت کو برباد نہیں ہونے دوں گا اور انہیں اس معاشرے

میں بہتر انداز میں

چلنا سکھاؤں گا۔

میں انہیں بتاؤں گا کہ بچوں آپ اپنے مما بابا کے علاوہ کسی اور کے ساتھ کہیں نہیں جاؤ گے اور

صرف ان کی ہی بات مانو گے۔"

"ان شاء اللہ آپ کے اس مقصد میں۔۔میں آپ کے

ساتھ ہوں"

وہ ہنستے مسکراتے اپنی منزل کی طرف جا رہے تھے۔

زندگی کے ان گزرے چھ سالوں نے بہت کچھ سیکھایا تھا بہت سی تکلیفیں سہیں اور بہت سی

خوشیاں بھی

سمیٹی تھیں۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

وہ چھت پر پھیلائی ے کپڑے اتار کر نیچے آ رہی تھی جب کومل نے اسے آکر بتایا کہ آپی ابو جی بلا رہے ہیں۔ وہ اچھا کہتی ابو جی کی کمرے کی طرف بڑھی۔

" ابو جی آپ نے مجھے یاد کیا"

وہ نرمی سے کہتے اپنے ابو جی کے قریب ہی بیٹھ گئی۔

ہاں پتر مجھے تجھ سے ایک ضروری بات کرنی تھی۔ وہ بات اصل میں یہ ہے کہ کیا تو اس رشتے سے خوش ہے؟

میرا مطلب تیرے تائی ے چاچے اتنے سال ہم سے ناراض رہے اور وہ بھی میری وجہ سے یہ سب ہوا تھا مگر اب تیرے چچا اپنے چھوٹے بیٹے کا رشتہ تیرے لیے۔۔۔۔"

انہوں نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

"اگر یہ رشتہ میرے پیارے ابو جان کو منظور ہے تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔"

"ہمیشہ خوش رہ میری سونی دھی اور ذرا میری گڑیا کو بلانا"

ابو جی نے محبت سے اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"اچھا ابو جی کل رات میری دوست کا ولیمہ ہے تو اب میں ذرا اپنے کپڑے استری کر لوں اور گڑیا کو بھیج دیتی میں.. پھر میں باقی سب کو بھی لیکر آتی... تب آپ اپنے زمانے کا واقعہ سنائیے گا-"

وہ چہکتی ہوئی باہر آئی اور گڑیا کو آواز دے کر اپنے کمرے کی طرف بھاگی-

بی-ایس کے بعد اس نے پڑھائی چھوڑ دی تھی کیونکہ اس کے ابو اتنا زیادہ خرچہ نہیں اٹھا سکتے تھے مگر اس نے کوئی اعتراض نہ کیا جبکہ ابا سہ اور دانین نے فیصل آباد کی یونیورسٹی سے ایم فل مکمل کر لیا تھا-

وہ اپنے ابو جی کو اپنا دوست بنانے میں کامیاب ہو گئی تھی اور خود میں بھی بہت سا بدلاؤ لے آئی تھی-

"کل ایک بار پھر سے تین خوبصورت چڑیلیں ملنے والی ہیں"

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

قندیل نے اپنے موبائل سے تینوں کے بنے واٹس ایپ گروپ میں مسیج بھیج دیا اور خود موبائل ہاتھ میں ہی پکڑے

سوچنے لگی کہ اگر کوئی انسان دوسروں کے سامنے خوش ہے اور اندر سے ٹوٹا ہوا ہے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ زندگی بڑے امتحان لیتی ہے... میں کہتی ہوں کہ جو انسان آپ کے سامنے خوش ہے اور اللہ کے سامنے روتا وہی بہترین ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے لوگوں کے سامنے اپنے غموں کا اشتہار لگائے۔

لوگوں کی باتوں پر ردعمل ظاہر کرنا چھوڑ دو... انہیں محسوس کرواؤ کہ تمہیں انکی باتوں سے رتی بھر فرق نہیں پڑتا۔اپنی زندگی خوبصورت بناؤ اور وہ تبھی ممکن ہے جب تم خود کو اپنی نظر میں خاص بناؤ گے نہ کہ لوگوں کی نظر میں...

اللہ تعالیٰ میں آپ سے دعا مانگتی تھی کہ مجھے مضبوط بنا دے اور میرے ابو جی کے دل میں ہماری محبت ڈال دے مگر اب مجھے پتا چلا کہ کچھ بھی ایسے ہی نہیں مل جاتا کچھ بھی پانے کیلئے محنت کرنی پڑے گی اور راہ میں آئی رکاوٹیں اور تنگیوں کو سہنا پڑے گا... کچھ پانے کیلئے کھونا تو بعد میں پڑتا ہے پہلے تو انسان پاتا ہی ہے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

"الحمدللہ"

مسیج کی ٹون اسے خیالات سے باہر لائی-

دانین کا مسیج اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آیا-

وہ اسی دلفریب مسکان کے ساتھ اپنے کپڑے دیکھنے لگی جو اسے کل کے فنکشن پر پہننے تھے-

یہ زندگی بہت خوبصورت ہے-اگر اس میں دکھ، تکلیفیں، مصیبتیں برداشت کرنا نہیں. ہوتا اور صرف خوشیاں ہی ہوتی تو شاید یہ زندگی اتنی خوبصورت نہیں ہوتی-

زندگی میں اگر کسی آزمائش میں کامیاب ہونا ہے تو پہلے مایوس ہونا چھوڑ دو۔ ہر ابھرتا دن ایک نئ اُمید

کی کرن لاتا ہے۔

صبر سے آنے والے بہتر وقت کا انتظار کرو اور بہت سے لوگوں سے سنا بھی اور ہم کہتے بھی کہ

"صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے"

حقیقت یہی ہے۔

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com

ان الفاظ کو کہنے کی حد تک ہی نہیں اپنی اصل زندگی میں لاگو کریں ناں تو یقیناً ہم اپنے ادا کیے الفاظ کا صحیح حق ادا کر سکیں گے۔

اور سنو! "صبر وہ ہوتا جو ہم خود کرتے وہ نہیں جو وقت کے ساتھ آتا ہے"۔۔۔میں نے یہ الفاظ پڑھے تھے کہیں اور ہاں میں کتابیں بہت پڑھتی ہوں۔

ختم شد

All rights reseved to Novelslounge.com
www.novelslounge.com